Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 36

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا
60 ڈالر امریکن 65
کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

www.alislam.org/badr

9 شوال 1432 ہجری قمری۔ 8 رتبوک 1390 ہش۔ 8 ستمبر 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوااللّٰہَ وَاَطِیۡعُواالرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا۔ (النساء آیت ۶۰)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوا الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنا دیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ للامام ما لم تکن معصیۃ)

☆......حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ (صحیح مسلم کتاب باب وجوب ملازمۃ جماعت المسلمین)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں ۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے انکی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی ۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے ۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی ۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی.....آپؐ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل و صورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اسمیں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے ۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ج ۲۔ ص ۲۴۶۔ ۲۴۸۔ زیر سورۃ النساء آیت: ۶۰)

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی از راہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قرآن مجید ہمارے ساتھ ہے

مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دین کامل کے ساتھ مبعوث فرمایا۔آپؐ پر جو اتمام نعمت اور اکمال الدین ہوا اسکی دو صورتیں ہیں۔اوّل تکمیل ہدایت دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔تکمیل ہدایت آپؐ کی بعثت اور آپؐ کے ذریعہ لائی گئی کامل تعلیم اسلام کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے۔اکمال الدین کی دوسری صورت تکمیل اشاعت دین ہے اور یہ آپؐ کی بعثت ثانیہ کے ذریعہ پوری ہونی تھی۔اس بات کا ذکر سورۃ جمعہ کی آیت آخرین منھم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔آپؐ کی یہ بعثت ثانیہ بروزی رنگ میں ہوئی۔اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو یہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا کہ آپؐ کے ذریعہ سے تکمیل اشاعت دین کے کام کی داغ بیل ڈالی گئی۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے یہ دعویٰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی اشاعت اور قرآن مجید کی تعلیمات کو دوبارہ دلوں میں رائج کرنے اور اسکی حکومت کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

’’خداوند نے اس احقر العباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآن کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرمادے اور اپنی محبت اُن پر پوری کرے۔‘‘ (بحوالہ براہین احمدیہ صفحہ 574 حاشیہ در حاشیہ صفحہ:3)

آپؑ نے قرآنی تعلیمات کو دینا میں عام کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ بے شمار کام کئے۔اور اسلامی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔آپؑ نے دنیا کو بتایا کہ دین اسلام گزشتہ قصوں کہانیوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک لازوال ابدی صداقت ہے۔اسلام کے فیوض و برکات جس طرح زمانہ ماضی میں جاری و ساری تھے آج بھی رواں دواں ہیں۔چنانچہ آپ اتمام حجت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

’’میں اس جگہ گذشتہ قصوں کو بیان نہیں کرتا بلکہ میں وہی باتیں کرتا ہوں جن کا مجھے ذاتی علم ہے۔میں نے قرآن شریف میں ایک زبردست طاقت پائی ہے۔میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامِ ولایت تک پہنچ جاتا ہے خدا اسکو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اس کو دکھلاتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیا تب اس کا ایمان بلندی میں دور دور کے ستاروں سے بھی آگے گذر جاتا ہے۔چنانچہ میں اس امر میں صاحب مشاہدہ ہوں۔خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے اور ایک لاکھ سے بھی زیادہ میرے ہاتھ پر اُس نے نشان دکھلائے ہیں۔سو اگرچہ میں دنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور ان کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف اسلام کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا۔‘‘ (مضمون جلسہ لاہور صفحہ:60 منسلکہ چشمہ معرفت)

قارئین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق نے دنیا کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کروایا۔خود مسلمان جو اسلام کی تعلیمات سے روگردان ہو رہے تھے آپ نے اُسکی پاک جماعت کے قیام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فرمانبرداروں کا ایک گروہ قائم فرمایا۔آپؑ نے اسلام کی حقانیت اور فیوض کو دنیا کے سامنے اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ ثابت کیا اور چیلنج دئے کہ اگر اسلام کے مقابل پر کوئی اور مذہب سچا ہے تو وہ اپنے دلائل کے ساتھ مقابلہ پر آئے۔آپؑ نے اپنی ہر ایک دلیل کی بنیاد قرآن مجید قرار دی چنانچہ آپؑ نے وفات مسیحؑ، اجراء نبوت، حیات مسیحؑ، الوہیت مسیح، عصمت انبیاء وغیرہ وغیرہ بے شمار مضامین قرآن مجید کی روشنی میں حل کئے اور بطور تحدی کے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔قران مجید ہی آپ کی تبلیغ کا اصل محور اور مرکز تھا۔

ایک طرف تو یہ عالم تھا دوسری طرف اس کے برعکس آپ کے مخالف علما کا گروہ بھی نظر آتا ہے۔ جو ہندوستان کے طول و عرض میں آپؑ کی مخالفت میں سرگرم نظر آتا ہے یہ مخالف علما کسی ایک مکتبہ فکر یا کسی ایک فرقہ سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ الگ الگ مکتبہ فکر اور مسلک سے تعلق رکھنے والے تھے۔ان میں ایک طرف جہاں اہل حدیث مکتبہ فکر کے سید نذیر حسین محدث دہلوی، حافظ محمد لکھوی، محمد حسین بٹالوی، عبد الجبار غزنوی، وغیرہ وغیرہ نظر آتے ہیں تو دوسری طرف دیوبندی مکتبہ فکر کے مولوی محمد انور شاہ کشمیری، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی غلام رسول امرتسری، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی بدر عالم وغیرہ وغیرہ دکھائی دیتے ہیں۔ان مخالف علما نے اپنی ایڑھی چوٹی کا زور لگایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت، احمدیہ مسلم جماعت کی ترقی کو روک سکیں۔مگر ان کے مقدر میں ناکامیابی ہی آئی۔بے شک وقتی طور پر یہ لوگ جماعت کو پریشان کرنے، مصائب کھڑے کرنے میں کامیاب ہوئے مگر انجام ہمیشہ جماعت کے حق میں ظاہر ہوا۔اور ہو بھی کیوں نہ کیونکہ احمدیت ایک خدا تعالیٰ کی بڑی صداقت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ o وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ o (سورة الجمة، آیت 4-3)

ترجمہ:- وہی ہے جس نے اُمی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے دنیا کے سامنے اشاعت اسلام کے جو طریق بیان کئے آج آپؑ کے مخالفین ناچار و نامراد ہو کر اُن طریقوں کو اپنانے پر مجبور ہیں۔ایک زمانہ تھا کہ بانی جماعت احمدیہ پر تلوار کے جہاد کی منسوخی کا الزام لگایا جاتا تھا مگر آج خود مسلمانوں کے بڑے بڑے مولوی اور مدرس اعلان کر رہے ہیں کہ تلوار کے جہاد کی اس زمانہ میں ضرورت نہیں ہے۔ایک زمانہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانثاروں کو اس لئے شہید کیا گیا کہ وہ جہاد بالسیف کے اس زمانہ میں جاری ہونے کے قائل نہ تھے مگر آج جہاد بالسیف کا نعرہ لگانے والے خود حضرت مسیح موعودؑ کی پیروی میں جہاد بالقرآن کی طرف واپس آرہے ہیں۔اور اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ قرآن مجید کی اشاعت اور تبلیغ جس رنگ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے کی وہ بہتر طریق ہے اور آپؑ کامیاب ہوئے جبکہ آپؑ کے مقابل مخالف علماء ناکام و نامراد رہے ہیں۔ذیل میں غلام نبی کشافی، آنچار سرینگر کی ایک چٹھی جو انہوں نے مفتی محمد اسحاق نازکی قاسمی کے نام لکھی ہے کے کچھ حصے پیش کئے جاتے ہیں۔اس چٹھی میں اس بات کا واضح اقرار ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے تکمیل اشاعت دین کا کام دیگر جماعتوں سے بڑھ کر کیا ہے۔اور یہ کہ احمدیہ جماعت نے بانی جماعت احمدیہ کی ہدایات پر جو طریق اشاعت اسلام کا اختیار کیا ہے وہی طریق دیگر مسلمانوں کو بھی اختیار کرنا چاہیئے۔غلام نبی کشافی صاحب احمدیہ جماعت کے متعلق لکھتے ہیں:

’’قادیانی جماعت نے اس کا توڑ کرنے کے لئے یورپی ممالک کے ساتھ ساتھ مغربی ممالک میں بھی اشاعت قرآن کا نیٹ ورک بنایا ہے۔اور اس جماعت کے سرخیل لوگوں نے قرآن کے مختلف زبانوں میں تراجم کرائے جن کی اشاعت کا سلسلہ پچھلی تقریباً سات دہائیوں سے شدومد سے جاری ہے۔اور آج اس جماعت کے پاس پچاس سے زیادہ زبانوں میں قرآنی تراجم موجود ہیں۔یہاں تک کہ اس جماعت کے پاس کشمیری زبان میں بھی قرآن کا ترجمہ غلام نبی ناظر (ناظر کولگامی) کے قلم سے قادیان سے شائع ہوا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے برصغیر (ہندو پاک) میں اس جماعت کا توڑ کرنے کے لئے اشاعت قرآن کا کوئی منظّم پروگرام نہیں ہے۔ہندوستان میں فقہ اکیڈیمی ایک بڑا ادارہ ہے جس کے ساتھ علما کی ایک بہت بڑی تعداد جڑی ہوئی ہے۔مگر یہ تمام علما صرف فقہی مسائل کے حل پر کام کرتے ہیں اور اس پر اپنی تمام علمی و فکری صلاحتیں صرف کرتے ہیں مگر پورے عالم اسلام میں جو سب سے زیادہ خطرناک مسئلہ ہے وہ ہے قادیانی فتنہ جسے دجالی فتنہ بھی کہا جاسکتا ہے۔مگر افسوس کہ اس فتنہ کو کچلنے کے لئے نہ علما کے اندر کوئی دلچسپی نظر آتی ہے اور نہ اسپر غور و فکر کرنے کے لئے کسی سیمنار کا انعقاد کیا جاتا ہے بلکہ ان کی تمام تر فکری، ذہنی، علمی اور قلمی صلاحتیں فقہی مسائل کے حل کے سلسلہ میں غیر ضروری طور پر ضائع ہوتی ہیں۔اگر یہی علما اشاعت قرآن اور دعوت اسلام کے سلسلہ میں اپنی صلاحتیوں کو بروئے کار لاتے تو شاید آج قادیانی اور لاہوری جماعتوں کی تعداد 20 کروڑ سے بھی تجاوز نہ کر جاتی۔

کاش کہ یہ کام ہمارے علما نے بہت پہلے کیا ہوتا تو شاید قادیانیت کو وہ فروغ اور وہ شہرت نہ ملتی جو اسے آج حاصل ہے۔اس وقت اگر کہیں پر اشاعت قرآن اور دعوت اسلام کا کام ہو رہا ہے، یہ غیر علما، اور غیر معروف افراد کے ذریعہ انجام پا رہا ہے جب کہ ہمارے علماء کو مسلکی و فرعی اختلافات اور فقہی موشگافیوں سے فرصت ہی کب ملتی ہے کہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے بنیادی مشن دعوت دیں۔

آج تک رد قادیانیت میں ہزاروں کتابیں لکھی گئی ہیں اور اس کے جواب میں قادیانی علما و اہل دانش نے بھی اردو انگریزی اور عربی زبانوں میں بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔اسی طرح دونوں طرف سے ایک دوسرے کے رد میں اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ کتابوں کا ایک جنگل تیار ہو گیا ہے۔مگر نتیجہ یہ ہے کہ قادیانیوں کی تعداد گھٹ نہیں بلکہ بڑھ گئی ہے۔اور آج بھی یہ فتنہ شدومد سے جاری ہے اور اس نے باضابطہ ایک مشن کی صورت اختیار کر لی اور اس کے پھیلاؤ کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس کے علما سے لے کر عام افراد تک دعوتی مزاج پایا جاتا ہے۔اور اس دعوتی مزاج نے انہیں مغربی و یورپی ممالک میں زبردست کامیابی دلائی ہے۔‘‘

باقی صفحہ نمبر 23 پر ملاحظہ کریں

خطبہ جمعہ

بحیثیت جماعت آج جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر چوبیس گھنٹے دن چڑھا رہتا ہے۔ اور صرف جماعتِ احمدیہ ہے جس میں بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوئی نہ کوئی پروگرام ہر وقت بن رہے ہیں یا پیش کئے جا رہے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو گننا اور اُن کا شکر کرنا، اُن کا احاطہ کرنا ہمارے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد پر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور شکر گزاری کی طرف خصوصی توجہ دینے کی نصیحت۔

اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ اس شکر گزاری کے طریق کو ہم نے اپنانا ہے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا اور امریکہ کے جلسہ ہائے سالانہ کے آغاز کی مناسبت سے ان کا تذکرہ اور احباب کو نصائح یہ جلسے بھی ہماری تبلیغ کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر اس سوچ کے ساتھ رہنا چاہئے کہ ہم احمدیت کے سفیر ہیں۔ ہمارے نمونے ہیں جو دنیا نے دیکھنے ہیں۔

جرمنی میں افراد جماعت میں عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ اخلاص و وفا کے جذبات ابھرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اخلاص و وفا کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔

غیر از جماعت مہمانوں نے بھی جلسہ سے بڑا اچھا اثر لیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تاثرات کا تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بڑی اچھی تعداد طلباء و طالبات کی تعلیمی میدان میں آگے نکل رہی ہے۔ اس تعلیمی ترقی کو قرآن کریم کی تعلیم کے تابع رکھیں، اسلام کی تعلیم کے تابع رکھیں اور جماعت سے مضبوط تعلق پیدا کر کے اس کے لئے مفید وجود بنیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم جولائی 2011ء بمطابق یکم وفا 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد خدیجہ۔ برلن (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرۃ:153)

پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

الحمدللہ کہ گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس مرتبہ نئی جگہ پر جلسہ منعقد کرنے کی وجہ سے یہاں جماعت جرمنی کی انتظامیہ اور امیر صاحب کو ایک شوق اور ایک excitement بھی تھی۔ ایک نئے جوش کا اظہار تھا اور یہ یقیناً باقی افرادِ جماعت کو بھی ہو گا کیونکہ جلسہ کی پہلی جگہ منہائم جو تھی، وہاں صرف ایک ہال تھا اور وہ بھی تنگ پڑ رہا تھا۔ پھر عورتوں کے لئے مارکی لگانی پڑتی تھی جس میں گرمی کے دنوں میں بیٹھنا مشکل ہو جاتا تھا، خاص طور پر بچوں والی عورتوں کے لئے۔ جبکہ یہاں جو نئی جلسہ گاہ ہے کارلسروئے (Karlsruhe)، یہاں بڑے ایئر کنڈیشنز ہالوں کی سہولت موجود تھی۔ بعض اور سہولتیں بھی تھیں، اس لئے قدرتی بات ہے کہ ان سہولتوں کی وجہ سے خوشی یا excitement تھی لیکن وہاں نئی جگہ ہونے کی وجہ سے ان سہولتوں اور ایک ہی چھت کے نیچے تقریباً تمام انتظامات ہونے کے باوجود ایک فکر بھی سب کو تھی اور یہ فکر قدرتی بات ہے، ہونی چاہئے اور ایک مؤمن کی یہ خاصیت ہے کہ اُسے فکر رہتی ہے کہ کہیں اُس کی ذاتی خواہش اور پسند یا بشری غلطیوں کی وجہ سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو انتظامات میں کسی خرابی کا باعث ہو یا کسی مخفی معصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو کر بعض مسائل پیدا نہ ہو جائیں جن تک انسان کی نظر رسائی نہیں کر سکتی۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور ایک شوق اور نئے جوش اور فکر کو ساتھ ساتھ رکھتے ہوئے انتظامیہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکی بھی رہی اور افسر صاحب جلسہ سالانہ جو تھے وہ تو بار بار بڑی فکر کے ساتھ اس دوران میں بھی مجھے دعا کے لئے کہتے بھی رہے۔ اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرتا ہے اور اس کی مدد چاہتا ہے اور جب ایسی صورت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ اور جلسوں کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو حکم فرمایا تھا کہ ان کا انعقاد کرو تا کہ جماعت کے مخلصین ایک جگہ جمع ہو کر اپنی دینی اور روحانی ترقی کے بھی اہتمام کریں اور سامان کریں اور ایک دوسرے کو مل کر آپس کی محبت کو بھی پروان چڑھائیں۔ پس جب یہ نیک ارادے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک کام کیا جا رہا ہو اور اُس کی خاطر جمع ہونے والے لوگوں کے لئے بہتر سہولتوں اور انتظامات کی کوششیں کی جا رہی ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ تو ایسے کاموں میں برکت ڈالتا ہی ہے۔ پس اگر یہاں اس نئی جگہ پر اگر کوئی کمیاں یا خامیاں رہ بھی گئی تھیں جو نئی جگہ پہلی مرتبہ جلسہ منعقد ہونے کی وجہ سے رہ بھی جائیں تو کوئی ایسی اچھنبے کی بات نہیں ہے لیکن چونکہ انتظامیہ کی نیت نیک ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا ہے اور فرمائی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس پردہ پوشی کی وجہ سے انتظامیہ کو اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے۔

آج دنیائے احمدیت میں ہر ملک میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور تقریباً سارا سال ہی یہ تسلسل رہتا ہے۔ گزشتہ ہفتے میں جیسا کہ مَیں نے کہا اور ہم سب جانتے ہیں کہ جرمنی کا جلسہ تھا تو آج سے امریکہ اور کینیڈا کے جلسے شروع ہو رہے ہیں۔ جو فکریں گزشتہ ہفتے یہاں کی انتظامیہ کو تھیں، وہی فکریں اور دعاؤں کی کیفیت آج کینیڈا اور امریکہ کی جلسہ کی انتظامیہ کو ہو گی، اور ہونی چاہئے۔ لیکن جب شاملینِ جلسہ بھی انتظامیہ کی اس فکر کو سمجھ لیں اور اپنے آپ کو مہمان سمجھنے کی بجائے اُس نظام کا حصہ سمجھتے ہوئے مددگار بن جائیں تو انتظامیہ کی پریشانیاں بھی کم ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ عموماً شامل ہونے والے اپنے رویّوں، عمل اور دعاؤں سے مددگار بنتے ہیں اور جرمنی کی جماعت نے اس سال عمومی طور پر بھی جماعتی انتظامیہ سے یعنی افرادِ جماعت نے جماعتی انتظامیہ سے بہت تعاون کیا ہے۔ اللہ کرے کہ اس وقت امریکہ اور کینیڈا کے جو جلسے آج شروع ہو رہے

ہیں وہاں بھی ہر شامل ہونے والا روحانی مائدہ سے اپنی جھولیاں بھرنے کی فکر کرتے ہوئے جلسے میں شامل ہو اور بھرپور فائدہ اُٹھانے اور اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننے کی کوشش کرے تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ صرف میلہ سمجھ کر شامل نہ ہوں اور صرف ملاقاتوں اور خوش گپیوں میں وقت گزارنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب عموماً ہر جگہ دنیا میں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں، تقریروں کے معیار بھی بہت اچھے ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ شاملینِ جلسہ ان سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور جو باتیں سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بھی ہوں۔ آج جیسا کہ مَیں نے کہا کینیڈا اور امریکہ کے جلسے ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

عموماً مَیں جن جلسوں میں شامل ہوتا ہوں اُس کے بعد شکر گزاری کے مضمون کے حوالے سے جلسوں اور دَوروں کا مختصر ذکر بھی کر دیتا ہوں۔ آج بھی یہی مضمون رکھوں گا لیکن جلسے کے حوالے سے کینیڈا اور امریکہ کے جلسوں کا ذکر بھی بیچ میں اس لئے بیان کر دیا تھا کہ یہ دو بڑی جماعتیں ہیں جہاں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور یہ دنیا میں منعقد ہونے والے جلسے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کے ایک لامتناہی سلسلے کو لئے ہوئے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی اپنے بعض خطبات میں بیان کیا ہے کہ بحیثیت جماعت آج جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر چوبیس گھنٹے دن چڑھا رہتا ہے۔ یہاں اگر اس وقت دوپہر کا وقت ہے اور سورج ڈھل رہا ہے تو امریکہ اور کینیڈا میں یہ سورج ضحیٰ کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔ اور صرف جماعتِ احمدیہ ہے جس میں بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوئی نہ کوئی پروگرام ہر وقت بن رہے ہیں یا پیش کئے جا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو گننا اور اُن کا شکر کرنا، اُن کا احاطہ کرنا ہمارے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس　　　وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ یہ سلوک آج بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ ہر روز نہیں بلکہ ہر لمحہ شکر گزاری کے نئے مضامین دکھاتے ہوئے گزرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لے کر آتا ہے اور جب تک ہم اپنے اس مقصد کے ساتھ چمٹے رہیں گے جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے تھے ہم یہ نظارے انشاء اللہ تعالیٰ دیکھتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں پر ہم کس طرح شکر گزار ہو سکتے ہیں، اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے''۔ پھر فرمایا: ''اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو، کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 49۔ ایڈیشن 2003ء)

پس اس شکر گزاری کے طریق کو ہم نے اپنانا ہے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ انہوں نے بھی جو جلسوں میں شامل ہونے کے لئے جمع ہو رہے ہیں اور انہوں نے بھی جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور اُن کے جلسے خیریت سے اختتام کو پہنچے۔ پس ہر احمدی جو جلسے میں شامل ہوا ہے اب اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو ہمارے غلبے میں روک ڈال سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے وعدے کے مطابق غلبہ تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو عطا فرمانا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر ہم تقویٰ سے چمٹے رہے تو ہم بھی اُس غلبے کا حصہ بن جائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرمانا ہے۔

پس ہمیشہ ہر احمدی کو جو کینیڈا، امریکہ یا یورپ کے امیر ممالک میں رہتا ہے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں رہتا ہے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے غلبے کے ہتھیار نہ مغربی ملکوں میں آنا ہے، نہ یہاں کی آسانیاں ہیں اور آسائشوں کے ساتھ یہاں رہنے میں ہے، نہ یہ غلبہ کسی دولت سے ہونا ہے، نہ یہ غلبہ کسی دنیاوی کوشش سے ہونا ہے بلکہ غلبے کے ہتھیار جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تقویٰ میں بڑھنا ہے۔ اور اس تقویٰ میں بڑھنے سے یہ غلبہ ہونا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو سال کے چند دن لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے، اپنی جماعت کے افراد کو تقویٰ کی ٹریننگ دینے کا ارشاد فرمایا ہے، یہ اس لئے ہے کہ جو زنگ لگے ہیں وہ دھل جائیں۔ آپس میں مل کے بیٹھیں، ایک دوسرے کی باتیں سنیں، محبت اور پیار کی فضا پیدا ہو اور ایک نئے سرے سے ایک احمدی چارج ہو کر پھر اپنے مقصدِ پیدائش کے حصول کی کوشش کرے۔ اپنی علمی پیاس بجھائے، اپنی تربیت کے سامان کرے۔ روحانیت میں آگے بڑھنے کی طرف قدم بڑھائے۔ پس ایک ہفتہ بعد جرمنی والے بھی صرف جرمنی کے کامیاب اور بارونق جلسے کا صرف ذکر ہی باقی نہ رکھیں۔ صرف یہی یاد نہ رہے کہ فلاں مقرر کی تقریر اچھی تھی، فلاں نے نظم اچھی پڑھی، بلکہ جو کچھ سنا ہے اسے اب اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور یہی جذبہ ہے جسے لے کر کینیڈا اور امریکہ کے احمدی اپنے جلسوں کی کارروائی سنیں۔ جب یہ حالتیں ہوں گی تو ہم حقیقی رنگ میں اُس شکر گزاری میں شامل ہونے والوں میں سے ہو جائیں گے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر یہ عرض کیا ہے کہ ''کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس''۔ ہر لمحہ ہمیں خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اپنے دل و دماغ کو اسی آس سے تازہ رکھنا چاہئے۔ ہر لمحہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنی زبانوں کو تر رکھ کر اپنی شکر گزاری کا اظہار کرنا چاہئے۔ ہر لمحہ ہمیں اپنے عملوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھال کر اپنے جسم کے ذرّہ ذرّہ کو خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنانا چاہئے اور پھر جب ہماری یہ حالت ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ بھی ہمیں اپنی رحمتوں اور فضلوں کی چادر میں مزید لپیٹ لے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ۔ پس تم میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔ اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ پس جب بندہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا کوئی عمل بغیر جزا کے نہیں جانے دیتا بلکہ کئی سو گنا تک جزا دیتا ہے۔ اُس سے بڑھ کر پھر اللہ تعالیٰ ذکر کا وعدہ فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا کیا ہے؟ جب اللہ کہے کہ مَیں بندے کا ذکر کرتا ہوں تو وہ ذکر کیا ہے؟ جب اللہ تعالیٰ ذکر کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ بندے کے مسلسل ذکر کی وجہ سے اُسے اپنے انعامات سے نوازتا ہے اُسے یاد رکھتا ہے تو پھر نیکیاں بجا لانے اور تقویٰ پر چلنے کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ نئے معیار قائم ہونے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے قریب کرنے کے نئے نئے راستے دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو ہر وقت یاد رکھتا ہے، مشکلات سے اُسے نکالتا ہے، آفات سے اُسے بچاتا ہے۔ پس بندہ جب خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اُسے سب طاقتوں کا مالک سمجھ کر اُس کی پناہ میں آنے کے لئے، اُس کی مدد حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے ''اَذْكُرْكُمْ'' کہ مَیں تمہارا ذکر کروں گا، تمہیں یاد رکھوں گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کو انعامات سے نوازے گا، اُسے اپنی پناہ میں لے لے گا، اُس کے دشمن سے خود ہی نپٹے گا اور بدلے لے گا۔ اُس کے لئے ہر قسم کے رزق کے ایسے دروازے کھولے گا جس کا بندے کو وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور ایسے قرب پانے والے لوگ ہی ہیں جن کے خلاف دنیا والے ہزار کوشش کر لیں اُن کو اُن کے مقاصد کے حصول سے نہیں روک سکتے۔ پس جماعت احمدیہ کی ترقی ایسے ذکر کرنے والوں سے ہی خدا تعالیٰ نے وابستہ فرمائی ہے۔ اور یہی ذکر ہے جو ہر فردِ جماعت کی دنیا و آخرت سنوارنے والا بنے گا۔ اور اُس بندے کو حقیقی شکر گزار بنائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ذکر کے مضمون کے ساتھ ہی شکر کا مضمون بھی جاری فرما دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ بندے کو انعام و اکرام سے نوازتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور پھر ان انعامات کو دیکھ کر جب بندہ شکر گزاری کا اظہار کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک اور دَور شروع ہو جاتا ہے، ایک نیا سلسلہ انعامات شروع ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آخر میں پھر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دیکھنا کبھی ناشکر گزاروں میں سے نہ ہونا، وَلَا تَكْفُرُوْنِ، کبھی ان نعمتوں کو ردّ کرنے والے نہ بن جانا۔ اب کون عقلمند ان تمام فضلوں اور نعمتوں کو دیکھ کر پھر اُنہیں ردّ کرنے والا بن سکتا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انسان لاشعوری طور پر اُن کو ردّ کرنے والا اور ناشکر گزار بن جاتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہیں کرتا تو بے شک وہ زبان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اظہار کرے لیکن عملی طور پر وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کا اظہار نہیں کر رہا ہوتا۔ دنیا میں جب ایک انسان دوسرے انسان کی بہت زیادہ چاہت اور یاد دل میں بسائے ہوئے ہو تو اُس کے منہ کو دیکھتا ہے۔ یہ دیکھتا ہے کہ کس طرح مَیں اُس کی خواہشات کو پورا کروں؟ کب وہ کوئی بات کرے اور میں اُس پر عمل کروں۔ تو اگر اللہ تعالیٰ کی یاد کا دعویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اُس کے احکامات پر نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ اُس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ صحیح استعمال بھی ضروری ہے۔ اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے وہ کیفیت طاری ہوتی ہے جو صحیح شکر گزاری کی کیفیت ہے جو تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر یہ حقیقی تقویٰ نہیں تو پھر یہ کفرانِ نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ اس ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن کے لئے ایسے راستے متعین کر دیئے ہیں جو شکر گزاری سے نکل کر خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے بن جاتے ہیں، اُس کے ذکر سے نکل کر اُس کی شکر گزاری میں لاتے ہیں۔ پھر اُس کو اللہ تعالیٰ کے قریب ترین کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اور یہی ایک مومن کی خواہش ہونی چاہئے اور ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ پس یہ مضمون ہے جو ہر احمدی کو اپنے میں جاری کرنا چاہئے۔

اب مَیں جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں جلسہ جرمنی کے حوالے سے چند باتیں کروں گا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس دفعہ نئی جگہ تھی اس لئے جہاں بعض سہولتیں نظر آئیں اور آرام دِہ انتظام ہوا وہاں بعض خامیاں بھی رہ گئی ہوں گی بلکہ رہی ہیں لیکن یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے انتظامیہ کو بہت زیادہ موردِ الزام ٹھہرایا جائے اور پریشان کیا جائے۔ سو فیصد perfection تو کسی انسانی کام میں ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ کاملیت تو صرف خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اس لئے انسانی کاموں میں بہتری کی ہر وقت گنجائش رہتی ہے اور اُس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا کے مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے کہ بندے کا کام ہے کہ عمل کرو۔ جو طریقے ہیں وہ اختیار کرو۔ اپنی کوشش پوری کرو پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو اور دعا کرو کہ باقی جو کمیاں رہ گئی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو خود پورا فرمائے۔ اور پھر جو نتائج پیدا ہوتے ہیں اُس کے لئے اللہ تعالیٰ نے شکر گزاری کی طرف بھی توجہ دلائی ہے تا کہ اِن خامیوں اور کمیوں

میں مزید بہتری پیدا ہو سکے۔ جب انسان ایک چیز بہتر کرتا ہے تو اُس پر شکرگزاری کرے تو اللہ تعالیٰ پھر اگلا قدم بہتری کی طرف لے جاتا ہے۔ اور یہی سبق ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے عمل سے دیا ہے۔

بعض باتیں جو مَیں نے نوٹ کی ہیں یا جو مجھے بتائی گئیں اُن میں آئندہ بہتری کے لئے اُن کا ذکر کر دیتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے میں اُن لوگوں سے جو صرف تنقید کرنا جانتے ہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ حقیقت میں بہتری کے خواہش مند ہیں تو ادھر اُدھر باتیں کرنے کی بجائے انتظامیہ کو اپنے مشورے دیں۔ اُن کو نقائص بتائیں جو آپ نے دیکھے اور کام کرنے والوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں آئندہ مزید بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انتظامیہ کو بھی کھلے دل کے ساتھ توجہ دلانے والوں کی باتوں پر غور کرنا چاہئے اور جلسے کی ایک لال کتاب ہوتی ہے جس میں تمام خامیوں کا ذکر ہوتا ہے اِن کمیوں کو جو حقیقت میں کمیاں ہیں اور جن کے بارے میں توجہ دلائی گئی ہے اُس میں ان کو تحریر کیا جانا چاہئے۔

ایک کمی جس کا انتظامیہ کو بھی احساس ہو چکا ہے وہ ماحول میں، مردانہ ہال میں بھی، زنانہ ہال میں بھی آواز کی گونج تھی جس کی وجہ سے پہلے دن میرا خطبہ ہال میں بیٹھے ہوئے تقریباً 1/4 حصہ لوگوں کو صحیح طرح سے سمجھ نہیں آ سکا یا وہ سن نہیں سکے۔ بعد میں انتظامیہ نے اس کی اصلاح کی کوشش بھی کی اور کچھ بہتری بھی پیدا ہوئی لیکن واضح بہتری پھر بھی نہیں تھی۔ اس لئے آئندہ سال یا تو ساؤنڈ سسٹم کو ٹھیک کرنا ہوگا یا سٹیج کی جگہ کو بدل کر ٹھیک کرنا ہوگا جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے، یا کوئی اَور نقص جو بھی ہے اُس کو معلوم کرنا ہوگا اور اُسے ٹھیک کرنا ہوگا۔ اس چیز کو دیکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر تو انتظامی لحاظ سے لوگوں کو خاموشی سے بٹھانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر آواز نہ آ رہی ہو۔ مرد تو شاید خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں لیکن وہاں بھی جو چھوٹی عمر کے بچے ہیں، دس بارہ سال کے، وہ نہیں بیٹھ سکتے۔ مرد یا بیٹھے رہیں گے یا وہاں سے اُٹھ کر چلے جائیں گے۔ لیکن عورتوں کو اور خاص طور پر بچوں والے ہال میں عورتوں اور بچوں کو خاموش کروانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس دفعہ میں نے عورتوں میں ایک اچھی بات دیکھی ہے کہ کم از کم میری تقریر کے دوران باوجود اس کے کہ میری آواز واضح اُن تک نہیں پہنچ رہی تھی اور اس کے لئے کئی مرتبہ پیچھے بیٹھی ہوئی خواتین نے انتظامیہ کو پیغام بھی بھیجے کہ آواز کو درست کرو لیکن مجبوری تھی آواز ٹھیک نہیں ہو سکتی تھی، لیکن اس کے باوجود بڑی خاموشی اور تحمل سے خواتین بیٹھی رہیں اور اتنی خاموشی اور تحمل میں نے پہلی دفعہ جرمنی کی عورتوں میں دیکھا ہے۔ بعض کے نزدیک شاید اس کی یہ بھی وجہ ہو کہ ہال ائیر کنڈیشن تھے اور باہر گرمی تھی اس لئے بیٹھنا ہی بہتر تھا لیکن ہمیں حسنِ ظن سے بھی کام لینا چاہئے۔ عمومی طور پر جب سے میں نے لجنہ کو تقریباً تین چار سال پہلے یہ وارننگ دی تھی کہ اگر شور کیا تو اُن کا جلسہ نہیں ہوگا، بہتری کی طرف بہت زیادہ رجحان ہے۔ ایک نقص اس وجہ سے بھی پیدا ہوا کہ اس دفعہ بچوں کو بھی ایک ہی ہال میں بٹھا دیا گیا۔ گو پارٹیشن کی گئی تھی لیکن پردے سے آواز نہیں رُک سکتی اور بچوں کی جگہ پر ظاہر ہے کہ شور ہوتا ہے۔ یہ شور بعض دفعہ مین ہال (Mail Hall) میں بھی ڈسٹرب کرتا تھا۔ اس کا بھی آئندہ سال کوئی بہتر انتظام ہونا چاہئے۔ باقی کچھ اور چھوٹی موٹی کمیاں اور خامیاں ہیں جن کو دور کرنے کی انتظامیہ کو آئندہ سال کوشش کرنی چاہئے اور لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ اگر انہوں نے کوئی چیز دیکھی ہے تو بتائیں تاکہ آئندہ سال بہتر انتظامات ہو سکیں۔ جلسے کی لال کتاب میں یہ درج کریں اور ان کی بہتری کے بارے میں جلسہ سالانہ کی جو کمیٹی ہے وہ غور کرے۔ ہمارے قدم ہمیشہ بہتری کی طرف بڑھنے چاہئیں۔ عمومی طور پر تو اللہ تعالیٰ یہ نظارے ہمیں ہر جگہ دکھاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بہتری کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں اور جو غیر مہمان جرمنی سے بھی اور دنیا کے مختلف ممالک سے خاص طور پر ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے تھے، اُنہوں نے اچھا تاثر لیا ہے، اُن کو تو ہمارے انتظامات بہت اچھے لگے ہیں لیکن اپنے اندر خامیاں تلاش کرتے ہیں تاکہ مزید بہتری پیدا ہو۔

مَیں نے مہمانوں میں سے جس سے بھی پوچھا ہے وہ انتظامات اور لوگوں کے آپس کے محبت اور پیار اور ڈیوٹی دینے والوں کے رویّوں سے بہت اچھا تاثر لے کر گئے ہیں۔ پس یہ جلسہ بھی ہماری تبلیغ کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے ہر احمدی کو جیسا کہ مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ ان دنوں میں خاص طور پر اس سوچ کے ساتھ رہنا چاہئے کہ ہم احمدیت کے سفیر ہیں، ہمارے نمونے ہیں جو دنیا نے دیکھنے ہیں۔ اس دفعہ بلکہ ہر دفعہ ہوتا ہے ہر جلسے پر، بعض بیعتیں بھی یہ سارا ماحول دیکھ کر ہوئی ہیں۔ بعض لوگ جو قریب تھے انہوں نے جب جلسے کا ماحول دیکھا اور لوگوں کے رویے دیکھے تو اُن پر اچھا نیک اثر ہوا اور انہوں نے بیعت کرنے کا اظہار کیا اور جلسہ کے بعد انہوں نے فوراً بیعت کر لی۔ لیکن ایک ایسا واقعہ بھی میرے علم میں آیا ہے کہ کسی کا بٹوہ چوری ہو گیا۔ ہو سکتا ہے کچھ اور واقعات بھی ایسے ہوئے ہوں اور شرم کی بات یہ ہے کہ وہ جس کا بٹوہ چوری ہوا وہ نومبائع جرمن نوجوان تھا۔ اُس نے اس واقعہ کو اپنی تربیت کے اثر کے طور پر بیان کیا ہے۔ لیکن خدمتِ خلق کی ڈیوٹی دینے والوں کے لئے یہ بڑی فکر کی بات ہے۔ ایسے واقعات ہوتے تو ہیں لیکن اگر پوری نگرانی کی جائے اور اس جگہ تو پوری نگرانی ہو سکتی تھی تو ایسے واقعات کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے بلکہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ سو فیصد ختم کئے جائیں۔ اُس نوجوان نے تو جس کا میں ذکر کر رہا ہوں مجھے اس طرح بیان کیا تھا کہ مَیں بہت سخت غصے والا تھا، ہر چھوٹی چھوٹی بات پر مجھے غصہ آ جایا کرتا تھا اور بڑا لڑنے اور مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا تھا لیکن یہ سب باتیں احمدی ہونے سے پہلے کی تھیں۔ کہنے لگا کہ اگر مَیں سوچوں کہ میرے احمدی ہونے سے پہلے اگر میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہوتا اور میرا بٹوہ چوری ہو جاتا تو مَیں نے وہاں کھڑے ہوئے ہر شخص سے لڑنا تھا اور شور مچا کر انتظامیہ کی بھی بری حالت کر دینی تھی لیکن احمدیت نے مجھے صبر سکھایا ہے اور مَیں نے اس بات کو محسوس نہیں کیا۔ کہنے لگا یہ بہت بڑی تبدیلی ہے جو مَیں نے احمدی ہونے کے بعد اپنے اندر محسوس کی ہے کہ احمدیت کی وجہ سے انتہائی غصیلہ ہونے والا شخص اتنا نرم ہو جائے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ تو یہ سبق ہے اُن احمدیوں کے لئے بھی جو لمبا عرصہ تربیت میں رہنے کے باوجود غصے پر کنٹرول نہیں رکھتے اور ذرا ذرا سی بات پر لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس احمدی ہونے کی ایک پہچان اپنے جذبات کو کنٹرول کرنے کی بھی بنائیں کہ ہم احمدی ہیں، ہم نے اپنے جذبات کو کنٹرول رکھنا ہے، صبر کا مظاہرہ کرنا ہے۔

بہرحال جو بعض نقائص سامنے آتے ہیں اُس سے بعض تربیتی پہلو بھی نکل آتے ہیں، بعض سبق بھی مل جاتے ہیں۔ عمومی طور پر احبابِ جماعت نے جو تعاون کیا ہے اُس پر انتظامیہ کو بھی اُن کا شکرگزار ہونا چاہئے اور کارکنان نے جس محنت اور ذمہ داری سے عمومی طور پر اپنی ڈیوٹی دی ہے اُس پر شاملینِ جلسہ کو بھی اُن کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

جرمنی میں افرادِ جماعت میں عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ اخلاص و وفا کے جذبات ابھرے ہوئے ہیں۔ اس کے نظارے مَیں نے جلسہ پر بھی دیکھے ہیں اور مختلف جگہوں پر مسجدوں کے افتتاح کے لئے گیا ہوں تو وہاں بھی دیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اخلاص و وفا کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔ خاص طور پر نوجوانوں کو میں نے اخلاص میں بڑھا ہوا پایا ہے۔ جماعت میں کمزور لوگ بھی بیشک ہوتے ہیں لیکن ایک کمزور ہوتا ہے، ایک ٹیڑھاپَن دکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں ہزاروں مخلص وفا شعار کھڑے کر دیتا ہے۔ ایسے لوگ کھڑے کر دیتا ہے جو اپنے نمونے دکھانے والے ہوتے ہیں۔ پس یہ خوبصورتی ہے جماعت احمدیہ کی جو آج ہمیں کسی اور جگہ نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ اس میں مزید نکھار پیدا کرتا چلا جائے۔

جلسہ کے حوالے سے ایک اہم کام وائنڈ اَپ (Wind Up) کا ہوتا ہے اور خاص طور پر اُس وقت جب جگہ محدود دنوں کے لئے کرائے پر لی گئی ہو اور اس دفعہ نئی جگہ کے حوالے سے یہ فکر بھی تھی کہ تمام جلسہ گاہ کو وقت پر سمیٹنا ہے تاکہ ایک تو رقم زیادہ خرچ نہ ہو اور اس کے لئے صرف دو دن تھے، نہیں تو زائد کرایہ دینا پڑنا تھا۔ دوسرے اس لئے بھی کہ اُن لوگوں پر جن سے اب تعلق بن رہے ہیں جماعت کا منفی اثر نہ پڑے۔ الحمدللہ کہ اندرونی ہال تو کارکنان اور احبابِ جماعت نے وقارِ عمل کر کے میری رپورٹ کے مطابق دو دن کے اندر خالی کر دیا ہے اور باہر کی جگہ میں گو ایک زائد دن لگ گیا لیکن جتنا وسیع انتظام تھا اُس لحاظ سے یہ بھی اچھے وقت میں ہو گیا۔ اس دفعہ جلسے کے پہلے کے وقارِ عمل میں بھی اور بعد کے وائنڈ اَپ میں بھی پاکستان سے نئے آئے ہوئے اسائلم لینے والوں کا بھی بہت بڑا طبقہ شامل ہوا ہے، انہوں نے بڑی محنت کی ہے۔ وہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں، اُن اسائلم والوں سے مَیں کہتا ہوں کہ باہر آ کر اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ جماعت کے بغیر اُن کی کوئی زندگی ہے۔ جماعت کے بغیر اُن کی کوئی زندگی نہیں ہے۔ شاید اس کے بغیر تھوڑی سی دنیا تو اُن کو مل جائے لیکن نسلیں برباد ہو جائیں گی۔ اس لئے ہمیشہ جماعت اور نظامِ جماعت سے جُڑے رہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عمومی طور پر باہر سے آئے ہوئے غیر از جماعت مہمانوں نے بڑا اچھا اثر لیا ہے۔ وفود بھی مجھے ملے ہیں، افراد بھی ملے ہیں۔ جو بار بار آنے والے ہیں اُن کی نظروں میں پہچان اور محبت بڑھ رہی ہے، احمدیت کے قریب آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جلد اُن کے سینے کھلیں اور وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ماننے والے ہوں۔ الفضل میں رپورٹس شائع ہوں گی تو وہاں سے بھی کچھ تفصیلات لوگوں کو مل جائیں گی، اُن لوگوں کے تاثرات مل جائیں گے۔ بہرحال مختصر مَیں بھی بتا دیتا ہوں۔

ایک عیسائی دوست ہیں مالٹا سے اپنی اہلیہ کے ساتھ شامل ہوئے ہیں، دوسری دفعہ شامل ہوئے ہیں، پڑھے لکھے ہیں، اخبارات میں آرٹیکل لکھتے ہیں وہاں کی بعض حکومتی کمیٹیوں کے ممبر بھی ہیں۔ کہنے لگے مَیں نے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
شریف جیولرز ربوہ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

تمہاری تقریروں سے بعض پوائنٹس نوٹ کئے ہیں اور انہوں نے ڈائری دکھائی کہ اُس پر وہ پوائنٹس نوٹ کرتے رہے ہیں۔ اور وہ کہنے لگے کہ اب ان پر جا کر مَیں لکھوں گا اور خاص طور پر مجھے کہا کہ تمہاری آخری تقریر مجھے بہت پسند آئی ہے، اُس کے بھی مَیں نے پوائنٹس لکھ لئے ہیں۔ اب آخری تقریر جو خالصتاً جماعتی تربیت کے لئے تھی اس میں بھی اُن کو اپنے لحاظ سے بعض باتیں مل گئیں۔

اسی طرح ایک عیسائی وکیل ہیں بلغاریہ سے آئے ہوئے، اکثر آتے ہیں۔ انہوں نے مستورات کی تقریر میں عورتوں کی تربیت اور طلاق خلع کے معاملات جو تھے اُن کو بڑے غور سے سنا اور اِن معاملات نے اُن کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ وہ وکیل ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ مجھے تمہاری جماعت کی یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ صلح صفائی کے لئے تمہارے اندر بھی ایک نظام موجود ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تم نے بالکل صحیح بات کی ہے کہ برداشت بہت زیادہ کم ہوتی جارہی ہے اور عمومی طور پر ساری دنیا میں ہی کم ہوتی جارہی ہے، اور ظاہر ہے اُس کا اثر جماعت پر بھی پڑ رہا ہے۔ اس لئے ہمیں فکر بھی کرنی چاہئے کہ ہم ہمیشہ دنیا کے بداثرات سے بچے رہیں اور مجھے انہوں نے بتایا کہ عام طور پر ہمارے پاس بھی اب عدالتوں میں طلاق کے واقعات کے کیس بہت زیادہ بڑھ رہے ہیں لیکن جو پسند اُن کو چیز آئی وہ یہی تھی کہ تمہارا تو ایک اندرونی تربیتی نظام بھی ہے۔ ہمارے ہاں وہ بھی نہیں ہے۔ پس غیر بھی باتوں کا اثر لیتے ہیں اور نوٹ کرتے ہیں اور یہ چیزیں اُن کی توجہ کھینچنے کا باعث بن رہی ہیں۔ مَیں تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوتا ہوں اور جماعت کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ اسلام کی تعلیم کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچانے کا کام اللہ تعالیٰ نے سپرد فرمایا ہے وہ لوگوں کی توجہ کھینچنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ لیکن یہ بات ہمارے اُن لوگوں کو بھی توجہ دلانے والی ہونی چاہئے جو تقریروں پر بھی پوری توجہ نہیں دیتے، باتوں کو بھی غور سے نہیں سنتے اور اپنے کوئی معاملات ہوں، جھگڑے ہوں تو نظامِ جماعت کو چھوڑ کر دنیاوی عدالتوں کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ دنیا والے ہمارے طریق کو پسند کر رہے ہیں کہ یہ بڑا اچھا تربیتی طریق ہے۔

جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک علیحدہ پروگرام بھی ہوتا ہے اس میں بھی مجھے اُنہیں مختصر طور پر اسلام کی تعلیم بتانے کی توفیق ملی۔ کیونکہ وہ پروگرام انگلش اور جرمن میں تھا اس لئے اُس مجلس میں سے جلسہ میں شامل ہونے والے بھی بہت کم شامل تھے اور شائد ٹی وی پر بھی بہت کم لوگوں نے یہ پروگرام دیکھا ہو لیکن اسلام کا جو پیغام اُن کو پہنچایا گیا، گو میری تقریر وہاں کچھ لمبی ہوگئی تھی لیکن بڑے تحمل سے اُن سب نے سنی اور دو چار وہاں سے اُٹھ کر گئے ہیں وہ بھی اجازت لے کر اور بڑی معذرت کے ساتھ کہ ہماری کچھ اور مصروفیات ہیں جہاں ہمارا پہنچنا ضروری ہے، تب گئے ہیں۔

ایک تاثر ایک مہمان کا بتا دیتا ہوں۔ جب میری تقریر ختم ہوئی ہے تو اُس نے ہمارے ایک احمدی کو کہا کہ مَیں نے اُس وقت گھڑی دیکھی تو پتہ چلا کہ کافی وقت گزر چکا ہے لیکن تقریر اتنی دلچسپ تھی کہ مجھے وقت کا احساس ہی نہیں ہوا۔ پھر مجھے کسی نے امریکہ سے لکھا کہ اُن کے ایک امریکن دوست ہیں اُن کے ساتھ یہ بیٹھے سُن رہے تھے۔ وہ امریکن عیسائی دوست کہنے لگے کہ بڑی ربط والی اور بڑی دلچسپ باتیں تھیں بلکہ اُس نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ پوپ اس طرح نہیں کہہ سکتا یا نہیں کہتا، اُس کی تقریر ایسی نہیں ہوتی۔ تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں اور اسلام کی برتری ہے اور قرآنِ کریم کی برتری ہے جو دنیا پر ظاہر ہو رہی ہے۔ اس میں میری کوئی کوشش نہیں ہے یا کسی مقرر کی کوئی کوشش نہیں ہوتی۔ یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بھر دیا ہے اور یہ وہ بیان ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے سے ہم نے حاصل کیا اور آگے پہنچا رہے ہیں۔ جو نیک فطرت ہیں وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں اور ان فضلوں کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

احمدی طلباء لڑکوں اور لڑکیوں کی ایسوسی ایشن سے بھی میری میٹنگ ہوئی تو اُنہیں بھی میں نے یہی کہا تھا کہ کسی قسم کے احساسِ کمتری کا شکار ہونے کی بجائے قرآنِ کریم کو رہنما بنا لو اور اپنی تعلیم کے میدان میں اور ریسرچ میں اس کو سامنے رکھتے ہوئے کام کرو تو کوئی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بڑی اچھی تعداد طلباء اور طالبات کی تعلیمی میدان میں آگے نکل رہی ہے۔ پس ان کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اُنہیں اس ملک میں آ کر تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ اب اُن کا فرض ہے کہ اس تعلیمی ترقی کو قرآنِ کریم کی تعلیم کے تابع رکھیں، اسلام کی تعلیم کے تابع رکھیں اور جماعت سے مضبوط تعلق پیدا کر کے اس کے لئے مفید وجود بنیں۔

ایم۔ٹی۔اے کا ذکر بھی پہلے ہونا چاہئے تھا وہ رہ گیا۔ ایم۔ٹی۔اے جرمنی کے کارکنوں نے بھی دن رات محنت کر کے جہاں اپنے لائیو (Live) پروگرام دکھائے وہاں وقفوں میں اپنے مختلف سٹوڈیو کے پروگرام بھی دکھاتے رہے اور وہ بڑے اچھے پروگرام تھے۔ لندن سے بھی کچھ نوجوان مدد کے لئے آئے ہوئے تھے اور سب نے مل کر جلسے کی کارروائی اور دوسرے پروگراموں کو دنیا تک پہنچایا ہے۔ ابھی تو میں سفر میں ہوں میں نے خطوط وصول نہیں کئے لیکن مجھے امید ہے ہمیشہ کی طرح جب میں انشاء اللہ لندن پہنچوں گا تو خطوط کا انبار ہوگا جو ایم۔ٹی۔اے کے لوگوں کو بھی، کارکنوں کے کام کو بھی سراہ رہے ہوں گے۔ اور اس کے لئے شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں اس لئے میں پہلے ہی آپ تک پہنچا دیتا ہوں۔

ایم۔ٹی۔اے جرمنی نے اپنا ایک موبائل ٹرک بھی بنایا ہے جو ٹرانسمیشن کے لئے یا کنٹرول کے لئے ہے بہرحال اس میں کچھ گیجٹس (Gajets) لگائے ہیں جو ان کے کام آ رہا ہے۔ وہ ایڈیٹنگ وغیرہ کے لئے اور دوسرے پروگراموں کے لئے بھی شاید کام آتا ہے وہاں کھڑا کیا گیا تھا۔ بہرحال جو بھی اُس کا مقصد تھا پہلے جو منہائم میں اپنا ایک پورا سسٹم ایک کمرے میں یا کمرہ نما ہال میں شفٹ کرتے تھے، وہ سارا سسٹم اب ان کے ٹرک میں لگ گیا ہے جس کو لے کر ہر جگہ جا سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے جرمنی نے بھی بڑی ترقی کی ہے اور بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والے کارکنان کو اور والنٹیرز کو جزا عطا فرمائے۔

اس دورہ میں جرمن جماعت کی ایک بات پہلی دفعہ دیکھنے میں آئی ہے کہ انہوں نے پڑھے لکھے لوگوں اور انتظامیہ اور سیاستدانوں سے رابطے خوب بڑھائے ہیں، میڈیا سے بھی رابطے بڑھے ہیں اور خدام الاحمدیہ نے خاص طور پر اور جماعت نے عموماً جماعت کا پیغام لیف لٹس (Leaflets) کے ذریعہ سے پہنچانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے ` اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ انہی رابطوں کا اثر ہے کہ مجھ سے بہت سے پڑھے لکھے لوگ اور ڈپلومیٹس (Diplomates) اور سیاستدان ملنے کے لئے آئے اور اِن کے رویّوں میں بڑا احترام بھی تھا۔ اسی رابطے کا نتیجہ ہے کہ ہمبرگ کے کونسل ہال میں وہاں کی ایک سیاسی جماعت ہے، گرین پارٹی، انہوں نے ایک فنکشن بھی ترتیب دیا جس میں اسلام کی تعلیم کی روشنی میں مجھے کچھ کہنے کا موقع ملا۔ مختلف مذاہب کے لوگ، مختلف طبقوں کے لوگ وہاں موجود تھے، اُن کے سامنے اسلام کی تعلیم بیان کی گئی۔ اسی طرح مَیں نے محسوس کیا ہے کہ لوگوں کی توجہ اسلام کی حقیقت جاننے کی طرف ہو رہی ہے۔ یہ کوششیں جو آپ لوگ لیف لیٹس (Leaflets) کے ذریعہ سے اور مختلف ذرائع اور وسائل کے ذریعے سے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اِن میں برکت ڈالے اور لوگوں کے سینے کھولے۔ ایک طرف اگر اسلام کے خلاف شدت پسندی کی لہر اُبھر رہی ہے تو دوسری طرف وسیع طور پر توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے۔ پس اب افرادِ جماعت جرمنی کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شکر گزاری کے طور پر ان رابطوں اور تعلقات کو آگے بڑھائیں اور تبلیغی کاوشوں کو مزید تیز کریں تا کہ جلد ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کے اثرات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

الیس اللہ بکافٍ عبدہ
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

28 مئی 2010ء

سانحۂ لاہور کے زندہ و تابندہ کردار

(جمیل احمد بٹ۔ کراچی)

دوسری اور آخری قسط

4۔ جان نذر کرنے والے بہادر

مسجد دارالذکر اور مسجد بیت النور میں اللہ کی عبادت کے لئے جمع ہونے والے یہ پاک نفوس اپنی دیگر خوبیوں کے ساتھ حیرت انگیز طور پر انتہائی بہادر اور جی دار تھے۔ اس بہادری کا اظہار کئی طرح ہوا۔ جو ذمہ داریاں اٹھائے ہوئے تھے وہ اس مشکل وقت میں بھی بہادری سے اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف رہے۔ جن کو موقع ملا وہ نہتّے ہوتے ہوئے بھی مسلح دشمن کو زیر کرنے کے لئے جھپٹ پڑے۔ جنہوں نے ساتھیوں کی جانوں کو خطرے میں دیکھا تو اُڑ کر ان کے اور دشمن کے درمیان آئے اور اپنی جان نچھاور کر دی اور باقی سب نے کمال استقامت سے اس کڑے وقت کو جھیلا اور اپنے زخموں اور بہتے ہوئے خون کی پرواہ کئے بغیر بلا کسی اضطراب اور افراتفری کے ہدایات کی پابندی کی اور پورے سکون سے دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہ کر رضاء الٰہی پر راضی رہتے ہوئے اپنی جانیں جان آفرین کو لوٹا دی۔ آخری وقت سے پہلے جس کو موقع ملا اس نے اپنے پیاروں کو بھی فون پر دعاؤں کی تلقین کر کے اللہ کے سپرد کر دیا۔

ان تمام اقسام کی بہادری کے چند واقعات درج ذیل ہیں۔

ادائیگی فرض میں جان کی قربانی:

☆......امیر ضلع مکرم منیر احمد شیخ صاحب کو خدام نے نیچے کی طرف یعنی Basement میں جانے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا اور جب فائرنگ شروع ہوئی ہے تو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر لوگوں کو کہا کہ بیٹھ جائیں اور درود شریف پڑھیں اور دعائیں کریں ...... پولیس کو بھی فون کیا۔

☆......مربی سلسلہ مکرم محمود احمد شاد صاحب نے منبر نہ چھوڑا۔ حملہ کے دوران آپ مسلسل لوگوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے رہے تھے۔ جب حملہ آور مسجد کے اندر آیا تو آپ نے بلند آواز میں نعرہ بھی لگایا اور مسلسل درود شریف کا ورد کرتے رہے آپ کے سینے میں دو گولیاں لگیں۔

☆......دارالذکر کے سیکیورٹی گارڈ مکرم محمود احمد صاحب مین گیٹ پر ڈیوٹی پر تھے۔ سانحہ کے دوران انہوں نے ایک دہشتگرد کو پکڑنے کی کوشش کی تو اس کوشش میں ان پر فائرنگ ہوئی۔

☆......بیت النور کے سیکیورٹی گارڈ مکرم محمد انور صاحب مین گیٹ پر ڈیوٹی کر رہے تھے۔ دہشتگرد قریب آیا اور اس نے فائرنگ شروع کر دی انہوں نے بھی مقابلہ کیا۔ ایک خادم نے انہیں کہا کہ گیٹ کے اندر آجائیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں شیروں کا کام پیچھے ہٹنا نہیں اور ساتھ ہی جو اُن کے پاس ہتھیار تھا اس سے فائرنگ کی جس سے دہشتگرد زخمی ہو گیا لیکن پھر دوسرے دہشتگرد نے گولیوں کی ایک بوچھاڑ ماری جس سے وہیں موقع پر شہید ہو گئے۔

شہداء میں شامل درج ذیل خدام بھی ڈیوٹیوں پر تھے:

مکرم عرفان احمد ناصر صاحب، (جن کی ڈیوٹی ٹریفک کنٹرول پر ہوتی تھی اس حوالے سے غالباً امکان یہی ہے کہ سب سے پہلے شہید یا پہلے چند شہیدوں میں سے ہوں گے) مکرم سجاد اظہر بھروانہ صاحب (جنہوں نے یہ کہہ کر خود ڈیوٹی لی کہ یہ اُن کا دارالذکر میں آخری جمعہ ہے)۔ مکرم محمد شاہد صاحب (جن کی امیر صاحب کے ساتھ ڈیوٹی تھی اور محراب کے ساتھ کھڑے رہے)۔ مکرم نور الدین صاحب (جنہوں نے اپنے گھر والوں اور دوستوں کو فون کیا کہ میں ایسی جگہ پر ہوں کہ اگر چاہوں تو نکل سکتا ہوں لیکن میری یہاں ڈیوٹی ہے) مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب (جن کی ڈیوٹی مین گیٹ پر تھی جب دہشتگردوں نے حملہ کیا تو یہ بھاگ کر ان کو پکڑنے کے لئے گئے اور حادثہ کے اوّلین شہداء میں شامل ہو گئے)۔

دو افراد نے MTA ریکارڈنگ کے لئے اپنے فرائض کی ادائیگی کی فکر میں اپنی جان کی قربانی دی۔ ان میں ایک مکرم کامران ارشد صاحب تھے جو فائرنگ کے شروع ہونے کے وقت بہادری کے ساتھ جان کی پرواہ کئے بغیر MTA کے لئے ریکارڈنگ کرنے کے لئے نکلے مگر اس دوران دہشتگردوں کی فائرنگ کی زد میں آکر شہید ہو گئے اور دوسرے مکرم محمد آصف فاروق صاحب تھے جو دہشتگردوں کے حملے کے دوران ریکارڈنگ کرنے نکل پڑے اور اسی سلسلہ میں اوپر کی منزل سے اتر رہے تھے کہ دہشتگردوں کی گولی سے شہید ہو گئے۔

احساسِ ذمہ داری میں جان کی قربانی:

مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ڈیوٹی پر تو نہ تھے لیکن احساس ذمہ داری کے تحت انہوں نے بیت النور میں ایک دہشتگرد کے آنے پر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی اور گولی کا نشانہ بن گئے۔

تعمیل حکم میں جان کی قربانی:

ایک اور دوست مکرم وسیم احمد صاحب تھے جو کسی ڈیوٹی پر نہ تھے لیکن جنہوں نے تعمیل حکم کی خاطر اپنی جان کی پرواہ نہ کی واقعات کے مطابق 'پہلی صف میں بیٹھے تھے دہشتگردوں کے آنے پر امیر صاحب کے حکم پر وہیں بیٹھے رہے اور دہشتگردوں کی گولیوں سے شہید ہو گئے'۔

دوسروں کی جان کو بچانے کے لئے اپنی جانوں کی قربانی:

شہداء میں کئی بہادر وہ تھے جو دوسروں کو خطرے میں دیکھ کر اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر اُن کو بچانے کے لئے کوشاں ہوئے اور خود قربان ہو گئے۔ ان میں مکرم ناصر محمود خان صاحب بعمر 31 سال تھے جو سیڑھیوں کے نیچے کئی اور دوستوں کے ساتھ محفوظ تھے جب دہشتگرد نے ان لوگوں کی طرف گرینیڈ پھینکا تو اس بہادر نے اسے اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا تا کہ دوسرے سب محفوظ رہیں اور چاہا کہ اسے حملہ آور کی طرف لوٹا دیں لیکن اس دوران گرینیڈ ان کے ہاتھوں میں پھٹ گیا اور دوسروں کو بچانے کی اس کوشش میں وہیں شہید ہو گئے۔

ان میں مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب بعمر 51 سال تھے۔ یہ ایک محفوظ جگہ پر تھے لیکن ایک زخمی بھائی کو بچانے کیلئے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر باہر نکل آئے اور دہشتگرد کی فائرنگ کا نشانہ بن کر شہید ہو گئے۔

ان میں مکرم محمد اشرف بھلڑ صاحب بعمر 47 سال تھے جو بیت النور میں نمازیوں کو بچانے کے لئے ہال کے چھوٹے دروازے کو بند کر کے اس کے آگے کھڑے ہو گئے اور دہشتگرد کو دروازہ نہ کھولنے دیا جس پر اس نے باہر سے ہی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی آپ کی کمر چھلنی ہو گئی اور یوں دوسروں کو بچاتے ہوئے آپ موقع پر شہید ہو گئے۔

اسی طرح مکرم لعل خان ناصر صاحب بعمر 25 سال نے بھی دوڑ کر بیت النور کے پچھلے دروازہ کو بند کر کے اسے مضبوطی سے تھام لیا اور دہشتگرد کو دروازہ نہ کھولنے دیا جس پر اس نے نالی اندر کر کے فائر کئے جو آپ کے سینے میں لگے اور آپ موقع پر ہی شہید ہو گئے جتنی دیر انہوں نے دہشتگردوں کو روکے رکھا بیشتر احباب محفوظ جگہوں پر چلے گئے اور یوں آپ نے بہت سے دوستوں کو بچانے کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔

ایک صاحب کہتے ہیں کہ باہر سیڑھیوں کے نیچے صحن میں ڈیڑھ دو سو آدمی کھڑے تھے اس وقت دہشتگرد فائرنگ کرتے ہوئے ہال کے کارنر میں تھے ایک آدمی بالکل صحن کے کونے میں آ گیا اگر وہ اس وقت باہر آجاتا تو جو ڈیڑھ دو سو آدمی باہر تھے وہ شاید آج موجود نہ ہوتے لیکن میری آنکھوں کے سامنے ایک انصار جن کی عمر لگ بھگ 65 سال یا اوپر ہو گی انہوں نے پلّر (Pillar) کے پیچھے سے نکل کر اس کی طرف دوڑ لگا دی اور اس کی وجہ سے بالکل ان کی چھاتی میں گولی لگی اور وہ شہید ہو گئے لیکن ان کی بہادری کی وجہ سے دہشتگرد کے باہر آنے میں کچھ وقت لگا اس عرصے میں بہت سے احمدی محفوظ جگہ پر پہنچ گئے۔

وفا کے تعلق میں بہادرانہ جان کی قربانی:

مکرم نثار احمد صاحب بعمر 46 سال کو مکرم اشرف بلال صاحب نے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا دونوں دارالذکر میں تھے اشرف صاحب پہلے فائرنگ کی زد میں آئے ان کو گرتے ہوئے مکرم نثار صاحب نے اپنے بازوؤں میں لے لیا اور حملہ آور کے درمیان حائل ہو گئے دہشتگرد کی گولیوں کی بوچھاڑ نے ان کی کمر چھلنی کر دی اور آپ موقع پر شہید ہو گئے اور وفاداری سے جان قربان کر دی۔

مردانہ وار مقابلہ کر کے جانوں کی قربانی:

ان شہداء میں سے چند وہ بھی تھے جو نہتے ہونے کے باوجود حیرت انگیز شجاعت کے ساتھ دشمن پر جھپٹے اور اسے زیر کرنے کی اس کوشش میں انتہائی بہادری سے اپنی جان قربان کر دی جرأت و شجاعت کی یہ داستان رقم کرنے والے ان شہداء کا ذکر یوں ہے۔

☆......سردار افتخار الغنی صاحب بعمر 43 سال نے موقع پاتے ہی بھاگ کر ایک دہشتگرد کو پکڑا تو دوسرے دہشتگرد نے فائرنگ کر دی جس دہشتگرد کو پکڑا تھا اُس نے اپنی خودکش جیکٹ بلاسٹ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پوری طور سے نہیں بلاسٹ ہو سکی۔ دھماکہ تھوڑا ہوا لیکن اس دھماکے سے شہید ہو گئے اور دہشتگرد شدید زخمی ہو گیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ آسانی سے بچ سکتے تھے اگر یہ اس وقت ایک طرف ہو جاتے اور دہشتگرد پر نہ جھپٹتے۔

☆......مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب بعمر 33 سال انتہائی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دہشتگرد کو پکڑ کر گرانے اور قابو پانے میں کامیاب ہو گئے اسی دوران دوسرے دہشتگرد نے گولیوں کی بوچھاڑ کی اور ان کو شہید کر دیا۔

☆......مکرم چوہدری محمد احمد کی عمر 85 سال تھی لیکن انہوں نے جوانوں جیسی ہمت کے ساتھ بیت النور میں اس ایک دہشتگرد پر جو انہیں گولی مار کر اپنی دانست میں فارغ ہو کر دوسری طرف متوجہ ہو چکا تھا زخمی ہونے کے باوجود پیچھے سے ایک دم چھلانگ لگا کر اس کی گردن پکڑ لی۔ ان کی اس ابتدائی کوشش کے بعد اور نمازی بھی شامل ہو گئے اور دہشتگرد کے ہاتھ پاؤں باندھ دئے اس ہاتھا پائی میں انہیں مزید گولیاں بھی لگیں اور شہادت کا رتبہ پایا۔

☆......مکرم منور احمد قیصر صاحب بعمر 57 سال نے دارالذکر کے 'مین گیٹ پر ڈیوٹی کے دوران ایک دہشتگرد کو مضبوطی سے پکڑ لیا جبکہ دوسرے نے آپ پر فائرنگ کر کے آپ کو شہید کر دیا'۔

☆......مکرم محمد شاہد صاحب بعمر 28 سال نے 'شہادت سے قبل فون کر کے کہا کہ میں ان دہشتگردوں کو پکڑنے کی کوشش کروں گا چہرہ پر ناخن لگنے کے نشان تھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی کے ساتھ لڑائی ہوئی ہو'۔

بہادرانہ صبر اور استقامت سے جانوں کی قربانی:

گولیوں اور گرینیڈ سے زخمی ہو کر اپنے بدن سے ابلتے ہوئے خون کو دیکھتے ہوئے، اپنے درد اور تکلیف کو بھلا کر، اپنے اطراف میں اپنے عزیزوں اور پیاروں کو اس حال میں پا کر بھی صبر اور استقامت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنا اور کسی قسم کی بدنظمی اور افراتفری کے بغیر دی گئی ہدایات پر اطاعت کے جذبہ سے عمل کرنا، موبائل فون پر اپنے قریبیوں کو حادثہ کی خبر دے کر دعاؤں کے لئے کہنا اور خود بھی ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے رہنا اور پھر کئی گھنٹے اسی کیفیت میں گزار کر اپنی جانیں جان آفریں کے سپرد کرتے جانا اجتماعی طور پر بہادرانہ استقامت کا وہ اظہار تھا جسے حضرت مسیح موعودؑ نے فوق الکرامت فرمایا ہے۔

یہ جرأت انگیز استقامت اس مزاج کا مظہر ہے جو احمدیوں کا خاصہ اور طرّۂ امتیاز ہے۔ اور اس یقین کا پروردہ جو صرف حق و صداقت کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے اور پروان چڑھتا ہے یہ اس ایمان کا اظہار بھی ہے جو ثریا ستارے سے واپس لایا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس انقلاب آفریں قوت قدسیہ کا بھی جس نے ان احمدیوں کو ان باقی سب لوگوں سے ممتاز کر رکھا ہے جو گو ان کی طرح اسی زمین کے باسی ہیں لیکن عدم ایمان کے باعث ان اعلیٰ صفات سے محروم۔

ان شہداء کی صبر و اطمینان سے موت کو یوں گلے لگانے والی یہ سکینت بلاشبہ ان فرشتوں کی تسلی کا نتیجہ تھی جو ان صاحبان استقامت پر اس وقت یہ کہتے ہوئے اترے کہ:

’خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت کے ملنے پر خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔‘
(حٰم:31)

5۔ زندہ لوگ

اللہ کی راہ میں جانیں دینے والے یہ سب شہید زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے کہ اللہ نے انہیں فوت شدہ کہنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے: اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ (البقرہ:155)

ہمیں اگرچہ اس زندگی کا ادراک نہیں تاہم ان شہداء کے حوالے سے ہم اس جاری زندگی کو کئی رُوپ میں دیکھ رہے ہیں۔

ان جوان بیٹوں میں جو سانحہ سے اگلے جمعہ کو اپنے حلقہ کی مسجد کو چھوڑ کر خاص طور پر دارالذکر آتے ہیں اور عین اس جگہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں جہاں ان کے والد شہید ہوئے۔

اس دس سالہ بچے میں جسے اس کی ماں سانحہ سے اگلے جمعہ اس ہدایت کے ساتھ دارالذکر بھجواتی ہے کہ وہیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جہاں تمہارے ابا شہید ہوئے تھے۔

اس ننھے بچے میں جو باپ کی شہادت کے بعد 22 جون کو پیدا ہوا اور جس کا نام اس کے بڑوں نے شہید کے نام پر مسعود احمد ثانی رکھا۔

ملک ملک پھیلے ہوئے ان دلوں میں جن میں ان جانے والوں کی یاد بسی ہوئی ہے اور جو ان کے تذکرے کرتے نہیں تھکتے، MTA پر ان میں سے ہر ایک کا ذکر ایک سال بعد بھی ان کے لئے تازہ اور دلوں کو گرمانے والا ہے جو دور و نزدیک سے لاہور آ کر ان شہداء کے گھروں میں ان کے قریبیوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کی باتیں کرتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔

ان احمدی نوجوانوں میں جو ان جانے والوں کی یاد دلوں میں سجائے، جماعتی مراکز اور مساجد پر دن رات ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور اس خدمت کو سعادت جانتے ہیں۔

ان بے شمار احمدیوں میں جو ان جانے والوں کی راہوں پر نگاہیں جمائے اپنے دل کی گہرائیوں میں اس خواب کو سجاتے اور سنوارتے ہیں کہ وہ بھی اتنے خوش بخت ہوں کہ اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر سکیں۔

اور سب سے بڑھ کر اس پیارے دل میں جو سب کا پیارا ہے اور جو ان جانے والوں کو پیارا جانتا ہے۔ جس نے ان سب کا نام لے کر ان کا ذکر کیا اور ان کی صفات بیان کیں۔ جس نے ان کے قریبیوں سے بات کی اور اس جدائی کا غم بانٹا اور جو ان کے لئے سراپا دعا ہے۔ اور جس نے سب سے کم سن شہید کے ذکر میں یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ہزاروں لاکھوں ولید جماعت کو عطا فرمائے۔

پس یہ لوگ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ اپنی ذات میں، اپنی فیض رسانی میں بمثل شمع دوسروں کو یہی راہ دکھانے میں اور محبت بھری یادوں میں۔

6۔ بچ رہنے والے بہادر

ان وحشیانہ حملوں کے وقت دونوں مساجد میں ان تمام احمدیوں کا جن کا وقت شہادت ابھی نہیں آیا تھا مجموعی طرز عمل بھی جانے والوں کی طرح جرأت، صبر، شجاعت، ایثار، اطاعت، خدمت اور نظم و ضبط کی اعلیٰ انسانی صفات سے مزیّن اور آراستہ تھا۔ حق تو یہ ہے کہ ان میں سے ہر فرد اس قابل ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے اور حیران ہوا جائے۔ اور تاریخ یقیناً ان سب کو یاد رکھے گی۔ تاہم اس وقت چند عناوین کے تحت اس بیان کو سمیٹنے کی کوشش ہی پیش نظر ہے۔

دشمن کو قابو کرنے والے بہادر:

دہشت گردی کے ہزار ہا واقعات ہو چکے ہیں لیکن ان سب میں شاید یہ پہلا اور آخری موقع تھا کہ مسلح اور خودکش جیکٹ پہنے ہوئے دو دہشت گردوں کو بیت النور کے سادہ اور نہتے نمازیوں نے اپنی جرأت، شجاعت اور بہادری کے بل پر زندہ پکڑ لیا اور قابو پا کر قانون کے محافظوں کے سپرد کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی۔ ان کارناموں کو کرنے والے ایک ناصر تھے جو ایک شہید کی ابتدائی کوشش کے بعد 24 فٹ فاصلے سے دہشتگرد پر باز کی طرح جھپٹے اور اسے گرا کر بے بس کر دیا پھر چند دیگر احباب نے اسے غیر مسلح کیا۔ جبکہ دوسرا بظاہر ایک کمزور سا نوجوان خادم تھا جس نے لپک کر ایک دہشت گرد کی ایک ہاتھ سے گردن دبوچی اور دوسرے سے اس کی گن کی بیرل پکڑ لی جو بے شمار گولیاں برسا کر آگ کی طرح گرم تھی۔ یوں قابو یافتہ اس دہشت گرد کو پھر اور احباب نے مل کر غیر مسلح کر دیا۔ اس نوجوان کے بڑے بڑے چھالوں سے پُر ہتھیلی بہادری کی اس نئی اور حیران کن تاریخ کا عنوان ٹھہری کہ اس سے پہلے کب اور کس نے جیکٹ پوش دہشت گرد کی گن پر یوں ہاتھ ڈالا ہے؟

ان بہادروں پر آفرین ہے۔ یہ وہ بہادری ہے جو سچائی کے بطن سے پیدا ہوتی ہے کہ سچائی بجائے خود طاقت ہے۔ اس طاقت کا ایک پر یقین اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یوں ہے:

’میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں‘۔ (انوارالاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23)

اور یہی وہ طاقت ہے جو آج ہر احمدی کے لہو میں گردش کرتی ہے اور جس سے ٹکرا کر احمدیت کے خلاف ہر کوشش ناکام و نامراد رہتی ہے۔

بہادر زخمی:

ان حملوں میں مجموعی طور پر ایک سو دس افراد زخمی ہوئے جن میں سے 99 شہر کے مختلف ہسپتالوں میں داخل کئے گئے اور مختلف دورانیوں تک زیر علاج رہے آخری زخمی 23 جولائی کو ہسپتال سے فارغ ہوئے۔

راقم کو کراچی جماعت کے ایک خیر سگالی وفد کے رکن کے طور پر 30 مئی 2010 کو ان میں کوئی نصف مریضوں کی عیادت کا موقعہ ملا۔ یہ ایک کبھی نہ بھولنے والی یاد ہے جسے خاکسار یہاں دہراتا ہے۔

شہر کے پانچ اسپتالوں میں پچاس سے زائد زخمیوں سے ملاقات ہوئی۔ ان میں زیادہ دارالذکر میں زخمی ہوئے اور تین گھنٹہ سے زیادہ دیر تک بغیر کسی طبی امداد کے وہیں رہے تھے، ان کے زخموں سے خون بہتا رہا تھا اور دہشت گردوں کو اپنے اردگرد کارروائی میں مشغول اور ان کے ہاتھوں اپنے دوست، عزیزوں اور پیاروں کو گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھتے رہے تھے۔ لیکن آفرین ہے ان کے عزم و حوصلہ کو کہ اسپتال بیڈ پر لیٹے ہوئے ان کے پُر سکون چہروں سے ہرگز پتہ نہ لگتا تھا کہ وہ کس بدترین صورت حال سے گزرے ہیں۔

ان کے زخم مختلف نوعیت کے تھے۔ گولیاں کسی کے بازوؤں پر لگی تھیں اور کسی کی ٹانگوں پر۔ کسی کو لگنے والی گولیاں ابھی جسم کے اندر ہی تھیں اور آپریشن ہونا باقی تھا۔ کسی کے گولی جسم کے پار ہو گئی تھی، کوئی گرنیڈ کے حملہ سے زخمی تھا اور بہت سارے چھرے جسم کے مختلف حصوں میں پیوست تھے۔ لیکن جس کا حال پوچھا بلا استثناء ہر ایک نے مسکرا کر یہی کہا کہ الحمدللہ۔ چہروں کے ان خوشگوار تاثرات سے ہرگز یہ پتہ نہ لگتا کہ ان کے زخم کی نوعیت اور شدت کیا ہے؟ مزید پوچھنے پر ہی معلوم ہوتا کہ سب ٹھیک نہیں ہے۔ اور بہتوں کے دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے، اپنے بازو استعمال کرنے اور کلائی پکڑنے کے مقابلوں میں حصہ لینے میں ابھی بہت وقت گزر سکتا ہے۔ جی ہاں لاہور کے کلائی پکڑنے کے مقابلوں کے بہترین ناصر کھلاڑی بھی زخمی بازو کے ساتھ یہاں داخل تھے۔

ان زخمیوں میں سے ایک بزرگ بڑی خوشی سے بتا رہے تھے کہ وہ دارالذکر میں گزشتہ پچیس سالوں سے اقامت کہتے آئے ہیں اور بڑی خوش دلی سے پُر امید تھے کہ اگلے جمعہ پر تکبیر کہیں گے گو دونوں ٹانگیں اور بازو بندھے ہوئے تھے۔ بظاہر ایسا جمعہ آنے میں ابھی بہت دیر تھی۔

ایک ہنستا مسکراتا نوجوان تھا جس کے گھٹنے پر گولی لگی تھی لیکن حال پوچھنے پر اس نے اس اظہار کو کافی سمجھا کہ بالکل ٹھیک ہے۔

ایک اور بزرگ بڑی خوش دلی سے اس امر کے شاکی تھے کہ وہ بجائے ان لوگوں میں شامل ہونے کے جو آگے چلے گئے ہیں اسپتال کیوں آن پہنچے ہیں۔

غرضیکہ کئی احمدیوں کے بیڈ قریب قریب ہونے سے اسپتالوں کے یہ وارڈ ایک نئے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ ایک طرف زخمیوں کا اطمینان و سکون تھا اور دوسری طرف احمدیت کی ڈور اور محبت کے رشتہ میں بندھے دور و نزدیک سے کھنچے آنے والے تیمار دار تھے۔ شارجہ اور دوبئی سے آنے والے دو دوست تو ہمارے ساتھ ہی رہے لیکن اس سے پہلے بھی کئی دوست حال پوچھ گئے تھے۔

ایک ماہ بعد ایک بار پھر ان زخمیوں میں بعض کی عیادت کا موقع ملا۔ گولیوں اور گرنیڈ سے لگے زخموں کی پیچیدگیوں سے نبرد آزما یہ بہادر اسی طرح ہنستے مسکراتے ملے، تسلی دلانے والوں کو اُلٹا تسلی دیتے ہوئے۔ اس سانحہ کے صرف مثبت پہلو کا ذکر کرتے ہوئے۔ جلد پوری صحت کے ساتھ زندگی کی دوڑ میں شامل ہو جانے کے لئے پُر امید۔ ان کے اطمینان و سکون کو دیکھ کر کوئی ناواقف خیال کرتا ہوگا کہ گویا یہ اسپتال میں چھٹیاں گزار رہے ہیں۔

بہادر بچی:

یہ مثالی کردار ادا کرنے والے صرف انصار اور خدام نہ تھے۔ اس دن دارالذکر میں ایک چار سالہ بچی نور فاطمہ بھی تھی جو اپنے والد مکرم محمد اعجاز صاحب کے ہمراہ جمعہ پڑھنے آئی ہوئی تھی اور اس کے دو اطفال کی عمر کے بھائی بھی ہمراہ تھے۔ سب کو گرنیڈ پھٹنے سے زخم آئے لیکن سب سے گہرا زخم اس بچی کے رخسار پر آیا جو تقریباً ڈیڑھ انچ تھا۔ یہ بچی بھی تقریباً 3 گھنٹے محبوس رہی اور رونا تو در کنار اُف تک نہ کی۔ جب کوئی بولتا تو یہ اشارے سے منع کرتی اور کہتی باہر گندے لوگ ہیں خاموش رہیں۔ (ماہنامہ انصاراللہ نومبر دسمبر 2010ء صفحہ 62-63)

بہادروں کی نئی نسل کی یہ نمائندہ بچی ہماری آئندہ ترقی کی علامت ہے۔

بہادر ڈیوٹیاں دینے والے:

جو احباب اس سانحہ کے وقت ان جگہوں پر موجود تھے لیکن محفوظ رہے ان کا سب کچھ بھلا کر اپنے فرائض کی ادائیگی میں انہماک اور احساسِ ذمہ داری حیرت انگیز تھا۔ ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جن کے اپنے عزیز اور قریبی قربان کئے گئے تھے۔

ہفتہ کے دن ڈیوٹی پر موجود نوجوانوں کی تعداد اس سے زیادہ تھی جو جمعہ کے دن ڈیوٹی پر آئے تھے اور ان میں سے کئی تھے جن کے والد، بھائی، بہنوئی یا سسر قربان کردیئے گئے تھے۔ بلکہ جمعہ کی شام ہی ربوہ سے آئے ہوئے ایک بزرگ نے کسی نوجوان کے سپرد کوئی کام کیا۔ جب وہ کام کر کے لوٹ آیا تو کسی نے بتایا کہ اس کے والد اس حادثہ میں قربان ہوگئے ہیں۔ تب اسے گھر بھیجا گیا لیکن اگلی صبح وہ پھر ڈیوٹی پر حاضر ہوگیا۔

جماعت لاہور کے وہ بزرگ جن کے ذمہ مہمانوں کی دیکھ بھال ہے بدستور اس خدمت کو بجا لاتے رہے اور گھر نہ گئے جب کہ ان کے بہنوئی فوت ہو چکے تھے۔ لاہور کے قائمقام امیر صاحب کے بہنوئی بھی فوت ہوئے لیکن وہ بھی ہمہ وقت دارالذکر میں انتظامی کاموں میں مصروف رہے گو درمیان میں کسی وقت دس منٹ کے لئے بہن کے گھر ضرور گئے۔

اور یہ واقعہ تو حضرت صاحب نے جمعہ کے خطبہ میں ذکر فرمایا کہ ایک نوجوان جو مرحومین کو ایمبولینس میں منتقل کرنے میں مدد دے رہا تھا اس نے جب ایک نعش اُٹھائی تو بولا کہ یہ میرے والد ہیں لیکن ان کو بھی ایمبولینس میں پہنچا کر واپس آگیا اور اپنے کام میں مصروف رہا۔

دارالذکر اور بیت النور میں دسیوں ایسے دوستوں سے ملاقات ہوئی جو حادثہ کے وقت ان جگہوں پر موجود تھے اور محفوظ رہے۔ وہ واقعہ کی تفصیل بیان کرتے تھے اور درمیان میں یہ ذکر بھی کہ ہم مسجد کے فلاں حصہ میں تھے جہاں دوست ہمارے دائیں بائیں گولیوں کا نشانہ بنے۔ لیکن حیرت انگیز طور پر وہ اس سانحہ کے منفی اثرات پر قابو پا چکے تھے جبکہ عام طور پر ایسے حادثات کا شکار ہونے والے ایک عرصہ تک اس کے Trauma کے اثر میں رہتے ہیں۔ ان میں خدام بھی تھے اور انصار بھی۔ ایسے فرائض کی ادائیگی کے لئے جس میں گزشتہ دن کئی خوش نصیبوں نے جان قربان کی تھی ان کا جوش اور جذبہ دیدنی تھا۔ یہ احساسِ ذمہ داری صرف زندہ قوموں کی علامت ہے اور احمدی خدام و انصار نے اپنے اس وصف کا اس بڑے امتحان میں خوب اظہار کیا۔

بہادر خون کا عطیہ دینے والے:

دارالذکر کے کئی گھنٹوں کے محاصرہ سے رہائی پا کر کئی نوجوانوں نے بجائے اپنے گھروں کو جانے کے اس خیال سے سیدھے ہسپتالوں کا رخ کیا کہ ان کے زخمی بھائیوں کو خون کی ضرورت ہوگی۔ یہی وجہ تھی کہ اسپتالوں میں خون دینے والے خدام کی قطاریں لگ گئیں جو اسپتالوں کے عملہ کے لئے بجا طور پر تعجب کا سبب بنا کیونکہ اس سے پہلے ایسے حادثات میں ہمیشہ TV اور ریڈیو پر عطیہ خون کی اپیلیں کرنی پڑتی ہیں۔

بہادر سجدہ گزار:

’ایک بزرگ اس حالت میں مسلسل سجدہ میں رہے ہیں۔ کوئی پرواہ نہیں کی کہ دائیں بائیں گولیاں آرہی ہیں‘۔

مجموعی بہادرانہ کردار:

ان حملوں کے دوران تمام موجود احمدیوں نے انتہائی صبر وضبط کا مظاہرہ کیا۔ انہیں جو ہدایت دی گئی اس پر عمل کیا۔ کوئی panic نہیں ہؤا کوئی بھگدڑ نہیں مچی۔ یہ اطمینان اور سکون مثالی تھا۔ ملک شام سے آئے ہوئے ایک احمدی نے جو اس وقت وہاں موجود تھے بیان کیا: ’ایسا نظارہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کوئی افراتفری نہیں تھی، کوئی ہراسانی نہیں تھی کوئی خوف نہیں تھا۔ ہر ایک آرام سے اپنے اپنے کام کر رہا تھا۔ اس وقت بھی جب دشمن گولیاں چلا رہے تھے انتظامیہ کی طرف سے جو بھی ہدایت دی جا رہی تھی ان کے مطابق عمل ہو رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میرے لئے تو ایک ایسی انہونی چیز تھی جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

چشم تصور سے بھی شاید یہ دیکھنا آسان نہیں کہ کس طرح دارالذکر میں یہ تین چار گھنٹے کٹے ہوں گے۔ یہاں ہر طرف شہید اور زخمی تھے اور کارروائی جاری تھی اور باقی سب بھی ان میں سے ایک امکان سے دو چار ہو سکتے تھے برستی گولیوں اور گرنیڈ کے دھماکوں، فضا میں بارود کی بو، دھماکوں میں ادھڑے فرش، چھتوں کے مڑے تڑے پنکھے، دھوئیں سے جلی سیاہ چھت، خون سے لتھڑی صفیں، حبس اور گرمی ان کا ماحول رہا اس کے باوجود قریب بیٹھنے والے احمدی ایک دوسرے کے لئے جو کر سکتے تھے وہ کرتے رہے۔ زخمی نوجوانوں کو بزرگ اپنی آڑ میں پناہ دیتے رہے۔ نوجوان کم عمر بچوں پر سایہ کئے رہے۔ آستینیں پھاڑ پھاڑ کر پٹیاں باندھی گئیں۔ برستی گولیوں میں صحن سے پانی لا لا کر پلایا گیا۔ جو سول ڈیفنس کے اصول جانتے تھے وہ دوسروں کو خود حفاظتی کے مشورے دیتے رہے۔ اکثر نے گھر والوں کو تسلی کے فون بھی کئے۔ زبانیں اپنے ربّ کے ذکر سے تر رہیں اور آنکھیں امید کی چمک سے روشن۔

جونہی دہشتگرد اغلباً گولیاں ختم ہونے کے بعد واپس گئے یہ سب پُرامن اور بہادر لوگ دامن جھاڑ کر زندگی کی طرف لوٹ آئے۔ پہلے زخمیوں کو اور پھر شہیدوں کی لاشوں کو یکے بعد دیگرے ایمبولینسوں میں سوار کرانے میں جت گئے اور اس سے فارغ ہوئے تو اسپتالوں میں لائنیں لگا کر جا کھڑے ہوئے کہ اپنے زخمی پیاروں کی اپنے خون سے مدد کریں۔ چشمِ فلک نے کب ایسے عجیب لوگ دیکھے ہوں گے۔ ایک غیر از جماعت پولیس افسر کا یہ تبصرہ کہ ’کمال کی جماعت ہے‘ حقیقت کا محض ایک سطحی اظہار ہے۔

7۔ راضی برضا اہلِ خانہ

ان شہداء کی ایک یہ صفت بھی خوب ظاہر ہوئی کہ انہوں نے اپنے پیچھے ایسے قریبی چھوڑے جو اللہ کی رضا پر راضی، صبر کرنے والے، حوصلہ مند اور حالات کا بہادری سے مقابلہ کرنے والے تھے۔

یہ جانے والے ہر عمر کے تھے اور اسی طرح ان کے یہ قریبی بھی زندگی کے ہر دور کے تھے۔ کم سن اور نو عمر بھی اور بچوں والے بچے، جوان العمر بھی اور لمبی رفاقتوں سے محروم ہونے والی بیوائیں بھی، بیٹوں کے لئے آنکھوں میں خواب سجائے اور اپنے فرائض سے سبکدوش مائیں بھی، بیٹوں کو آگے بڑھنے کیلئے سہارے دیئے ہوئے اور خود ان کے سہارے رہنے والے باپ بھی، بھائیوں کی ہر دم ساتھی بھی اور اپنے گھروں میں آباد بہنیں بھی، ہم جھولی بھی اور باپوں جیسے بھائی اور اسی طرح ان کی بیویوں کے ایسے سب قرابت دار بھی۔

ہر فرد رشتوں کی ڈور میں بندھا ہوا ہے۔ ایسے تعلق کا ٹوٹنا سب کو متاثر کرتا ہے اور اگر یہ تعلق اچانک ٹوٹ جائے جیسے یہاں ہوا تو پھر ایسے دکھ میں آنے والی کل کے لئے ارادوں، تمناؤں اور خواہشات کا خون بھی شامل ہو کر اسے دو چند کر دیتا ہے۔ یہ سب محبت کرنے والے، تعلق رکھنے والے اور ایک دوسرے کے ساتھ چلنے والے بھی اس سانحہ سے اسی شدت سے متاثر ہوئے۔ ان کی آنکھیں گریہ ہوئیں اور دل زخمی۔ لیکن ایک فرق کے ساتھ۔ یہ سب ایمان کی برکت سے صبر کی نعمت سے بھی حصہ دئے گئے تھے۔ اس صبر نے ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ان کے نالے خاموش سسکیوں سے نہ بڑھے، ان کی آنکھیں ضرور بھری رہیں لیکن کوئی بے صبری کا کلمہ، شکوہ اور واویلا زبان پر نہ آیا۔ اپنے وجود کے حصّوں کی جدائی کے اس بڑے غم کو انہوں نے انتہائی بہادری سے اپنے وجود میں سمیٹے رکھا اور صرف اپنے رب کے حضور ہی اس کا اظہار کیا کہ وہ سب قدرتوں والا ہے، وہی دلوں کو سکینت بخشتا ہے اور وہی ٹوٹے کام بناتا ہے، وہی ظالموں اور ناانصافوں کو پکڑنے والا ہے۔

ربوہ میں ان شہداء کی تدفین کے وقت ان کے والد، بھائی اور دوسرے عزیزوں کا صبر سب نے دیکھا۔ اس طرح وہ سب جنہیں ان شہداء کے گھروں میں جانے کا موقع ملا اس مشاہدہ پر متفق ہیں کہ ان گھروں اور ان کے مکینوں پر گویا چھاجوں سکینت برسی ہوئی تھی۔ اور کسی طور لگتا نہ تھا کہ ان بہادر مردوں، عورتوں اور بچوں پر کیا قیامت گزر چکی ہے۔ صبر و رضا سے آراستہ چہرے، گفتگو اور انداز کے ساتھ یہ مومن یقیناً وہ صابرین تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوش خبری دینے کی ہدایت فرمائی ہے: ”یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں“۔

اسی درجہ کا صبر دکھانا ان کے خدا سے تعلق کا بھی گواہ تھا کیونکہ اس تعلق کے بغیر یہ صبر ممکن نہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

’ابتلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کرسکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو ...... جس کو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں اس میں مصیبت کی برداشت نہیں‘۔ (ملفوضات جلد 5 صفحہ 414)

صبر ورضا کے چند اظہار

اس صبر کے واقعات اتنے ہیں جتنے کہ پسماندگان اور جتنے ہر جدائی پر گزرے شب و روز۔ بطور مثال چند درج ذیل ہیں۔

صابر مائیں:

’ایک ماں نے کہا کہ اپنی گود سے جواں سالہ بیٹا خدا کی گود میں رکھ دیا ہے جس کی امانت تھی اس کے سپرد کردی‘۔

’ایک ماں کا اٹھارہ سالہ اکلوتا بیٹا تھا باقی لڑکیاں ہیں۔ میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا شہید ہوگیا اور انتہائی صبر ورضا کا ماں باپ نے اظہار کا اور کہا کہ ہم بھی جماعت کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں‘۔

ایک ماں نے کہا مجھے شوق تھا میرے بچے میرا نام روشن کریں اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کو شہادت دی ہے۔ (انصار اللہ نومبر دسمبر 2010ء صفحہ 62)

ایک اور ماں نے کہا میرا بیٹا سب بیٹوں سے اچھا اور خوبیوں کا مالک تھا اور واقعتاً اس لائق تھا کہ وہ اللہ کے حضور قربانی کے لئے پیش کیا جائے۔

(انصار اللہ نومبر دسمبر 2010ء صفحہ 62)

ان ماؤں کے اس عظیم کردار پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’یہ وہ مائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت میں پیدا کی ہیں قربانیوں کی عظیم مثال ہیں ...... اے احمدی ماؤں! اس جذبہ کو اور ان نیک اور پاک جذبات کو اور ان خیالات کو کبھی مرنے نہ دینا۔ جب تک یہ جذبات رہیں گے جب تک یہ پرعزم روحیں رہیں گی کوئی دشمن کبھی جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا‘۔

صابر بیویاں:

’باپ کے شہید ہونے کے بعد اس کے بیٹے کو

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

ماں نے اگلے جمعہ مسجد جمعہ پڑھنے کے لئے بھیج دیا کہ وہیں کھڑے ہو کر جمعہ پڑھنا ہے جہاں تمہارا باپ شہید ہوا تھا تاکہ تمہارے ذہن میں یہ رہے کہ تمہارا باپ ایک عظیم مقصد کے لئے شہید ہوا تھا تاکہ تمہیں یہ احساس رہے کہ موت بھی ہمیں اپنے عظیم مقصد کے حصول سے کبھی خوف زدہ نہیں کرسکتی'۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ جلسہ سالانہ جرمنی 27 جون 2010)

ایک شہید جو ایک فیکٹری میں گارڈ کے طور پر ملازم تھے ان کی اہلیہ سے مرکز کا وفد تعزیت کے لئے گیا تو ان کی اہلیہ نے اظہار تعزیت کے جواب میں جو بات کی وہ اس فکر کا اظہار تھا کہ شہید مرحوم کی چھ سات ایکڑ زمین کی جلد تشخیص کرادی جائے تاکہ وہ اس کی ادائیگی کرسکیں۔

(انصار اللہ نومبر دسمبر 2010ء صفحہ 62)

صابر بیٹی:

ایک شہید کے گھر وفد تعزیت کے لئے گیا جن کی بیوہ کے علاوہ صرف تین بیٹیاں ہیں اور کوئی بیٹا نہیں۔ بیوہ کو تسلی دیتے ہوئے مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی آواز بھرا گئی تو اس وقت شہید کی سب سے چھوٹی بچی جس کی عمر چودہ اور پندرہ سال کے درمیان ہوگی وہ ان کو تسلی دینے اور یہ یقین دلانے کی کوشش کرنے لگی کہ آپ ہماری فکر نہ کریں ہم خدا کی رضا پر راضی ہی نہیں بلکہ خوش ہیں کہ خدا نے ہمارے ابا کو یہ موقع عطا فرمایا کہ انہوں نے خدا کی خاطر جان دی اور اس طرح ہمیں بھی معزز بنا دیا۔

(انصار اللہ نومبر دسمبر 2010ء صفحہ 62)

صابر باپ:

ایک دوست نے حضور کو لکھا:

'میں نے جنازے کے انتظار میں ایک بزرگ سے پوچھا کہ آپ کے کون فوت ہوگئے ہیں۔ فرمایا: میرا بیٹا شہید ہوگیا ہے۔ پھر فرمایا: الحمد للہ خدا کو یہی منظور تھا۔'

'ایک نمازی نے جنازے پر کسی کو مخاطب ہو کر کہا کہ ایک انعام اور ملا کہ شہید باپ کا بیٹا ہوں اور پھر مجھے کہا کہ عزم اور حوصلہ بلند ہیں'۔

'اپنے والدین کے اکلوتے اور نوعمر شہید ولید کے دادا اور نانا بھی شہید ہوئے تھے ان کے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔' میرے والد بھی شہید اور میرا بیٹا بھی شہید ہوگیا۔ میرا بیٹا آگے نکل گیا اور میں پیچھے رہ گیا'۔ (انصار اللہ نومبر دسمبر 2010ء صفحہ 62)

ایک بزرگ نے راقم کے سامنے اپنے جوان داماد کی شہادت پر یہ عجیب بات کی کہ اللہ نے ہمارے حق میں حضور کی دعائیں سن لیں کہ ہم اپنے اچھے انجام کے لئے دعاؤں کی درخواست کیا کرتے تھے اور اس سے اچھا انجام اور کیا ہوگا؟

صابر بیٹے:

'ایک دوست نے کہا کہ میں ربوہ سے گیا تھا ایک نوجوان خادم کے ساتھ مل کر لاشیں اٹھا رہا تھا تو سب سے آخر میں اس نے میرے ساتھ مل کر ایک لاش اٹھائی اور ایمبولینس تک پہنچا دی اور کہنے لگا کہ یہ میرے والد صاحب ہیں اور پھر یہ نہیں کہ اس ایمبولینس کے ساتھ چلا گیا بلکہ واپس مسجد میں چلا گیا اور اپنی ڈیوٹی جو اس کے سپرد تھی اس کام میں مصروف ہوگیا'۔

اپنے والد کی تعزیت کے جواب میں ایک دوست نے کہا۔' آپ کیا کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہید کا بیٹا ہوں مجھے مبارکباد دیں'۔

(انصار اللہ نومبر دسمبر 2010ء صفحہ 62)

صابر بھائی:

دارالذکر میں ایک دوست کو ماڈل ٹاؤن میں اپنے بھائی کی شہادت کی خبر ملی اور کہا گیا کہ فلاں ہسپتال پہنچ جائیں۔ انہوں نے کہا جانے والا اللہ کے حضور حاضر ہو چکا اب شاید میرے خون کی احمدی بھائیوں کو ضرورت پڑ جائے اس لئے میں تو یہیں ٹھہروں گا۔

مجموعی ذکر:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس واقعہ سے اگلے خطبہ جمعہ میں ان صابرین کے اس صبر کا اظہار فرمایا جو ان لوگوں نے اپنے خطوط میں کیا۔ حضور نے فرمایا:

'ان کے قریبی عزیز اس مقام کو پا گئے اس شہادت کو پا گئے ان کے خطوط تھے جو مجھے تسلیاں دے رہے تھے اپنے اس عزیز، اپنے بیٹے، اپنے باپ، اپنے بھائی، اپنے خاوند کی شہادت پر اپنے رب کے حضور صبر اور استقامت کی ایک عظیم داستان رقم کر رہے تھے'۔

پھر فون پر ان کی حضور سے جو باتیں ہوئیں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

'میں نے ہر گھر میں فون کیا تو بچوں، بیویوں، بھائیوں، ماؤں، اور باپوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ خطوط میں تو جذبات چھپ بھی سکتے ہیں لیکن فون پر ان کی پرعزم آوازوں میں یہ پیغام صاف سنائی دے رہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے مومنین کے ایسے ردّعمل کا اظہار بغیر کسی تکلف کے کر رہے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ہم پورے ہوش وحواس اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ادراک کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اللہ کی رضا پر خوش ہیں'۔

8۔ حیرت انگیز اجتماعی ردّعمل

یہ سانحہ اتنا بڑا تھا اور پہنچایا جانے والا نقصان اتنا زیادہ کہ ظاہر بین مخالف گمان کرتے تھے کہ شاید اس وقت جماعت احمدیہ اپنے بارہ دہائیوں سے قائم صبرو ضبط، تحمل، امن پسندی، عفو و درگزر اور ہر ظلم و زیادتی پر صرف اپنے رب کے حضور جھکنے کی اعلیٰ، غیر معمولی اور حیران کن روایت اور کردار کے برخلاف کوئی ردّعمل ظاہر کرے اور پھر وہ اس کو بہانہ بنا کر مزید من مانی کر سکیں۔ مگر افسوس کہ وہ ابھی تک جماعت کے مزاج شناس نہیں۔ یہ احمدی زمین پر ان کی طرح چلتے پھرتے اور انہی برادریوں اور علاقوں سے متعلق ضرور ہیں لیکن اس فرق کے ساتھ کہ یہ خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہونے والے لوگ ہیں اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہو کر ان کے پہاڑ جیسے دل سمندروں کی طرح صبر وضبط سے بھرے ہوئے ہیں اور اس صبر نے ان میں برداشت کی وہ طاقت پیدا کی ہے کہ وہ بڑے سے بڑے نقصان پر انشراح صدر سے یہی کہتے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ (البقرة:157)۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

جماعت نے بحیثیت مجموعی اس بڑے سانحہ پر یہی ردّعمل دکھایا اور سرخرو رہی جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہے کہ

'ہم نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہا اور اپنے معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ ہم نے تو اپنا غم اور اپنا دکھ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا ہے اور اس کی رضا پر راضی اور اس کے فیصلہ کے انتظار میں ہیں'۔

ہاں اس کے ساتھ اس اجتماعی ردّعمل کے تین رُخ اور بھی تھے:

رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ: اس قرآنی ارشاد (فتح:30) کے مطابق مومن ہونے کے ناطے ہر احمدی کا دل دوسرے احمدی کے لئے محبت سے بھرا ہوا ہے۔ یہ سب دل ساتھ ساتھ دھڑکتے ہیں اور ایک کا غم اور درد سب کو غمگین کرتا ہے اور ایک کی خوشی، کامیابی اور ترقی سب کو خوش کرتی ہے۔ یہی محبت ہے کہ بلا کسی گزشتہ جان پہچان کے صرف احمدی ہونے کا تعارف دلوں کو خوشی سے بھر دیتا ہے۔ اتنے بڑے سانحہ پر دنیا بھر میں یہ محبت بھرے دل کس کس طرح تڑپے ہوں گے، آنکھیں بھیگی ہوں گی اور دل روئے ہوں گے؟ اس کا کسی قدر اظہار ان خطوط میں ہوا ہے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام لکھے اور جن کا ذکر حضور نے اس سانحہ سے اگلے جمعہ یوں فرمایا:

'گزشتہ ہفتے میں ہزاروں خطوط معمول کے ہزاروں خطوط سے بڑھ کر مجھے ملے اور تمام کا مضمون ایک محور پر مرکوز تھا۔ جن میں لاہور کے شہداء کی عظیم شہادت پر جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ اپنے احساسات کا اظہار لوگوں نے کیا تھا۔ غم تھا، دکھ تھا، غصہ تھا لیکن فوراً ہی اگلے فقرہ میں وہ غصہ صبر اور دعا میں ڈھل جاتا تھا۔ سب لوگ جو تھے وہ اپنے مسائل بھول گئے۔ یہ خطوط پاکستان سے بھی آرہے ہیں، عرب ممالک سے بھی آرہے ہیں، ہندوستان سے بھی آرہے ہیں، آسٹریلیا اور جزائر سے بھی آرہے ہیں، یورپ سے بھی آرہے ہیں اور امریکہ سے بھی آرہے ہیں، افریقہ سے بھی آرہے ہیں جن میں پاکستانی نژاد احمدیوں کے جذبات ہی نہیں چھلک رہے کہ ان کے ہم قوموں پر ظلم ہوا ہے۔ باہر جو پاکستانی احمدی ہیں ان کے وہاں عزیزوں یا ہم قوموں پر ظلم ہوا ہے۔ بلکہ ہر ملک کا باشندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی بیعت میں آنے کی توفیق دی۔ یوں تڑپ کر اپنے جذبات کا اظہار کر رہا تھا یا کر رہا ہے۔ جس طرح اس کا کوئی انتہائی قریبی، خونی رشتہ میں پرویا ہوا عزیز اس ظلم کا نشانہ بنا ہے'۔

اس موقع پر ربوہ سے مرکزی وفد کی لاہور آمد اور طویل قیام کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر بیرونی ممالک سے بھی وفود آئے اور از خود بہت سے احمدی مختلف جگہوں سے وہاں پہنچے اور شہداء کے لواحقین کا غم بانٹنے کے لئے ان کے گھروں میں گئے۔ بہت سے احباب نے ان جانے والوں کے بارہ میں اخبار الفضل میں مضامین لکھے اور اس طرح ان کی یادوں میں تمام جماعت کو شریک کرلیا۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور محبت کا دریا مسلسل بہہ رہا ہے۔

دست دعا:

ان جانے والوں کے غم اور ان کے پسماندگان کے دکھ نے ہر احمدی کے دل کو مضطرب رکھا اور اپنی اپنی توفیق کے مطابق سب اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے اور ان کے لئے خیر کی دعائیں کیں۔ نیم شب کے یہ گریے بھی اس برادرانہ اخوت کا اظہار تھا جو احباب جماعت ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہیں۔ ان سب نیک تمناؤں اور التجاؤں پر مستزاد وہ دعائیں ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے خطبات میں ان شہداء اور ان کے لواحقین کے لئے کیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

'اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے'۔

'خدا تعالیٰ اپنے پیاروں میں ان کو جگہ دے'۔

'اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹے'۔

'اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں ان کی نسلوں میں بھی جاری رکھے'۔

'اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں اور ان کی نیک خواہشات اپنے بیوی، بچوں اور نسلوں کے لئے قبول فرمائے'۔

شہادت کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کے لئے:

'اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے اور وہ لمبی عمر پانے والے ہوں'۔

لواحقین کے لئے:

'ان کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ جن کے والدین حیات ہیں انہیں بھی ہمت اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی نسلوں کے ایمانوں کو بھی مضبوط رکھے۔ آئندہ نسلیں بھی صبر اور استقامت سے یہ سب دین پر قائم رہنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے'۔

'اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ان کی پریشانیوں، دکھوں اور تکلیفوں کو دور فرمائے اور خود ہی ان کا مداوا کرے۔ انسانی کوشش

جتنی بھی ہو اس میں کسر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو صحیح تسکین کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے تسکین کا سامان پیدا فرمائے اور ان کے بہتر حالات کے سامان پیدا فرمائے‘۔

خدمت:

محبت کا ایک اظہار خدمت ہے۔ اس خدمت کا جو دریا اس سانحہ کے بعد موجزن ہوا وہ حیرت انگیز تھا۔ تین گھنٹے سے زائد محاصرہ ختم ہوتے ہی خدام نے ایک جوش اور جذبے سے زخمیوں کو سنبھالا۔ شہداء کی لاشوں کو اسپتال روانہ کیا اور پھر خود اسپتال میں خون دینے کے لئے جا پہنچے۔ یہ سب ایک منفرد نظارہ تھا۔ 86 جنازوں کی تیاری اور بیشتر کو ربوہ لے جانے کا انتظام۔ اسپتالوں میں داخل سو سے زیادہ زخمیوں کی دیکھ بھال۔ مساجد کی حفاظت کے لئے اضافی ڈیوٹیاں۔ یہ سب کام یکجا ہو گئے تھے۔ احباب جماعت لاہور نے اس خدمت کا حق ادا کر دیا۔ ماہنامہ انصاراللہ کے شہداء لاہور نمبر میں خدمت کی وہ تفصیل شائع ہوئی ہے جو اس موقع پر لاہور کے احمدیوں نے کی۔ اس میں تمام خدام و انصار کے علاوہ بڑی تعداد میں ڈاکٹرز کی خصوصی مدد کا ذکر ہے اور ایک ناصر کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ آخری مریض کے اسپتال چھوڑنے تک یعنی تقریباً دو ماہ سارا سارا دن ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ یہ بے لوث اور ان تھک خدمت محبت کے جذبے کے ساتھ ہی ممکن ہوئی۔

جہاں جماعت احمدیہ لاہور کو خدمت کا یہ موقع ملا وہاں پاکستان اور تمام دنیا کی جماعتوں کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے جاری کردہ ”سیدنا بلال فنڈ“ میں عطیات دے کر اس خدمت میں حصہ لینے کی توفیق ملی اور مل رہی ہے۔

9۔ راہِ عمل

شہادتیں راہِ حق کا لازمہ ہیں۔ جان دینے سے بڑھ کر اور کوئی قربانی نہیں۔ تاہم زندہ رہ کر اس جان کو ہر آن تسلیم و رضا کے ساتھ، نفس کی قربانی دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے احکام تلے گزارنا بھی کم نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

’جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دکھ، درد اور مصیبت کو اٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے“۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 423)

اور یہی وہ راہِ عمل ہے جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شہداء کے ذکر میں کئی بار توجہ دلائی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

’آج ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ اپنے عہدِ بیعت کو نبھاتے ہوئے اپنے اندر وہ انقلابِ عظیم پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مقرب بنیں جو انقلاب زمانے کے منادی ہم میں روحانی طور پر پیدا کرنا چاہتے تھے‘۔

’خدا تعالیٰ کی قربت کے مزید مدارج طے کرنے کی طرف ہر احمدی کو اب مستقل مزاجی سے توجہ کی ضرورت ہے‘۔

’اگر ہم دعاؤں اور استغفار میں اس کا حق ادا کرتے ہوئے جُت گئے اگر ہم نے مسیح محمدی کے ارشادات پر صحیح رنگ میں عمل کیا، وہ تبدیلیاں پیدا کر لیں جو اس زمانے کے امام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی راتوں کو دعاؤں سے سجاتے رہے، استغفار کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے رہے تو یہ مخالفتیں اور ظلم جو درحقیقت جماعت کی بنیادوں کو کمزور کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ یہ جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتیں‘۔ (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ جرمنی 27 جون 2010ء)

’آگے بڑھنے والی قومیں صرف احساس پیدا کرنے کو کافی نہیں سمجھتیں۔ بلکہ ان نیکیوں کو جاری رکھنے کے لئے، پیچھے رہ جانے والا ہر فرد جانے والوں کی خواہشات اور قربانیوں کے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس ہمارا کام ہے اور فرض ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ان قربانیوں کا حق ادا کریں‘۔

’ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے اپنے اندر وہ انقلابِ عظیم پیدا کرنے کی کوشش کرے جو اسے اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے۔ یہی وہ روحانی انقلاب ہے جو زمانے کے منادی ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے‘۔

(پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ 29/2 اکتوبر ماہنامہ انصاراللہ نومبر دسمبر 2010ء صفحہ 9)

ہم زندہ قوم ہیں۔ حادثے، سانحے اور شہادتیں ہمارا زادِ راہ ہیں، منزل نہیں۔ منزل وہی مقامِ عبودیت کا حصول ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت، اس سے لو لگانا، اس پر تکیہ کرنا، اسی کی طرف دیکھنا اور اس سے مانگنا طریق ہے۔ اس راہ سے کامیابی سے گزر کر ہی ہم اس قابل ہو سکتے ہیں کہ آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتباع میں یہ کہہ سکیں کہ ’یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے‘۔ (الانعام: 163)

یہ منزل ہمیں پکارتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل)

احمدی مبلغ کا بلند صبر و استقلال

مکرم شیخ محمود احمد عرفانی صاحب ایک احمدی مبلغ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

امراض و آلام کا شکار مبلّغ

”آج ہم ایسے مبلّغ کا ذکر سُناتے ہیں جو صبر کا لحاظ سے اس زمانہ کا ایوب ہے۔ ۱۹۱۹ء کا واقعہ ہے۔ کہ خاکسار کو ایک مبلغ کے ساتھ تبلیغی سفر کرنا پڑا۔ یہ سفر بہت طویل تھا۔ میں اس وقت ایک ناتجربہ کار نوجوان تھا۔ میرا ساتھی ایک عالم فاضل اور متقی اور باخدا انسان تھا۔ راستہ میں دہلی کے سٹیشن پر میرے ساتھی کو اعصابی دورے شروع ہو گئے۔ مجھ سے اُن کی حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ ان کے پٹھے کھنچ جاتے تھے۔ اور کبھی یہ عصبی درد سر اور گردن اور پٹھوں پر ہوتا۔ اور کبھی جبڑوں کے پٹھوں پر۔ کبھی کندھے اور بازو پر۔ اور کبھی کسی اور جگہ میں۔ میں حیران تھا۔ کہ ایسی حالت میں یہ تبلیغ کیا کریں گے؟

......رات کے دس بجے کے قریب کانپور پہنچے۔ مولانا کو شدید بخار ہو گیا تھا۔ رات کو خان بہادر محمد حسین شاہ صاحب جج کی کوٹھی تلاش کی۔ مگر نہ ملی۔ پریشان ہو کر ایک سرائے میں پناہ گزین ہوئے۔ گرمی کا موسم تھا۔ سرائے کے لوگوں سے اندیشہ تھا۔ کہ چوری نہ کریں۔ اس لئے کمرے کے اندر رات گذاری۔ مچھروں نے بری طرح کاٹا۔ ادھر مولانا کو شدّتِ بخار سے ہوش نہ رہا۔ صبح بمشکل کوٹھی کا پتہ ملا اور ٹانگہ پر وہاں گئے۔

اس بیماری کی حالت میں کوٹھی پر لوگ ملنے آئے۔ ہمارا مبلغ اعصابی دردوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تبلیغ کرتا رہتا۔ کبھی پگڑی سے سر اور منہ کو باندھتا اور کبھی ٹانگوں پر پگڑی باندھتا اور کبھی بازوؤں پر۔

انہی دنوں اہل حدیث کانفرنس کانپور میں ہو رہی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی وہاں موجود تھے اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی تھے۔ کانفرنس میں ثناء اللہ نے ہمارے سلسلے کو چیلنج دیا۔ اور ہمارے مبلغ کا نام لے کر چیلنج دیا۔ میں نے کہا کہ وقت دو تا کہ میں ان کو لے آؤں۔ مولوی ثناء اللہ نے آدھ گھنٹہ کا وقت دیا۔ جو کافی نہ تھا۔ اس دن ٹانگے والوں کی ہڑتال تھی۔ مگر خدا کی قدرت۔ میں جب پنڈال سے نکلا۔ تو ایک یکّہ کھڑا تھا۔ اس سے پیسے پُوچھے۔ تو اس نے آٹھ آنے مانگے۔ میں نے منہ مانگے دام دیئے۔ اور جج صاحب کی کوٹھی پر آیا۔ مولانا کو قصّہ سُنایا۔ وہ اس وقت اعصابی تکلیف میں مبتلا تھے۔ اس وقت بے اختیار ان کے منہ سے نکلا۔ کہ پھر چلیں؟ میں نے کہا ہاں۔ گرم کوٹ کھونٹی سے اتار کر پہن لیا۔ اور اللہ کا نام لے کر یکّے پر بیٹھ گئے۔ اور اعصابی دردوں کی موجودگی میں پنڈال پہنچ گئے۔ آٹھ دس ہزار کا مجمع تھا۔ سامنے سے صفوں کو چیرتے ہوئے سٹیج پر چلے گئے۔ مولانا کو ثناء اللہ نے منگوا کر کرسی دی۔ اور میں پاس سٹیج پر بیٹھ گیا۔ اس غیرت ایمانی سے طبیعت میں ایک ایسی حالت پیدا ہوئی۔ کہ وہ دورہ رک گیا مباحثہ شروع ہوا۔ دو گھنٹہ تک وہ رنگ پیدا ہوا۔ کہ غیر احمدیوں نے ہمارے مبلغ کے ہاتھ چومے۔ اور دعا کی درخواستیں دیں۔

منگلور کی بندرگاہ میں اُترے۔ جہاز سمندر میں دو تین میل دور کھڑا ہوا۔ کشتی کے ذریعہ بندرگاہ تک آنا تھا۔ مولانا کی حالت ایسی تھی۔ کہ نبض گر رہی تھی۔ رنگ زرد اور چہرہ پر پسینہ اور آنکھیں بند تھیں۔ اور مجھے اندیشہ تھا کہ شائد وہ زندہ کنارے تک پہنچ سکیں۔ یا نہ۔ سمندر نے طوفانی رنگ اختیار کر لیا۔ موج پر موج اُٹھنے لگی۔ کشتی موج کی دھار پر پچاس فٹ اُونچی چلی جائے اور کبھی دھاروں کے درمیان نیچے چلی جائے اوپر سے خطرہ محسوس ہوتا کہ دونوں دھاریں مل جائیں گی۔ اور سب مسافر ہمیشہ کی نیند سو جائیں گے۔ میرے قلب کو یہ تسلّی تھی کہ ہم دین کے لئے نکلے ہیں۔ اگر مر گئے تو شہید ہوں گے رنج تھا تو یہ کہ پیغام حق نہ دیا جائے گا۔ اس حالت میں کشتی والوں نے شور مچایا یا بخاری شیئاً لِلّٰہ ہمارے مبلغ کی آنکھیں کھلیں۔ اس کی آنکھوں میں خون اترا۔ اور وہ خون سارے جسم میں دوڑا۔ اس نے کڑک کر کہا۔ کہ یہ کیا بکتے ہو۔ بخاری ہمارے جیسا آدمی تھا۔ کشتی والے سہم گئے مولانا کے منہ سے ایک تیز فوارے کی طرف کلام جاری ہو گیا۔ اور توحید اور پھر رسالت اور احمدیت کا وعظ ہونے لگا۔ چند آدمیوں کے سوا کوئی نہ سمجھتا تھا۔ مگر آپ نے ان پر اتمام حجت کر دی۔ اس حالتِ جوش نے اعصابی دردوں میں کمی کر دی۔ ہم بخیریت کنارے پر پہنچ گئے۔

مولانا کے مرطوب ہوا۔ چاول اور مچھلی ناموافق تھی۔ اب یہاں یہی غذا تھی دورے بڑھ رہے تھے۔ مگر ان دوروں میں تبلیغ جاری رہتی۔ کبھی ہاتھ منہ پر جا پڑتا اور کبھی کندھے پر کئی کئی آدمی دباتے۔ مگر آرام نہ آتا۔ اس حالت میں مباحثات تقریری۔ درس قرآن جاری رہتا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں ان کی تکلیف کا نقشہ کھینچ نہیں سکتا۔ خدا کی آزمائش بڑھی۔ مولانا کے مقعد اور پیشاب کی نالی کے درمیان ایک پھوڑا نکلا۔ ورم سے تکلیف بڑھ گئی۔ بخار دن رات رہنے لگا۔ جب ڈاکٹر نے پھوڑا چیرا۔ تو پیشاب اصلی جگہ کی بجائے اپریشن کی جگہ سے آنے لگا جب پیشاب زخم کی جگہ سے آتا۔ تو چیخ کے ساتھ بیہوش ہو جاتے۔ اس حالت میں بھی جب سننے والا آتا۔ تو لیٹے ہی لیٹے تبلیغ کرنے لگتے۔ اور کہتے۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ پیغام حق دیتے ہوئے جان نکلے۔

پہلے اعصابی دورے تھے۔ پھر بخار ہوا۔ پھر یہ بیماری اب انفلوئنزا ہو گیا۔ کئی کئی گھنٹہ بیہوشی رہتی۔ مگر جب افاقہ ہوتا۔ تو لوگوں کو جمع کر کے سلسلہ کا پیغام دیتے۔ قرآن کریم کا درس دیتے۔ اس تکلیف میں چھ ماہ کا لمبا عرصہ گذر گیا۔ مگر ایک منٹ کے لئے بھی ناشکری نہ کی۔ اور نہ سلسلہ کی تبلیغ کو چھوڑا۔ ان کا صبر ایوبؑ کا صبر تھا۔ انہوں نے یہ بے نظیر نمونہ تبلیغ میں قائم کیا۔ باوجود شدّتِ امراض کے بھی تبلیغ نہ چھوڑی۔

یہ جانباز بہادر مبلغ ہمارے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین۔“ (الحکم بابت ۷/ستمبر ۱۹۲۴ء)

قوت مدافعت

ڈاکٹر عبدالماجد سہارنپوری۔ نوراسپتال قادیان

قوت مدافعت (Immunity)

ہر لمحہ بذریعہ ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں، پانی جو ہم پیتے ہیں، کھانا جو ہم کھاتے ہیں، کوئی کیڑا جو ہمیں کاٹتا ہے یا ہماری جلد پر کوئی کٹ ہو ان تمام کے ذریعہ لاکھوں موذی اور مہین جراثیم، وائرس اور زہریلے مادے ہمارے جسم میں داخل ہوتے رہتے ہیں جو کہ انفیکشن پیدا کرکے ہمارے جسم کو بیمار کرنے کرنیکی بے حساب طاقت رکھتے ہیں۔ تاہم ہم ہمیشہ بیمار نہیں پڑتے اور نہ ہی انفیکشن قبول کرتے ہیں کیونکہ ہمارے جسم میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک حیرت انگیز طاقت ہوتی ہے جو ان سب سے ہماری حفاظت کرتی ہے۔ اسی طاقت کو قوت مدافعت کہتے ہیں۔

قوت مدافعت کی اقسام:۔

انسانوں میں تین طرح کی قوت مدافعت پائی جاتی ہے۔

ا۔ پیدائشی قوت مدافعت:۔

یہ ایک عام دفاعی طاقت ہے جو ہمارے جسم میں پیدائشی طور پر موجود رہتی ہے۔ اس میں جسم کی باہری روکاوٹ مثلاً جلد۔ خلیات اور بلغمی جھلیاں جو کہ ناک، گلے اور آنتوں پر استر Lining کی طرح موجود رہتی۔ شامل ہیں۔ جو حملہ آور جراثیم۔ وائرس یا پیراسائٹس کو مار کر برباد کردیتے ہیں۔ جلد موٹے طور پر جسم کا دفاع کرتی ہے، جھلیاں اپنے بلغمی رساؤ سے موذی جراثیم کو بہالے جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ خلیات مثلاً Basophils, Neutrophils, Eosinophils اور قدرتی طور پر مارڈالنے والے خلیات ہیں جو ہر وقت اپنے عمل میں مصروف رہتی ہیں

۲۔ اختیار کردہ قوت مدافعت:۔

یہ ایک دوسری طرح کی دفاعی طاقت ہے۔ یہ ہماری تمام زندگی میں از خود حسب ضرورت پیدا ہو کر ترقی کرتی رہتی ہے۔ جیسے بیماریوں یا بیماروں کے بیچ رہنے یا مدافعتی ٹیکے جو کہ آجکل بیماریوں کے خلاف بیمار ہونے سے قبل احتیاطی تدابیر کے طور پر لگائے جاتے ہیں۔ قوت مدافعت کی یہ قسم مخصوص جراثیم یا وائرس کے لئے ہوتی ہے۔ جیسے Lymphocytes

انفعالی قوت مدافعت:۔

یہ ایک تیسری طرح کی دفاعی طاقت ہے جو دوسرے ذرائع سے بطور ادھار لی جاتی ہے یہ جلد ہی ختم بھی ہوجاتی ہے مثلاً ماں کے پستان میں موجود Antibodies جو بچے کو عارضی قوت مدافعت بخشتی ہے۔ اسی طرح Gammaglobulin جو کہ جگر کے متورم ہونے یا ہیپاٹائٹس میں دیا جاتا ہے اور Tetanus Antitoxin۔

نظام قوت مدافعت:۔

طاقتور موذی اور مہین نامیاتی جسموں کے خلاف قوت مدافعت مہیا کرنے کے لئے ہمارے جسم میں ایک پیچیدہ نظام کام کرتا ہے جس کو ہم نظام قوت مدافعت کہتے ہیں۔ یہ نظام مخصوص خلیات، Tissues اور اعضاء سے بنتا ہے یہ سب مل کر ایک بہت اچھے ارتباط میں کام کرتے ہیں۔ جو اعضاء اس نظام کو بناتے ہیں Lymphoid Organ کہلاتے ہیں۔ ان میں Thymus تلی اور ہڈی کے درمیان والا حرام مغز۔ یہ سب تمام جسم میں پائے جانے والے ایک طرح کے جھنڈ ہیں۔ شروعاتی طور پر یہ غدود یا Lymph Node کی شکل میں ہوتے ہیں جو کہ خون کے سفید ذرات (Leucocytes) کا گھر ہوتے ہیں۔ یہ Leucocytes اس مدافعتی نظام کا حصہ ہیں۔ یہ مختلف قسم کے ہوتے ہیں جیسے Monocytes, Basophils, Neutrophils, Eosinophils Lymphocytes وغیرہ۔ اس کے علاوہ مختلف کیمیکلز اور ہارمونز بھی شامل رہتے ہیں جو تمام جسم میں lymph اور خون کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔ اور بیماری پیدا کرنے والے خوردبینی جانداروں کو خاموشی کے ساتھ برباد کرتے رہتے ہیں۔

نظام قوت مدافعت کا طریقہ کار:۔

ہمارا نظام قوت مدافعت چوبیس گھنٹے انتہائی خاموشی کے ساتھ مصروف بہ عمل رہتا ہے اور اس طرف ہماری توجہ بھی نہیں جاتی اس کی طرف ہماری توجہ جب جاتی ہے جب کسی سائڈ ایفیکٹ کے ہونے پر یہ فیل ہو جاتا ہے۔ یا اس سائڈ ایفیکٹ کو ہم دیکھ سکیں یا محسوس کر سکیں۔ نزلہ وزکام دراصل ہمارے نظام مدافعت کی خراب ترین علامات ہیں۔ اس میں ہمیں بخار ہوجاتا ہے۔ جو کہ اس بات کی علامت ہے کہ ہمارا نظام قوت مدافعت اب وائرس سے لڑنے کے لئے فعال یعنی مصروف بہ عمل ہے بخار اپنے آپ میں کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ اس بات کا اشارہ ہے کہ کوئی دشمن جراثیم یا وائرس جسم میں داخل ہوگیا ہے۔ جس سے جسم کے مدافعتی نظام نے اپنا درجہ حرارت بڑھا لیا ہے کیونکہ اونچے درجہ حرارت پر اس مدافعتی نظام کے خلیات بہتر کام کرتے ہیں ساتھ ہی جراثیم اتنے اونچے درجہ حرارت پر اپنی نسل کی افزائش کرنے سے بھی قاصر ہوجاتے ہیں۔ اس طرح دوہری طاقت سے حملہ آور پر دھاوا بولا جاتا ہے۔ اعضاء یا ہماری Sinuses میں سوجن کا مطلب بھی یہی ہے کہ مدافعتی خلیات کی فوج جراثیم سے لڑ رہی ہے۔ اور بہتی ہوئی ناک بلغم کے سہارے جراثیم /وائرس کو باہر پھینکتی رہتی ہے۔ اسی لئے ہم اپنی زندگی متعدد بار یہ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ جب سینے میں انفیکشن ہوتا ہے تو گلے کے غدود یعنی Tonsils متورم ہوجاتے ہیں اسی طرح ٹانگ میں چوٹ یا زخم ہونے پر جانگھ کے غدود، ہاتھ میں چوٹ یا زخم ہونے پر بغل کے غدود اور سر میں چوٹ یا انفیکشن ہونے کی صورت میں گردن کے غدود سوج جاتے ہیں۔ نظام قوت مدافعت کے نقطہ نگاہ سے سوجن ایک مفید علامت ہے۔ یہ اعضاء اپنے اندر مزید خون اکٹھا کرتے ہیں جس سے رگوں کی دیواریں پھیلتی ہیں اور دفاعی خلیات کو انفیکشن تک جانے کا کھلا راستہ مہیا ہوتا ہے۔ مختلف قسم کے خون کے سفید ذرات ہمارے جسم کو دشمن جراثیم یا Antigen سے محفوظ رکھنے کے لئے مخصوص عمل کرتے رہتے ہیں۔

ہمیں infection کیسے لگتا ہے؟

بیشتر وائرس صحت مند جسم میں افزائش نسل نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارا دفاعی نظام اسے فوراً ہڑپ کر لیتا ہے۔ اگر ہمارا نظام قوت مدافعت خرابی صحت کی وجہ سے کمزور ہے یا کسی غذائیت کی کمی ہے تو نقصان دہ مہین جراثیم یا وائرس کے رابطہ میں آنے پر ہم بیمار پڑسکتے ہیں۔

ہمارا نظام قوت مدافعت درج ذیل وجوہات سے کمزور پڑ سکتا ہے۔ کمزور بدن۔ انتہائی ذہنی تناؤ۔ Allergens and Chemicals میں کھلے طور پر رہنا۔ چستی پیدا کرنے والی ضرورت سے زیادہ اشیاء جیسے کیفین، چینی، الکحل، سگریٹ نوشی، نیند کی کمی، غیر متوازن بلڈ شوگر، ادویات، غذا کی کمی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ناقص غذا لینے والے لوگوں کو بیمار پڑنے کا خدشہ زیادہ رہتا ہے۔

Infection سے بچنے کے طریقے:۔

ا۔ اپنے اطراف کے ماحول کو صاف اور ستھرا رکھیں۔ ماحول کی آلودگی، کوڑا کرکٹ اور گندا پانی مہین جراثیم کی افزائش نسل کی ایک موضوع جگہ ہوتی ہے۔

۲۔ ہاتھوں کی صفائی کا خاص دھیان رکھیں۔ نقصان دہ Germs ایک سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ عمل بذریعہ سطح چھونا، جیسے دروازے کی گھنڈی۔ ٹیلیفون۔ یا ہاتھ ملانا ہے۔ ہمارے ہاتھ ایک بار آلودہ ہونے پر وائرس کو جسم میں داخل کرنے کی وجہ بن جاتے ہیں اور وائرس منہ، ناک اور آنکھوں سے جسم میں با آسانی داخل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ایسا ہونے پر بار بار گرم پانی یا anti bacterial صابن سے ہاتھ دھونے چاہئے۔

۳۔ زہریلے مادوں کے رابطہ سے بچیں جلد کی حفاظت کے لئے صفائی کرتے وقت دستانوں کا استعمال کریں۔ کلینز اور بلیچ کے بخارات سے بچیں۔ برتنوں وغیرہ کو تب تک کھنگالیں جب تک یہ یقین نہ ہوجائے کہ ڈش واشنگ گھول کا کوئی عنصر باقی نہیں رہ گیا ہے۔

۴۔ سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں۔

۵۔ ذہنی تناؤ کو ختم کرکے خوشی اور سکون سے رہیں۔ تناؤ سے ھارمون کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس سے قوت مدافعت متاثر ہوتی ہے نتیجتاً صحت میں گراوٹ آنا شروع ہوجاتی ہے۔

۶۔ پابندی سے کسرت کریں۔ کسرت سے زہریلے مادے جل کر برباد ہوجاتے ہیں نیز غدودی نظام چست درست ہوتا ہے۔ ہلکی کسرت یا سیر کرنے سے قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۷۔ مکمل نیند لیں جسم نیند کے دوران صحت کی بحالی اور اپنی مرمت خود کرتا ہے۔ کم نیند سے قوت مدافعت پر منفی اثر پڑتا ہے۔

۸۔ اپنی دفاعی نظام کو درست رکھنے کے لئے متوازن غذا لینا بہت ضروری ہے۔ سبزی خوروں کی روزانہ خوراک میں دودھ۔ پنیر اور سویا بین ضرور ہوں۔ اسی طرح گوشت خوروں کی خوراک میں انڈے کی سفیدی۔ مچھلی اور غیر متچرب گوشت کم از کم ہفتہ میں تین بار ضرور ہوں۔

۹۔ ہر طرح کے رنگوں کے پھل اور سبزیاں استعمال کریں۔ رنگین پھلوں میں Anti Oxidant پائے جاتے ہیں جو جسم میں گھوم رہے Free Radicals کو نگل کر جسم کو کینسر جیسی خطرناک بیماری سے محفوظ کرتے ہیں۔

۱۰۔ میووں اور بیجوں کا بھی استعمال کریں۔ بادام کدو اور سورج مکھی کے بیجوں میں میگنیشیم، کیلشیم اور زنک زیادہ ہوتے ہیں۔

۱۱۔ جن کھانوں میں کیمیکلز۔ کیڑے مار دوا کا اثر۔ کھانا محفوظ کرنے والے مادے۔ رنگ چڑھانے والے ایجنٹ یا پروسیسنگ ایجنٹ ہوں ان سے پرہیز کریں۔ یہ سب جسم میں Free Radical پیدا کرکے کینسر کا باعث بن سکتے ہیں۔

۱۲۔ تلے اور بھنے ہوئے کھانے بھی Free Radicals کا موجب بنتے ہیں۔

۱۳۔ چینی کا زیادہ استعمال دفاعی نظام کو ۱۵ گھنٹوں تک مفلوج کردیتا ہے۔

۱۴۔ چائے۔ کافی۔ تمباکو اور نشیلی چیزوں کا استعمال دفاعی نظام پر فالتو دباؤ ڈالتا ہے۔

☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

گول مول اعتراضات کے سیدھے سادے جوابات

نویدالفتح شاہد مربی سلسلہ۔حیدرآباد

......قسط دوم (آخری)......

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

5/نومبر 2010ء کے روزنامہ منصف میں جو جھوٹ کا پلندہ شائع ہوا وہ ہم نے دیکھا اور اسکا عنوان وہی تھا جو کہ 29/اکتوبر 2010ء کے پرچے کا تھا یعنی ''قادیانیت سے اسلام تک'' دراصل اس مضمون میں لال حسین اختر صاحب کی ژولیدہ بیانی کو دوبارہ متین خالد صاحب نے نہایت حاسدانہ انداز میں جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے جماعت احمدیہ اور بانیٔ جماعت احمدیہ کے بیان کیا ہے۔ لال حسین اختر صاحب کے صریح جھوٹ کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آخرت کا کوئی خیال نہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے الفاظ میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ:-

نفسِ تو فربہ روحِ تو خستہ
ہمہ ابوابِ السمابستہ

باوجود حضرت مرزا صاحب کی صداقت کو بین طور پر دیکھنے کے اپنے فربہ نفس کو از خود مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ جھوٹ بولیں اور لکھیں۔ پورے کا پورا اخبار جھوٹ کے سہارے سے اپنا خوراک مہیا کر رہا ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تائیداتِ الٰہیہ کو اپنی صداقت کے طور پر پیش کیا۔ آپ علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ:-

''خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا۔ اور اسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بَس نہیں کرے گا۔ جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا۔ اور اس تمام کاروبار کا نام و نشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا ہے کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے۔ اور اس قدر نشان ظاہر ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کرکے ہلاک ہو گئے۔ اے بندگان خدا! کچھ تو سوچو! کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے۔''
(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ:118)

ایک طرف اللہ تعالیٰ کے فضل کو دیکھیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی پیاری جماعت کے ساتھ وابستہ ہے اور کامل وفا کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف دیکھیں کہ غیظ و غضب سے یہ لوگ مخالفت کرتے ہوئے سب وشتم پر اتر آتے ہیں۔ اور جس طرح چور مچائے شور مثل مشہور ہے تمام اپنے کردار کو احمدیوں کے نام کرتے ہوئے مزید پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ لال حسین اختر صاحب نے یہی طرزِ عمل اختیار کیا ہے۔ اور عوام کالانعام کو جعل سازی کے ساتھ اپنے دام میں پھنسانا چاہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ:-

''میری تقریروں اور مناظروں کی کامیابی سے متاثر ہو کر مرزائیوں کے ایک وفد نے مجھ سے میرے مکان پر ملاقات کی اور مجھے کہا کہ آپنے اپنی تحقیق کی بناء پر ''احمدیت'' ترک کر دی ہے۔ آپکے موجودہ عقائد کے متعلق ہم آپ سے کچھ نہیں کہتے۔ ہم یہ کہنے آئے ہیں کہ آپ کی تقریریں اور مناظرے ہمارے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ ہمیں علم ہے کہ سوائے تقریروں اور مناظروں کے، آپکی مالی آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ جماعت احمدیہ آپکو پندرہ ہزار روپے کی پیشکش کرتی ہے۔ آپ ہم سے یہ رقم لے لیں۔ اس سے جنرل مرچنٹ یا کپڑے کا کاروبار شروع کر لیں اور ہمیں اسٹامپ لکھ دیں کہ میں پندرہ سال تک احمدیت کے خلاف نہ کوئی تقریر کروں گا اور نہ ہی کوئی تحریر یا بیان شائع کروں گا۔ اگر اس معاہدہ کی خلاف ورزی کروں تو جماعت احمدیہ کو تیس ہزار روپیہ ہرجانہ ادا کروں گا۔ یہ بھی کہا کہ احمدیت کی تردید کوئی ایسا فرض نہیں جس کے بغیر آپ مسلمان نہیں رہ سکتے...''

اب ہم لال حسین اختر صاحب کے ہمنوا متین خالد صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ اگر احمدیوں کو آپ لوگوں کے علماء کی تقریروں اور مناظروں سے خوف و خطر ہے اور تھا اور وہ ناقابل برداشت ہیں اور تھے تو پھر کیوں احمدیوں کو پاکستان میں تبلیغ کرنے سے روکا گیا۔ اذان دینے سے روکا گیا۔ السلام علیکم کا تحفہ پیش کرنے سے روکا گیا۔ جلسہ منانے سے روکا گیا۔ سینکڑوں احمدیوں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر اسیر بنایا گیا۔ ماؤں کے سامنے بچوں کو شہید کیا گیا۔ بچوں کے سامنے ماں باپ کو ظلم کا شکار بنایا گیا۔ تمام احمدیوں کو نہ صرف پاکستان میں بلکہ ہندوستان و دیگر ممالک میں بھی اذیتوں کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ اور تو اور صدہا احمدیوں کو اب تک نہایت سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ اور بے شمار احمدی مساجد کو منہدم کر دیا گیا۔ مساجد سے کلمۂ طیبہ کو مٹایا گیا۔ آئے دن کھلے طور پر احمدیوں کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اِسی طرح بانیٔ جماعت احمدیہ کو دشنام دہی سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور سو سال سے زائد عرصہ سے جماعتِ احمدیہ پر مخالفت کا ظلم ڈھایا جا رہا ہے۔ اگر احمدیوں کو ہر جگہ شکست ہے تو آپ لوگ بوکھلا کیوں رہے ہو؟ غیظ و غضب میں کیوں مبتلا ہو؟

اے نادانو! کیا فاتح حسد کرتا ہے اور جل کر کباب ہوتا ہے اور غیظ و غضب میں آکر تمام ناجائز حرکات کرتا ہے اور خاص طور پر دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ سے کام لیتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ کیوں کہ اُسے ہمیشہ ہمیش قرآن یاد رہتا ہے کہ جس کی تعلیم صاف و شفاف چشمے کی طرح ہے کہ:

لا اکراہ فی الدین یعنی'' دین میں کوئی جبر نہیں یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی۔ پس جو کوئی شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ انکو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ انکو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔''

اب قارئین پر قرآنِ کریم کی ان دو آیات سے جماعت احمدیہ کا طرزِ عمل اور مخالفین جماعت احمدیہ کا طرزِ عمل روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا ہوگا۔ کیا مخالفین اور ان کے ہمنواؤں کو یہ دکھائی نہیں دے رہا کہ آج تک جتنے بھی احمدی ہوئے ہیں وہ بلا جبر و اکراہ ہوئے ہیں۔ اور دین کے معاملہ میں ان سے کوئی زبردستی نہیں کی گئی۔ ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ لال حسین صاحب کے ساتھ اگر جبر کیا جاتا تو وہ ضرور اپنا دین بدل دیتے۔ کیا احمدیوں کی شہادت سے یہ بات واضح نہیں ہے کہ وہ ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑے ہوئے ہیں۔ جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ کیا 28/مئی بروز جمعۃ المبارک 2010ء کو لاہور کی دو احمدیہ مساجد میں نمازیوں پر جو دہشتگردانہ حملہ ہوا اور 86 احمدیوں کی اجتماعی شہادتیں ہوئیں اس سے مترشح نہیں ہوتا کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح قربانی کرنے والے ہیں۔ اور باوجود ظلم و بربریت کے اپنا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے والے ہیں۔ کیوں کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ'' اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔'' نیز ہمارے مخالفین کے بارہ میں خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ'' اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔''

پھر لال حسین اختر صاحب نے یہ بھی لکھا کہ:-

''میں نے ان کے اس جارحانہ چیلنج کی پرواہ نہ کی۔ حسب سابق اپنے تبلیغی سفروں، تقریروں اور مناظروں میں منہمک رہا۔ مرزائیوں نے اپنی سوچی سمجھی اسکیم کے مطابق یکے بعد دیگرے ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے مناظرہ میں اور ڈلہوزی کے جلسے کے ایام میں مجھ پر دوبار قاتلانہ حملے کئے۔ ڈیرہ بابا نانک کے حملہ میں مجھے زخم آیا۔ ایک مرزائی نے صاف الفاظ میں مجھے کہا کہ یاد رکھو ہم تمہیں قتل کرا دیں گے۔ خواہ ہمارا پچاس ہزار روپیہ خرچ ہو۔ میں نے اسے جواب دیا کہ میرا عقیدہ ہے کہ شہادت سے بہتر کوئی موت نہیں۔''

اب دوبارہ ہم لال حسین اختر صاحب کے مرید نہ صرف متین خالد صاحب سے بلکہ تمام ان کے ہم خیال مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ دکھائیں تو صحیح کہ آج تک کتنے غیر احمدیوں کو احمدیوں نے ظلم و تشدد کا شکار بناتے ہوئے محض اس بات پر کہ وہ کیوں احمدیوں کے مخالف ہیں شہید کیا۔ جماعت احمدیہ کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ اس نے نہ کسی پر ظلم کیا نہ کسی کو قتل کیا بلکہ خود غیر احمدیوں نے نہایت ظالمانہ اور سفاکانہ طور پر احمدیوں کو شہید کیا۔ اور سو سال سے زائد عرصہ ہو گیا کہ وہ ظلم پر ظلم کرتے آرہے ہیں اور ہم برداشت کرتے چلے آرہے ہیں۔ صرف اس بات پر کہ ہمارا کلمہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

''احمدیوں کو کیوں ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے؟ صرف اس بات پر یہ ظلم ہو رہا ہے کہ تم لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حقیقی معنی کو چھوڑ کر ان معنوں کی پیروی کرو جن سے اللہ اور اس کے رسول کی تحقیر اور توہین ہوتی ہے۔ احمدی اپنی گردنیں تو کٹوا سکتے ہیں لیکن کبھی اللہ اور اسکے رسولؐ کے نام کی تحقیر اور توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ کبھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام افضل الرسل اور خاتم النبین پر آنچ نہیں آنے دے سکتے۔ ہم کہتے ہیں: لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کا مطلب ہے کہ ہمارا خدا ازل سے معبودِ حقیقی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ہم کہتے ہیں ہمارے معبود حقیقی کی تمام صفات کا اظہار جیسے پہلے ہوتا تھا آج بھی ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ جس طرح پہلے وہ بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح کے لئے وحی و الہام کرکے اپنے خاص بندے بھیجتا تھا اس زمانے میں بھی اس نے بھیجا ہے۔ لیکن جیسا کہ اس کی سنت رہی ہے کبھی شرعی نبی بھیجتا رہا، کبھی غیر شرعی نبی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآنِ کریم کے نازل ہونے کے بعد اس نے شریعت کامل کر دی اور قیامت تک ہر زمانے کے انسان کی ضروریات کے لئے اس نے کامل اور مکمل تعلیم اتاری۔ لیکن اس کامل تعلیم کے سمجھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پیروی کرنے والے سے اب بھی اللہ تعالیٰ مکالمہ مخاطبہ کرکے اسے نبوت کے مقام تک پہنچا سکتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس نے پہنچایا۔ اس نے یہ مقام عطا فرمایا تا کہ اس تعلیم کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

اُتری، جسے مرورِ زمانہ کے ساتھ دنیا بھول رہی تھی، دوبارہ دنیا پر روشن کرے۔'' (عاشقانِ رسول ﷺ کو دردمندانہ نصیحت، صفحہ:3-4، شائع کردہ نظارت نشرو اشاعت)

اب لعل حسین صاحب کے خود تراشیدہ خواب کے اس حصے کو بیان کران خطا نہ ہوگا جس میں انہوں نے بذریعہ خواب یہ دیکھا کہ کسی نے ان کو جہنم سے بچایا اور بتایا کہ مرزا صاحب جھوٹے نبی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ

''یہ غلام احمد قادیانی ہے خود جہنم کو جارہا ہے اور تمہیں بھی وہیں لے جا رہا ہے میں نے کہا دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو جان بوجھ کر جہنم میں جائے اور دوسروں کو بھی جہنم میں لے جائے انہوں نے کہا کہ مسلیمہ کذاب کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا اس نے نبوت کا جھوٹا دعوٰی کر کے عمداً جہنم کا راستہ اختیار نہ کیا تھا؟

اصل بات یہ ہے کہ اعتراض کرنے والے کو نبی کے لفظ کا مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے اعتراض کا موقعہ ملا۔ نبی دراصل عربی زبان کا لفظ ہے جو کہ نبا سے نکلا ہے نبا کے معنی خبر کے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے خبر پا کر تمام لوگوں پر ظاہر کرے گا اس کو نبی کہیں گے۔ یعنی کثرت سے وحی و الہام جس شخص پر ہوتا ہے وہ نبی کہلاتا ہے۔ یہ بات واضح ہو کہ نبی پر امور غیبیہ کھولے جاتے ہیں جیسا کہ حضرت مرزا صاحب پر کھولے گئے اور اللہ تعالیٰ اس بات کی تصدیق قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

...فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًاo اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ... (الجن:27-28)

یعنی خدا تعالیٰ سوائے اپنے رسول کے کسی پر غیب کی باتوں کو ظاہر نہیں کرتا۔

نبوت کی تعریف کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

''جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر اُمۃ اُخرجت لِلنّاسِ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہؐ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپکی قوتِ قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔'' (الوصیت صفحہ:14، الناشر: نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان، سنِ اشاعت فروری 1981ء)

پھر لال حسین صاحب لکھتے ہیں:-

''اسلام اور مرزا صاحب قادیانی کے عقائد میں بعد المشرقین ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے معجون مرکب عقائد کی تائید کے لئے خواہشات نفسانی سے ایسے خلاف شریعت الہام گھڑ لئے تھے جنہیں اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔'' اس جگہ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام اور حضرت مرزا صاحب کے عقائد میں ہرگز ہرگز بعد المشرقین نہیں ہے۔ کیوں کہ حضرت مرزا صاحب ارکانِ اسلام کے پابند اور ارکان ایمان پر سو جان سے نثار تھے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ اپنے عقائد کے متعلق فرماتے ہیں:-

''ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دِل سے ہیں خدام ختم المرسلینؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اِس راہ پر قربان ہے
دے چکے دِل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فِدا
(ازالۂ اوہام)

لال حسین اختر صاحب کا لکھنا کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے معجون مرکب عقائد کی تائید کے لئے خواہشاتِ نفسانی سے ایسے خلاف شریعت الہام گھڑ لئے تھے جنہیں اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ حضرت مرزا صاحب کے عقائد کو معجون مرکب عقائد کہہ رہے ہو تو ثابت تو کر کے دکھلاؤ کہ آپؑ نے اسلام سے ہٹ کر کیا دعوٰی کیا اور کیا عقائد دنیا کے سامنے پیش کئے۔ یہ لوگ تو وہ خود شریعت کا علم نہیں رکھتے وگرنہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو خلاف شریعت الہام کیوں ٹھہراتے۔ ہم تمام مخالفین کو ایک کسوٹی بتاتے ہیں جو کہ قرآن نے بیان فرمائی ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ۔ (الحاقه:45-47)

اللہ تعالیٰ اس آیت میں ہمارے پیارے آقا نبیوں کے سردار ختم المرسلین فخر الانبیاء خیر الرسل وخاتم النبیّین ﷺ کے متعلق تو یہ کہہ رہا ہے کہ اگر یہ کوئی جھوٹا الہام بنا کر میری طرف منسوب کرتا (یعنی یہ کہتا کہ یہ الہام مجھے خدا کی طرف سے ہوا ہے) تو ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

یہاں پر ذرا ٹھہر کر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ اتنی غیرت تو رکھتا ہے کہ اپنے سب سے پیارے بندے کو یہ کہے کہ وہ اگر اسکی طرف جھوٹا الہام منسوب کریگا تو اس کو قتل کر ڈالے گا مگر دوسروں کے لئے نعوذ باللہ یہ غیرت ختم ہو جاتی ہے۔ اور جو چاہے جتنا جھوٹا الہام اُسکی طرف منسوب کرے۔ مزید براں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب اربعین نمبر اوّل میں 500 روپے کا انعام ان لوگوں کے لئے مقرر کر دیا کہ جو یہ ثابت کر دیں کہ کوئی جھوٹا الہام کا مدعی 23 سال تک زندہ رہا ہو۔ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم 23 سال تک بعد الہام کے دعوٰی کے زندہ رہے اور آپؐ نے وفات نہیں پائی اس لئے اہلِ عقل کے لئے یہ امر چلینج ٹھہر گیا۔ مگر کوئی بھی آج تک یہ امر ثابت نہیں کر سکا۔

پھر لال حسین اختر صاحب نے یہ بھی لکھا کہ:-

''اِنہیں خلافِ قرآن و حدیث الہامات کے صدقے میں محدثیت، مجددیت، مہدویت، مسیحیت، محمدیت، کرشنیت، جے سنگھیت، ظلمیت، بروزیت، نبوت وغیرہ کے دعوے کر بیٹھے۔''

اس جگہ یاد رہے کہ حضرت مرزا صاحب نے عین قرآن وحدیث کے مطابق الہامات کی بنا پر اپنے دعوے کو پیش کیا اور بڑی وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف ان الہامات کو منسوب کیا۔ چنانچہ آپ ازخود تحریر فرماتے ہیں کہ:-

''یہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ میری طرف سے نہیں ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ:104)

معاند احمدیت نے صریح جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ پر جے سنگھیت کے دعوے کا الزام لگایا ہے۔ جبکہ یہ تو اپ کا ایک الہام تھا، جو یہ تھا کہ جئے سنگھ بہادر یعنی خدا کے طاقت ور شیر کو فتح نصیب ہوگی۔

لعل حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظلمیت کے دعوے کا جو الزام لگایا ہے اس سے ان کی اپنی جہالت کا اندازہ ہو جاتا ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوٰی ظلی طور پر نبی ہونے کا ہے۔ اب لعل حسین صاحب کو چونکہ ظلی کے معنی نہیں پتہ تھے اس لئے موصوف نے سوچا کہ ہو نہ ہو یہ ظلمیت ہی ہوگا عجیب بات ہے کہ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلم کے تمام دعاوی اور عقائد پر گہری نظر رکھنے کا دعوٰی ہے اور دوسری طرف ظلی نبوت کے دعوے کو آپ ظلمیت قرار دیتے ہیں۔ یہ ہے جماعت احمدیہ کے مخالف علم سے بے بہرہ مولویوں کا مبلغ العلم۔

معترض صاحب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ مرزا صاحب نے خدا کے بیٹے ہونے کا دعوٰی کیا اور خدا ہونے کا دعوٰی کیا۔ نیز اپنے پیدا ہونے والے بیٹے کی مثال اللہ تعالیٰ سے دی وغیرہ وغیرہ یہ ساری باتیں خرافات ہیں اور معترض صاحب کو بعض الہامات کی حقیقت سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے نیز قلتِ تدبر کی وجہ سے ہیں۔ اے کاش کہ وہ غور وخوض کرتے؟

اسی طرح معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جو آپ علیہ السلام نے موعود بیٹے کے تعلق سے کی تھی پر بھی اعتراض کیا ہے۔ چنانچہ پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں کہ:-

فرزند دلبند گرامی ارجمند یعنی میرا پیارا بیٹا بہت مکرم اور قابلِ احترام ہوگا۔

ہم تو اس الہام کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسوئی مانتے ہیں۔ اور تمام دنیا ازخود گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے حق میں کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

نیز آگے چل کر اس الہام پر بھی اعتراض کیا کہ:

مظھر الاوّل والآخر مظھر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ اس کا ترجمہ وہ یہ کرتے ہیں کہ:-

''اوّل وآخر کا مظہر ہوگا اور وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اترے گا۔''

اس ترجمہ کو پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:-

''مرزا صاحب کے اسی قسم کے عقائد باطلہ تھے جن کی بناء پر علمائے اسلام نے مرزا پر کفر کا فتوٰی لگایا۔''

قارئین کے استفادہ کے لئے ہم قرآن کی صرف دو آیات پیش کرتے ہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔

(۱) فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی۔ وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌo (الانفال:18)

یعنی ''پس تو نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ ہے جس نے انہیں قتل کیا ہے اور (اے محمد!) جب تو نے (ان کی طرف کنکر) پھینکے تو تو نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ ہے جس نے پھینکے۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ وہ اپنی طرف سے مومنوں کو ایک اچھی آزمائش میں مبتلا کرے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔''

(۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ۔ یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ۔ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ۔ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهُ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًاo (الفتح:11)

یعنی ''یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اُس نے اللہ سے باندھا، تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔''

ان مندرجہ بالا دو آیات میں معترض کے لئے غور طلب بات ہے کہ کنکر پھینکے والا اللہ تھا یا پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے۔ نیز بیعت لینے والے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے یا اللہ تعالیٰ تھا۔ عوام کو بیوقوف

بنانے سے قبل خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہیئے۔ جو کہ علیم بذات الصدور اور علیم الخبیر ہے۔

پھر معترض نے لکھا کہ:-

’’اس وقت ہم اپنی طرف سے ان اقوال پر زیادہ جرح اور تنقید نہیں کرنا چاہتے بلکہ مرزا صاحب کے دعاوی اور عقائد انہیں کے الفاظ میں ناظرین تک پہنچا دیتے ہیں۔‘‘

اب ہم ناظرین پر یہ امر ثابت کر دیتے ہیں کہ معترض نے نہایت بددیانتی سے کام لیا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی کتب کا حوالہ بھی اپنی طرف سے دیتے ہوئے کتاب کا نام بھی خود اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ نیز حوالہ دینے میں کسی اصول کو مدنظر نہیں رکھا جبکہ عوام کے سامنے لانے سے قبل ذرہ سوچ لیتے تو اچھا ہوتا کہ جب عوام سچائی کی تلاش کے لئے سرگردان ہوگی تب کس قدر ملال میں پڑے گی آج تک یہ لوگ آنکھ بند کر کے غلط حوالے دیتے آئے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ دوسرے بھی حوالوں کے متلاشی ہیں۔ جیسا کہ بلی جب دودھ چوری کر کے پیتی ہے تو آنکھ بند کر لیتی ہے گویا کوئی اُسے نہیں دیکھتا۔

سب سے اوّل انہوں نے جو حوالے دئے ہیں وہ ناکافی ہیں جیسا کہ:-

(۱) ’’میں محدث ہوں‘‘ (’’حمامۃ البشریٰ‘‘ صفحہ:79)

(۲) ’’مجھے غیب سے خوشخبری ملی کہ میں وہ مرد ہوں کہ اس دین کا مجدد اور راہنما ہوں۔‘‘ (’’درثمین فارسی‘‘ صفحہ:122)

بے شک آپ علیہ السلام کا دعویٰ محدث و مجدد کا تھا مگر ان ناقص حوالہ جات سے کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ مندرجہ بالا دونوں کتب کے ایڈیشن و سن اشاعت کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

(۳) ’’میں مہدی ہوں‘‘ (’’معیار الاخیار‘‘ صفحہ:11)

حالانکہ حضرت مرزا صاحب نے اس نام کی کوئی کتاب بھی نہیں لکھی۔ البتہ ’’معیار المذاہب‘‘ نام کی کتاب لکھی ہے۔ جس کے صفحہ 11 میں بھی یہ حوالہ نہیں ہے۔ مگر واضح ہو کہ خدا تعالیٰ سے خبر پا کر آپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور خدا تعالیٰ نے آپ کی تائید بھی کی تھی اور آج تک تائید و نصرت کر رہا ہے اور اپنے وعدے کے مطابق کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔‘‘ آج 200 ممالک میں احمدیت پھول پھل رہی ہے۔ اور بڑی مضبوطی سے نہ صرف قائم ہے بلکہ امن و سلامتی کے پیغام کو پہنچا رہی ہے۔

(۴) چوتھے حوالے میں صرف کتاب ’’ازالہ اوہام‘‘ کا نام لکھ صفحہ نمبر تک نہیں لکھا۔ مزید براں اعتراض یہ کیا کہ:-

’’اگرچہ اس عبارت میں مرزا صاحب نے لکھ دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ فقط احمدی ہی نہیں بلکہ محمد بھی یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ ان الفاظ کے لکھنے سے صرف یہ مقصد نظر آتا ہے کہ اگر ابتداء میں ہی صاف طور پر لکھ دیا کہ آنحضرت ﷺ احمد نہیں تو عامۃ المسلمین متنفر ہو جائیں گے۔‘‘

اس کا جواب ہم یہی دینگے کہ بقول معترض ’’مرزا صاحب نے خدا کا دعویٰ کیا۔ خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔‘‘ اس وقت مرزا صاحب کو یہ خیال ہرگز نہ آیا کہ عامۃ المسلمین متنفر ہو جائیں گے۔ اب صرف آیت کا مصداق اپنے آپ کو قرار دینے میں توڑ مروڑ کر تحریر کرنے کی کیا ضرورت دامن گیر تھی۔

آخر پر لال حسین اختر صاحب نے یہ اعتراض کیا کہ:-

’’لیکن آیت کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ سورۂ صف حضرت سیدنا و مولانا مصطفیٰ ﷺ کے لئے نہ تھی بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے تھی۔‘‘

یہ سراسر غلط ہے کہ سورۂ صف کی آیت وَمُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَّاْتِی مِنْ بَعْدِی اِسْمُہٗ اَحْمَدُ والی پیشگوئی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے نہ تھی۔ بلکہ اس قرآنی پیشگوئی کے پہلے مصداق ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اس پیشگوئی کا ظہور دوسری مرتبہ آپؐ کی بعثت ثانیہ کے ذریعہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے ذریعہ بھی ہوا۔

تشریح طلب امر یہ ہے کہ اِس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپکو ’’مُبَشِّراً‘‘ قرار دیا ہے۔ یعنی خوشخبری دینے والا۔ یہ امر واضح ہو کہ تمام گذشتہ انبیاء کیا حضرت موسیٰؑ، کیا حضرت داؤدؑ اور کیا حضرت سلیمانؑ اور کیا ہندو فارس اور چین و مصر کے گذشتہ انبیاء تمام کے تمام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی فرما دی تھی۔ تو پھر یہ خبر کس طرح خوشخبری بمعنی بشارت ہوگی۔ بلکہ یہ عظیم خبر ہوگی ہاں وہ خبر جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلی بار دی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری بعثت جو کہ آپؐ کی جمالی رنگ میں احمدیہ شان میں ہوگی۔ وہ خوشخبری کہلائے گی۔ جسکی تشریح حضرت مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر کردی۔ وھوالمراد

☆☆☆☆☆

اعلان ولادت

محترم شیخ حُسین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی اور عمر درازی کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

(نورالدین معلم اصلاح وارشاد، غنچہ پاڑہ اُڑیسہ)

قرآن کریم کی ضرورت

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیان فرماتے ہیں:-

’’آج سے قریب سوا تیرہ سو سال پہلے جب قرآن کریم نازل ہوا دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب کی کتابیں موجود تھیں۔ عرب کے قریب عہد نامہء قدیم اور عہد نامہء جدید دونوں کے ماننے والے موجود تھے خود بعض عرب بھی عیسائی ہو چکے تھے یا عیسائیت کی طرف رغبت رکھتے تھے۔ اسی طرح بعض عرب یہودیوں کے مذہب میں بھی شامل ہوتے رہتے تھے۔ ہندوستان میں وید ہزاروں سالوں سے لوگوں کی عقیدت کا مرجع بنے ہوئے تھے۔ اور کرشن جی کی گیتا اور بدھ کی تعلیم مزید برآں تھیں چین مین کنفیوش ازم کا زور تھا۔ اور بدھ مذہب بھی اپنے پاوں پھلا رہا تھا۔ ان کتابوں اور تعلیموں کے ہوتے ہوئے کیا کسی تعلیم کی ضرورت تھی۔ یہ ایک سوال ہے جو قرآن کریم کے دیکھتے ہی ہر شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے یا پیدا ہونا چاہیے۔ اس سوال کا جواب کئی رنگ میں دیا جا سکتا ہے۔

پہلا سوال یہ کہ کیا یہ اختلاف مذاہب خود اس بات کی دلیل نہ تھا کہ ان سب مذاہب کو متحد کرنے کے لئے کوئی نیا مذہب آنا چاہیے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مذہب اوّل انسان کو خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے آتا اور دوسری غرض اسکی شفقت علیٰ خلق اللہ کی تکمیل ہوتی ہے۔

اسلام سے پہلے جتنے بھی مذاہب دینا میں موجود تھے وہ سب ایک دوسرے سے مختلف بلکہ ایک دوسرے کو رد کرنے والے تھے۔ بائبل خدا کو نہیں بلکہ بنی اسرائیل کے خدا کو پیش کرتی تھی چنانچہ اس میں بار بار یہ ذکر آتا ہے کہ "خداوند بنی اسرائیل کا خدا مبارک ہے جس نے تجھے بھیجا ہے کہ تو آج کے دن میرا استقبال کرے" (سموئیل ۲۵/۳۲) خداوند اسرائیل کا خدا ابدالاباد مبارک ہو" (اِتواریخ ۱۶/۳۶)

ویدوں کو ماننے والوں میں ویدوں کو اس حد تک ہندوستان کی اونچی ذاتواں کے ساتھ مخصوص کیا گیا تھا کہ منّو جو تمام ہندو قوم آریہ اور سناتن دھرم کا تسلیم شدہ شارح قانون ہے لکھتا ہے کہ "شودرا اگر وید کو سن لے تو راجہ سیسے اور راکھ سے اس کے اس کے کان بھر دے وید منتروں کا اچّارن (تلاوت) کرنے پر اس کی زبان کٹوا دے اگر وید کو پڑھ لے تو اس کا جسم ہی کاٹ دے۔ (گوتم سمرتی ادھیائے ۱۲)

کنفیوشس ازم اور زردشت مذہب بھی قومی مذہب تھے انہوں نے کبھی بھی دنیا کو اپنا مخاطب نہ سمجھا نہ دنیا کو تبلیغ کرنے کی کوشش کی۔ جس طرح ہندو مذہب کے مطابق ہندوستان خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کا ملک تھا۔ اسی طرح کنفیوشس ازم کے مطابق چین آسمانی بادشاہت کا مظہر تھا اور زرتشتیوں کے نزدیک ایران آسمانی بادشاہت کا مظہر تھا۔ اس اختلاف کے ہوتے ہوئے یا تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا دنیا کے پیدا کرنے والے کئی خدا ہیں اور یہ ماننا پڑیگا کہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے لئے اس اختلاف کو مٹا دینا ضروری تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا کہ اگر یہ سب خدا تعالیٰ کہ طرف سے تھے تو انکی تعلیمات میں اختلاف کیوں تھا؟ کیا خدا تعالیٰ مختلف تعلیمیں دے سکتا ہے۔ جبکہ کوئی عقلمند انسان بھی مختلف تعلیمیں نہیں دیا کرتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک ہی قسم کے حالات میں مختلف قسم کی تعلیمیں نہیں دی جاتیں بلکہ مختلف حالات میں مختلف تعلیمیں دینا ہی حکیم ہستیوں کا کام ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مختلف ملکوں میں اپنے نبی بھیجے تا کہ کوئی قوم اس کی ہدایت سے محروم نہ رہ جائے۔ اور اس سے ختلاف مذاہب کی بنیاد پڑی۔ چونکہ بنی نوع انسان کی دماغی حالت ابھی تکمیل کو نہ پہنچی تھی اور علم اور عقل اپنے نقط مرکزی کو نہ پہنچے تھے۔ اس لئے ہر ملک اور اس ملک کی دماغی حلات کے مطابق تعلیمات نازل ہوئیں۔ جب نسلیں ترقی کرتی گئیں اور غیر ممالک آباد ہونے شروع ہوئے اور آبادیوں کے فاصلے کم ہوتے چلے گئے۔ اور ذرائع آمد و رفت میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ کشتیوں نے جہازوں کی صورت اور جہازوں نے بادبانی جہازوں کی صورت اختیار کر لی۔ پاوں پر چلنے والوں نے بیلوں پر چڑھنا شروع کر دیا پھر اونٹوں' گدھوں' گھوڑوں پر چڑھنا شروع کر دیا اور پھر آرام اور سہولت سے سفر کرنے کے لئے بیلوں گھوڑوں اور گدھوں کو گاڑیوں میں جوتنا شروع کیا۔

جب انسانی دماغ اس حد تک پہنچ گیا کہ مختلف حالات کے متوازی تعلیمات کو سمجھ سکے اور موقع مناسب پر ان کا استعمال کر سکے جب انسان باہمی میل جول کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنے کے قابل ہوا کہ سب بنی نوع انسان ایک ہی ہیں اور سب کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے اور سب کو ہدایت دینے والا ایک ہادی ہے تب اللہ تعالیٰ نے ریگستان عرب کی بستی مکّہ میں اپنا وہ آخری پیغام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم پر نازل کیا۔ جس کی پہلی آیت یہ ہے کہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وہ خدا تعالیٰ تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ جو ہر قوم ہر ملک کی یکساں ربوبیت کرنے والا ہے۔ اور اس کی ربوبیت کا پہلو کسی ایک قوم یا ایک ملک کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ جس کلام کا خاتمہ بھی ان آیت پر ہوتا ہے کہ تو کہہ میں اس خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں جو تمام بنی نوع انسان کا رب ہے۔ جو تمام بنی نوع انسان کا بادشاہ ہے۔ جو تمام بنی نوا انسان کا معبود ہے۔ یہ شخص یقیناً آدم ثانی تھا۔ جس طرح آدم اوّل کے زمانہ میں ایک ہی کلام اور ایک ہی امت تھی اسی طرح اس کے زمانے میں بھی ایک ہی کلام اور ایک ہی امت ہوگی۔ پس اگر اس دنیا کا پیدا کرنے والا ایک ہی خدا ہے اور اگر وہ تمام اقوام اور تمام ممالک کے ساتھ یکساں تعلق رکھتا ہے۔ تو ضروری تھا کہ کسی وقت تمام قومیں اور تمام افراد ایک نقط مرکزی کی طرف جھکتے یا ایک نقط پر جمع ہونے کا سامان اُن کے لیے پیدا کیا جاتا۔ اس غرض کو قرآن کریم پورا کرتا ہے۔ قرآن کریم کے بغیر دنیا کی روحانی پیدائش بالکل بیکار ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دنیا اگر روحانی طور پر ایک نقطہ پر جمع نہیں ہوتی تو خدائے واحد کی واحدانیت کس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔ شروع شروع میں دریاوں کے کئی نالے ہوتے ہیں مگر دریا اخر ایک بڑے وسیع رستہ میں اکٹھا ہو کر چل پڑتا ہے تبھی اس کی شان و شوکت ظاہر ہوتی ہے موسیٰ عیسیٰؑ زرتشت کرشن اور دوسرے انبیاء کی تعلیمات پہاڑی نالے تھے۔ اپنی جگہ وہ بھی مفید کام کر رہے تھے۔ مگر ان نالوں کا ایک دریا میں مل جانا خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور بنی نوع انسان کی انتہائی ترقی پر پہنچنے کے لیے نہایت ضروری تھا۔

(دیباچہ تفسیر القرآن۔ مصنف حضرت مرز بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفہ المسیح الثانیؓ مورخہ 29 ستمبر 1948)

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 20182: میں خالد احمد فراش ولد مکرم عبد القدیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ویلڈ نگ عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن مسلم پورڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبر گہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.4.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل باری　العبد: خالد احمد فراش　گواہ: نعیم احمد گلبرگی

مسل نمبر 20186: میں عبد الخالق کرنولی ولد مکرم عبد الرحیم کرنولی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن پچی باولی ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبر گہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.5.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل باری　العبد: عبد الخالق کرنولی　گواہ: محمد ابراہیم

مسل نمبر 20189: میں حبیب محمد سوداگر ولد مکرم فضل محمد سوداگر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن راپچور محلّہ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.4.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل باری　العبد: حبیب محمد　گواہ: نعیم احمد گلبرگی

مسل نمبر 20190: میں مجیب محمد سوداگر ولد مکرم فضل محمد سوداگر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن راپچور محلّہ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.4.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل باری　العبد: مجیب محمد سوداگر　گواہ: نعیم احمد گلبرگی

مسل نمبر 20191: میں مختار احمد تیر گھر ولد مکرم مظفر احمد تیر گھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ویلڈ نگ عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن راپچور محلّہ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.4.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل باری　العبد: مختار احمد تیر گھر　گواہ: نعیم احمد گلبرگی

مسل نمبر 21101 : میں رشید احمد ولد مکرم تبریز احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ایڈیارڈ پینشنز عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.11.2009 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان واقع فلک نما م موجودہ قیمت 5,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ 6035 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: عارف احمد قریشی　العبد: رشید احمد　گواہ: حمید احمد غوری

مسل نمبر 21097 : میں M مظفر احمد ولد مکرم M منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.02.2009 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم منظور احمد　العبد: ایم مظفر احمد　گواہ: طیب احمد خان

مسل نمبر :20281 میں منور احمد اے اے ولد مکرم ایم کے عبد العزیز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن ملیت ہاوس ڈاکخانہ منارکاڑ وضلع پالاگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.05.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 9500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم کے عبد الکریم　العبد: منور احمد اے اے　گواہ: ایم کے عبد العزیز

مسل نمبر :20307 میں کے کے محمد ولد مکرم عالی کوٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن کمبلا کاڑ اڈاکخانہ کمبلا کاڑ اضلع ویناڑ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.05.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 25 سینٹ زمین موجودہ قیمت 35,000، ایک مکان اندازاً قیمت 1,35,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ٹی جمشاد معلم　العبد: کے کے محمد　گواہ: پی او عبد الرحمان

مسل نمبر 20396: میں رشید احمد ولد مکرم شکور محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ دوکان داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زرعی زمین بارانی چالیس گنٹھ ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 2000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم　العبد: رشید احمد　گواہ: قاری نواب احمد

مسل نمبر 20397: میں شیخ طاہر احمد ولد مکرم شیخ ہاشم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت

300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری نواب احمد العبد: شیخ طاہر احمد گواہ: سفیر احمد شمیم

مسل نمبر 20433: میں شیخ ابرار احمد آقا ولد مکرم شیخ پانچو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان واقع کیرنگ موجودہ قیمت 40,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3400 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت انصاری العبد: شیخ ابرار احمد آقا گواہ: قاری نواب احمد

مسل نمبر 20503: میں ہاشم خان ولد مکرم رحیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ ڈاکخانہ بارمبہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 3846 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم العبد: ہاشم خان گواہ: قاری نواب احمد

مسل نمبر :20509 میں اسد اللہ خان ولد مکرم عبد اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹیلہ ڈاکخانہ اگری پاڑ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29,01,2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3910 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عثمان خان العبد: اسد اللہ خان گواہ: سفیر احمد شمیم

مسل نمبر 20513: میں محمد عبد الرحمٰن بنگالی ولد مکرم محمد نامدار علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن حال کرڈاپلی ڈاکخانہ نگریہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین چھ ڈسمل پانچ کڑی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4461 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رحمت اللہ العبد: محمد عبد الرحمان بنگالی گواہ: شیخ عبد الحلیم

مسل نمبر 20516: میں محمد اقبال ولد مکرم نور محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3438 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم راجوری العبد: محمد اقبال گواہ: شیخ سیف الرحمٰن

مسل نمبر 20519: میں نصیر الدین حافظ ولد مکرم حفظ الہ دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3380 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلیم مبشر العبد: نصیر الدین حافظ گواہ: نذر الاسلام بنگالی

مسل نمبر :20357 میں شریف احمد فاروقی ولد مکرم عبد القدوس فاروقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن جے پی کالونی ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.07.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چھ مرلہ زمین واقع قادیان جس پر مکان بنا ہوا ہے ایک مرلہ آٹھ ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرب فاروقی العبد: شریف احمد فاروقی گواہ: میر عبد الحفیظ

مسل نمبر 20537: میں لئیق احمد نایک ولد مکرم شفیق احمد نائک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 350 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ العبد: لئیق احمد نائک گواہ: نصر من اللہ

مسل نمبر :20606 میں آس محمد ولد مکرم غنی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ بیعت 2001 ساکن قادر آباد ڈاکخانہ بناور ضلع بدایوں صوبہ یوپی بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.10.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: گاؤں قادر آباد میں 190 گز زمین پر مکان بنا ہوا ہے موجودہ قیمت 2,00,000 لاکھ روپے ہے، ایک مکان گاؤں بسولی میں موجودہ قیمت 1,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری 500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید احمد ناصر العبد: آس محمد گواہ: محمد فروز

مسل نمبر 20614: میں محمد جاوید احمد ولد مکرم محمد بخش پتی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن کاڑاپلی ڈاکخانہ کاڑاپلی رائے پرکی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3910 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یعقوب پاشا　　العبد: محمد جاوید احمد　　گواہ: محمود احمد خادم

مسل نمبر :20617 میں کے ایس ابوبکر ولد مکرم سید علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ......عمر 58 سال تاریخ بیعت 1970 ساکن پاگا ناکاڈاکخانہ کلی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.08.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: قیمت اندازاً مکان 120000 روپے ہے۔۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور احمد　　العبد: کے ایس ابوبکر　　گواہ: اشرف کے ایس

مسل نمبر :20691 میں انوار الحق ہوڈری ولد مکرم فضل حق ہوڈری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.04.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد رہائشی مکان جس کا ہم تین بھائی اور ایک بہین شریک ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: نور الحق ہوڈری　العبد: انوار الحق ہوڈری　　گواہ: محمد ابراہیم تیر گھر یادگیر

مسل نمبر :21064 میں قدوس احمد ولد مکرم جواہر راوت گڈی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن جھوا گوٹھی ڈاکخانہ جھوا گوٹھی ضلع پرسہ ملک نیپال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.09.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3660 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ثمین احمد　　العبد: قدوس احمد　　گواہ: عبداللہ احمد

مسل نمبر 21066 : میں صدام حسین ولد مکرم جگت راوت گڈی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مستری عمر 20 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن بھوری ڈاکخانہ سکٹ بازار ضلع چمپارن صوبہ بہار بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2009 .28.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 1200 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ثمین احمد　　العبد: صدام حسین　　گواہ: عبداللہ احمد

مسل نمبر 20756: میں زینت ظفر اللہ زوجہ مکرم ظفر اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر سال تاریخ بیعت ساکن مرکرہ ڈاکخانہ ضلع صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.07.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: 80 گرام قیمت موجودہ 85,000 ہزار روپے ہے۔ حق مہر وصول شدہ 40000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 2000 روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیقی　　الامتہ: زینت ظفر اللہ　　گواہ: پی اے رحمٰن

مسل نمبر 20772 : میں نزانہ انور بنت انور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.10.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 30 روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے عبدالسلام　　الامتہ: نزانہ انور　　گواہ: پی وی بشیر الدین

مسل نمبر 20520: میں سفینہ بیگم بنت اسماعیل خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخ 16.02.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 300 سو روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسماعیل خان　　الامتہ: سفینہ بیگم　　گواہ: شیخ مسعود احمد

مسل نمبر 20463 : میں طاہرہ خاتون زوجہ سید عبداللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن بھونیشور ڈاکخانہ بھونیشور ضلع بھونیشور صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11,02,2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر وصول شدہ 3000 ہزار روپے ہے۔ زیور طلائی: دوعدد ہار کان کے پھول تین جوڑی، کل سات تولہ ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: سونگڑہ میں 15 گنٹھ کے قریب زمین ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سید عبداللہ　　الامتہ: طاہرہ خاتون　　گواہ: قاری نواب احمد

مسل نمبر 20507 : میں انیسہ بیگم زوجہ مکرم یاقت علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 30,005 بذمہ خاوند، زیور طلائی: سات تولہ، چاندی چار تولہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 4000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد عبدالحق　　الامتہ: انیسہ بیگم　　گواہ: یاقت علی

مسل نمبر 20508: میں عبدالجلیل خان ولد مکرم عبدالحلیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن دھواں ساہی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3590 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم　　العبد: عبدالجلیل خان　　گواہ: قاری نواب احمد

مسل نمبر 20510 : میں زاہدہ بیگم زوجہ مکرم ہاشم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ ڈاکخانہ بارمبا ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.01.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ

کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد : حق مہر بذمہ خاوند 25000ہزار روپے ہے، زیورات طلائی: ایک عدد جوڑی بالیاں کل وزن ایک تولہ ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش300سو روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: ہاشم احمد خان الامتہ: زاہدہ بیگم گواہ: ظہیر احمد خادم

مسل نمبر20511 : میں شیبو خان ولد مکرم قمر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن تالبر کوٹ ڈاکخانہ قصاص ضلع ڈھینکانل صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ زرعی زمین چار گنٹھ ایک عدد مکان کمرہ کچا کل قیمت 30,000 ہزار ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت 1500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: ظہیر احمد خادم العبد: شیبو خان گواہ: قاری نواب احمد

مسل نمبر20512: میں رحمت بیگم زوجہ اسد اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹیلہ ڈاکخانہ رگڑی ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29,01,2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 25000 ہزار، طلائی زیورات: ایک عدد ہار، ایک جوڑی کان کا پھول، ایک جوڑی کنگن ایک عدد انگوٹھی، کل وزن 30 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 سو روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: اسد اللہ خان الامتہ: رحمت بیگم گواہ: سفیر احمد شمیم

مسل نمبر20812: میں شبانہ جاسم زوجہ مکرم جاسم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن دبئی ڈاکخانہ (po.box #6999(441.c بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.11.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ : حق مہر 750 گرام سونا موجودہ قیمت 7,50,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 7000ohs ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: حسن بشیر اے الامتہ: شبانہ جاسم گواہ: جاسم احمد

مسل نمبر21065: میں سلمہ خاتون زوجہ مکرم محمود راوت صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن سونا بھاٹی ڈاکخانہ رانی گنج ضلع برسہ صوبہ و ملک نیپال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.09.2009 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد منقولہ: 10,000 ہزار روپے کے زیور ہیں ۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: محمود راوت الامتہ: سلمہ خاتون گواہ: فضیل احمد

مسل نمبر3510: میں حاجی یوسف ولد مکرم محمد حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن بدر پور ڈاکخانہ بوالیاڈانگا ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد غیر منقولہ: 66 ڈسمل زمین موجودہ قیمت 1,20,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: لیاقت علی العبد: حاجی یوسف گواہ: محمد جیل الدین شیخ

مسل نمبر3520: میں پیر رضوان الحق ولد مکرم مولانا علیم الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن گوراٹی پور ڈاکخانہ گوپی ناتھ پور ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد غیر منقولہ :30 ڈسمل زمین موجودہ قیمت 30,000 ہزار روپے ہے ۔ میرا گزارہ آمداز 1000 روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: لیاقت علی العبد: پیر رضوان الحق گواہ: محمد جیل الدین شیخ

مسل نمبر3521: میں غلام ربانی ولد مکرم عظیم الدین منڈل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن کوپیلہ ڈاکخانہ کوپیلہ ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد غیر منقولہ :5 ڈسمل زمین موجودہ قیمت 10,000 ہزار روپے 5, ڈسمل زمین پر مکان موجودہ قیمت 10,000 ہزار روپے ہے ۔ میرا گزارہ آمداز 1000 روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: لیاقت علی العبد: غلام ربانی گواہ: شیخ محمد علی

مسل نمبر3527: میں حکیم شیخ ولد مکیرم مطیع الرحمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن سانتی پور ڈاکخانہ سانتی پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد غیر منقولہ :5 ڈسمل زمین پر مکان موجودہ قیمت 1,50,000 ہزار روپے ہے، اس میں دو بھائی اور چار بہنیں شریک ہیں ۔ میرا گزارہ آمداز 1000 روپے ماہانہ ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: لیاقت علی العبد: حکیم شیخ گواہ: محمد جیل الدین شیخ

مسل نمبر3531: میں جمال حسین ولد مکرم محمد بھاشا شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 1000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: جمال حسین گواہ: شیخ محمد علی

مسل نمبر3536: میں محمد علی انصاری ولد مکرم احمد علی انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن ہری ہرپاڑا ڈاکخانہ بہری ہرپاڑا ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے10 / 1حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میر اگزارہ آمداز ملازمت 1000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1اور ماہوار آمد پر 10 / 1حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں

گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:لیاقت علی   العبد:محمد علی انصاری   گواہ:محمد حبیل الدین شیخ

مسل نمبر3541: میں فریدہ بیگم زوجہ مکرم جمال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.02.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: کان کی بالی ایک جوڑی وزن چار گرام موجودہ قیمت 4000 ہزار روپے ہے۔ یری والدہ کی 21 ڈسمل زمین زرعی ہے۔میرا گزارہ آمداز خورونوش 300 سو روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر   الامتہ:فریدہ بیگم   گواہ: شیخ محمد علی

مسل نمب3591 : میں محمد بیراج الدین شیخ ولد مکرم رمضان شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ 66 ڈسمل زمین موجودہ قیمت 30,000 ہزار روپے ہے۔:۔میرا گزارہ آمداز 1000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد حبیل الدین شیخ   العبد: محمد بیراج الدین شیخ   گواہ:سلطان احمد ظفر

مسل نمب3598 : میں مظفر شیخ ولد مکرم موزل شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 60 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ 49 ڈسمل زمین موجودہ قیمت 30,000 ہزار روپے ہے۔:۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 500 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد حبیل الدین شیخ   العبد: محمد بیراج الدین شیخ   گواہ:سلطان احمد ظفر

مسل نمب3599 : میں مینارالحق ولد مکرم فضل الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1985 ساکن رام باغ ڈاکخانہ بھگوان گولہ ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:31 ڈسمل زمین، جس پر ایک پکا مکان موجودہ قیمت 25,00,000 لاکھ روپے ہے،اس میں تین بھائی اور ایک بہن نیز والدہ شریک ہیں۔میرا گزارہ آمداز 1000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد حبیل الدین شیخ   العبد:مینارالحق   گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمب3580 : میں ظہورالحق ولد مکرم فضل الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن رام باغ ڈاکخانہ بھگوان گولہ ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز 1000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد حبیل الدین شیخ   العبد:ظہورالحق   گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر18531: میں سرینہ بیگم زوجہ مکرم محمد سلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن تالگرام ڈاکخانہ تالگرام ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.02 .2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:3 ڈسمل زمین موجودہ قیمت 15,000 ہزار روپے،حق مہر 3000 ہزار روپے بذمہ خاوند، جائیداد منقولہ: گلے یا ہار پندرہ گرام، کان کی باکلی، ناک کا پھول،کل قیمت 18,000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمداز 300 سو روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد سلیم   الامتہ:سرینہ بیگم   گواہ: شیخ محمد علی

مسل نمبر18550: میں حورمدینہ پروین زوجہ مکرم امین الرحمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر سال تاریخ بیعت 1997 ساکن جئے گاوں ڈاکخانہ جئے گاوں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.02.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات : ہار دو عدد وزن بیس گرام، کان کی بالیاں ، انگوٹھی ایک عدد چوڑیان چار عدد، حق مہر بذمہ خاوند 12000 ہزار روپے ہے۔۔میرا گزارہ آمداز خورونوش 300 سو روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر   الامتہ:حورمدینہ پروین   گواہ:امین الرحمان

مسل نمبر3586: میں محمد علاء الدین ولد مکرم محمد عباس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 35 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن کولکتہ ڈاکخانہ کولکتہ ضلع کولکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد کوئی نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز 3000 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد مصلح الدین سعدی   العبد:محمد علاوالدین   گواہ:وحیدالدین شمش

مسل نمبر4320: میں شیخ احسان ولد مکرم شیخ شفقت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 27 سال تاریخ بیعت 1985 ساکن سورو ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ایک زمین جس میں ایک کچا مکان مشترکہ تین بھائی اور تین بہن اور والدہ ہے۔میرا گزارہ آمداز تجارت 400 سو روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مہربان   العبد: شیخ احسان   گواہ: شیخ عبداللطیف

مسل نمبر4346 : میں سیدہ مبارکہ بیگم زوجہ مکرم شیخ مبشر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.02.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: حق مہر مبلغ 10,500 جس کے عوض خاوند نے قطعہ اراضی واقع کٹک میں خریدا تھا موجودہ قیمت 15,0000 لاکھ روپے جائیداد منقولہ: ہار مکمل سیٹ کان کی بالیاں کنگن دو عدد کل وزن پانچ تولہ ہے۔میرا گزارہ آمداز خورونوش 300 سو روپے ماہانہ ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو

اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سفیر احمد شمیم الامتہ: سیدہ مبارکہ بیگم گواہ: شیخ مبشر احمد

مسل نمبر :4350 میں ناصر احمد خان ولد مکرم نور احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کٹک ڈاکخانہ کٹک ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 10,000 ہزار روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری نواب احمد العبد: ناصر احمد خان گواہ: مقصود علی احمد خان

مسل نمبر 4357: میں ناصر احمد ولد مکرم ہارون رشید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن مدینہ میدان ڈاکخانہ پران بازار احمدیہ مسجد ضلع بھدرک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 4000 ہزار روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم العبد: ناصر احمد خان گواہ: قاری نواب احمد

مسل نمبر 4503: میں محمد ہدایت اللہ ولد مکرم محمد نعمت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن چنداپور ڈاکخانہ تاروائی ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.12. 2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: دو ایکڑ زمین خشک موجودہ قیمت 60,000 ہزار روپے، گھر مشترکہ جس میں خاکسار کا حصہ موجودہ قیمت 5000 ہزار روپے، آٹا چکی موجودہ قیمت 20,000 ہزا روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد 10,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ نور احمد میاں العبد: محمد ہدایت اللہ گواہ: محمد ناصر احمد

مسل نمبر 4557: میں ریحانہ پروین زوجہ مکرم انور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن ابھیہ پور ڈاکخانہ ابھیہ پوری ضلع بنگائی گاوں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.01.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: چوڑیاں وزن بیس گرام کان کی بالیاں دو عدد کان کے ٹوپس منگل سوتر ایک چوڑی وزن تیس گرام دو عدد انگوٹھیاں وزن پانچ گرام حق مہر وصول شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 2200 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر الامتہ: ریحانہ پروین گواہ: انور حسین

مسل نمبر 4567: میں ملک منیر احمد پشاوری ولد مکرم ملک نذیر احمد پشاوری درویش مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.05 2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت وپینشن 1837 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قریشی انعام الحق العبد: ملک منیر احمد پشاوری گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 4700: میں رقیہ بیگم زوجہ شیخ ہاشم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.02.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: حق مہر کے عوض میں 9 گونٹھ زمین اونڈ سے ملی ہے۔ زرعی زمین چھ گونٹھ واقعہ پندار موجودہ قیمت 24,000 ہزار روپے، تین گونٹھ برکھال موجودہ قیمت 15,000 ہزار روپے ہے، جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ایک بھری ہاتھ کا بالا دو بھری ہار، اٹھ چینا کان کا پھول، دو چینا ناک پھول کل ساڑھے تین تولہ موجودہ قیمت 28,000 ہزا روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رحمت اللہ الامتہ: رقیہ بیگم گواہ: شیخ عبد الحلیم

مسل نمبر 4713: میں بشیر احمد خان ولد مکرم عبد الجبار خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.02.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 1000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مجو خان العبد: بشیر احمد خان گواہ: اسمٰعیل احمد خان

مسل نمبر 4788: میں حسینہ بیگم زوجہ مکرم درویش علی خاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن نزار بھیٹا ڈاکخانہ نزار بھیٹا ضلع بنگائی گاوں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.05.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد معلم الامتہ: حسینہ بیگم گواہ: محمد درویش علی

مسل نمبر 4789: میں نظام احمد ولد مکرم کے کے عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن انجمنی پونوری ضلع کوچی صوبہ کیرلہ حال مقیم دبئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ موجودہ قیمت 25,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: العبد: نظام احمد گواہ:

مسل نمبر 4846: میں اُمّ ہاجرہ زوجہ مکرم شیخ غازی الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن ایشرا ڈاکخانہ کھانڈا ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.02.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ڈیڑھ بیگھہ زمین جس کی موجودہ قیمت 75000 ہزار روپے ہے، سالانہ آمد از زمین 4000 ہزار روپے ہے حق مہر بذمہ خاوند 1200 سو روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر   الامتہ: اُم ہاجرہ   گواہ: شیخ غازی الرحمٰن

مسل نمبر4903: میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن کویا ولد مکرم محمد کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم ہسپتال ٹالنڈنگ بانجل گیمبیا مغربی افریقہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.12.2004 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقوہ: پلاٹ آدھا ایکڑ 50 سینٹ ، پلاٹ اڈھا ایکڑ 35 سنیٹ ۔ موجودہ قیمت دونوں کی 2,50,000 لاکھ روپے انڈین کرنسی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 20,000 ہزار ڈالاسی روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ڈاکٹر نوید احمد   العبد: ڈاکٹر عبدالرحمٰن کویا   گواہ: کینوسونکو

مسل نمبر4908: میں زبینہ جمال زوجہ مکرم جمال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال تاریخ بیعت 1968 ساکن چمبن کولی ڈاکخانہ اُپڑا ضلع مالا پالم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.04.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین زیک ایکڑ 75 سینٹ مع مکان موجودہ قیمت 10,00,000 لاکھ روپئے ہے، جائیداد منقولہ: زیور طلائی: چین ایک عدد 32 گرام قیمت 34,880 روپے، کنگھن ایک عدد 28 گرام 30520 قیمت بالیاں چار گرام قیمت 4360 روپے ہے۔۔ میرا گزارہ آمداز جائیداد 1500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے محمد صدیق   الامتہ: زبینہ جمال   گواہ: ٹی کے محمود

مسل نمبر4933: میں محمد جلال الدین پاشا ولد مکرم محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چار ایکڑ زرعی زمین جس میں چھ بہنوں کا حصہ ہے موجودہ قیمت 2,80,000 روپے ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل حق خان   العبد: محمد جلال الدین پاشا   گواہ: محمد اقبال

مسل نمبر4951: میں محمد رمضان خان ولد مکرم محمد شمشیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن دِنود ڈاکخانہ دِنود ضلع بھیوانی صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک مکان موجودہ قیمت 2,00,000 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری 3000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مشتاق احمد راشد   العبد: محمد رمضان خان   گواہ: سہیل احمد

مسل نمبر6541: میں خلیل الرحمٰن ولد مکرم کنچا موائے۔ پی۔ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن P.O. Box 21105, Manama, Bahrain بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.8.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے

عشقِ رسولِ عربی ﷺ کا ایک منفرد انداز

یحب جنانی کل ارض وطئتھا
فیالیت لی کانت بلادک مولدا

(سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے اس عربی شعر کا مضمون اپنے الفاظ میں)

مجھے اُس زمیں سے محبت بہت ہے
جہاں بھی پڑے ہیں تمہارےؐ قدم
مقدر میں میرے بھی اے کاش ہوتا
کہ بستی میں تیری میں لیتا جنم

(عطاء المجیب راشد، لندن)

نافذ کی جائے۔

گواہ: سلمان احمد بٹ   العبد: خلیل الرحمٰن   گواہ: کاشف سعید

مسل نمبر6542: میں وسیم احمد اے پی ولد مکرم کنچا مو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن نسیر یا کاراپمبا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.11.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلمان احمد بٹ   العبد: وسیم احمد اے پی   گواہ: ملک انوار الدین خان

مسل نمبر6544: میں سی کے محمد شریف ولد مکرم سی کے علوی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیمبلم ڈاکخانہ وانیمبلم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.8.2011 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 35 سینٹ زمین مع مکان وانیمبلم موجودہ قیمت 65,00,000 لاکھ روپے، 33 سینٹ زمین بمقام وانیمبلم موجودہ قیمت 37,00,000 لاکھ روپے، ایک ایکڑ دس سینٹ زمین بمقام وانیمبلم موجودہ قیمت 22,00,000 لاکھ روپے، 30 سینٹ زمین وانیمبلم موجدہ قیمت 12,00,000 لاکھ روپے، 60 سینٹ زمین بمقام وانیمبلم موجودہ قیمت 1,00,000,00 ایک کروڑ روپے ہے آدھا سینٹ زمین بمقام وانیمبلم قیمت 2,00,000 لاکھ روپے ہے ۔کل قیمت 2,38,00000 دوکروڑ اڑھتیس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ 60080 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی کے ادیب احمد   العبد: سی کے محمد شریف   گواہ: سی کے شمیم

مسل نمبر4959: میں زبیر احمد ڈار ولد مکرم مبارک احمد ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3380 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم   العبد: زبیر احمد ڈار   گواہ: ظہیر احمد خادم

☆☆☆

صراط لغت عرب میں ایسی راہ کو کہتے ہیں جو سیدھی ہو یعنی تمام اجزاء اس کے وضع استقامت پر واقع ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی روشنی میں اھد نا الصراط المستقیم کی تفسیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 اگست 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے سورت فاتحہ کی آیت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ کی حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر کے حوالہ سے وضاحت کی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق بخشی جن سے ہمیں قرآن کریم کے گہرے معانی سمجھنے کی توفیق ملی۔ خطبہ کے بعد بہت سے خط آئے کہ ایاک نعبد کی ہم نے نئی تفسیر اور نیا عرفان حاصل کیا ہے۔ بعض عرب لوگوں نے لکھا کہ کرامات الصادقین ہم نے پہلے بھی پڑھی ہوئی تھی لیکن جو سُن کر عرفان حاصل ہوا ہے لگتا ہے کہ پہلے نہیں پڑھا گیا۔ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ایسا ہے کہ اسکی جگالی کی جانی چاہیئے۔ رمضان میں ویسے بھی دعاؤں کی طرف توجہ ہوتی ہے اس لئے دعاؤں کا مضمون دل کو لگتا ہے۔ یہ دعاؤں کا مضمون اور آپ کی تفسیر آج بھی جاری رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا ایاک نعبد میں اللہ کا عبد بننے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور ایاک نستعین میں مستقل مزاجی کے لئے دعا کی طلب کی گئی ہے۔ کیونکہ قوت اور ثابت قدمی بھی خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ عبادت کرنے کی کوشش اگر ہوگی اور اگر خدا کی مدد شامل حال نہ ہو تو عبادت سے اچاٹ ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ پس اس ماحول میں جب دعاؤں کی طرف شوق ہے تو اللہ تعالیٰ نے عبادت کے شوق کے لئے یہ دُعا سکھائی ہے وہ بھی کرنی چاہیئے تاکہ ثبات قدمی ہو۔ جب تک انتہائی اخلاص، انتہائی کوشش نہ ہو جائے اس وقت تک حقیقی مومن کو بیٹھنا نہیں چاہیئے۔ یہ سمجھنا نہیں چاہیئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بننے کے معیاروں کو پالیا۔

حضور انور نے فرمایا آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی روشنی میں اھد نا الصراط المستقیم کی تفسیر پیش کروں گا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اھد نا الصراط المستقیم کی دُعا کس قدر وسیع ہے۔ اور ہمارے ہر معاملہ کا کس طرح اس نے احاطہ کیا ہوا ہے۔ وہ لوگ کون ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں اس کی تفسیر میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

’’اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو تعلیم دیتا ہے۔ پس گویا وہ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم نے یہود و نصاریٰ کو دیکھ لیا ہے تم اُن جیسے اعمال کرنے سے اجتناب کرو اور دُعا اور استقامت کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ و اور یہود کی مانند اللہ کی نعمتوں کو مت بھلاؤ ورنہ اُس کا غضب تم پر نازل ہوگا۔ اور تم سچے علوم اور دُعا کو مت چھوڑو اور نصاریٰ کی طرح طلبِ ہدایت میں سُست نہ ہو جاؤ۔ ورنہ تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور ہدایت کے طلب کرنے کی ترغیب دی اس (بات کی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ہدایت پر ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعاء اور گریہ وزاری میں دوام کے بغیر ممکن نہیں۔ مزید برآں اِس طرف بھی اشارہ ہے کہ ہدایت ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی (ملتی) ہے اور جب تک کہ خدا تعالیٰ خود بندہ کی رہنمائی نہ کرے اور اُسے ہدایت یافتہ لوگوں میں داخل نہ کر دے وہ ہرگز ہدایت نہیں پا سکتا ہے۔ پھر اس (امر کی) طرف بھی اشارہ ہے کہ ہدایت کی کوئی انتہا نہیں اور انسان دُعاؤں کی سیڑھی کے ذریعہ ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں اور جس شخص نے دُعا کو چھوڑ دیا اس نے اپنی سیڑھی کھودی۔ یقیناً ہدایت پانے کے قابل وہی ہے جس کی زبان ذکر الٰہی اور دُعا سے تر رہے اور وہ اس پر دوام اختیار کرنے والوں میں سے ہو۔

(ترجمہ از عربی کتاب کرامت الصادقین بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 216)

حضور انور نے فرمایا یہ ہے ایک مومن کے لئے ہدایت کی دُعا کہ وہ استقامت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے۔ اور کبھی نہ چھوڑے۔ یاد رکھو ہدایت پر ثابت قدمی دُعا اور گریہ وزاری کے بغیر ممکن نہیں اگر دُعا نہیں کرو گے تو ہدایت کے راستے بند ہو جائیں گے ہدایت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ ایک مقام پر پہنچ کر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میں مکمل طور پر ہدایت یافتہ ہو گیا۔ پس ایک مومن کو یہ اہم بات یاد رکھنی چاہیئے کہ صرف وقتی عبادت ہدایت کا باعث نہیں بنتی بلکہ حقیقی ہدایت پانے والے وہ ہوتے ہیں جنکی زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ صراط مستقیم کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

صراط لغت عرب میں ایسی راہ کو کہتے ہیں جو سیدھی ہو یعنی تمام اجزاء اس کے وضع استقامت پر واقع ہوں اور ایک دوسرے کی نسبت عین محاذات پر ہوں۔ (الحکم ۱۰ فرور 1905ء صفحہ ۴)

نیز فرمایا:

’’استقامت ....وہی ہے جس کو صوفی لوگ اپنی اصطلاح میں فنا کہتے ہیں اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے معنے بھی فنا ہی کے کرتے ہیں۔ یعنی روح۔ جوش اور ارادے سب کے سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائیں اور اپنے جذبات اور نفسانی خواہشیں بالکل مر جائیں۔ بعض انسان جو اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارادے کو اپنے ارادوں اور جوشوں پر مقدم نہیں کرتے وہ اکثر دفعہ دنیا ہی کے جوشوں اور ارادوں کی ناکامی میں اس دنیا سے اٹھ جاتے ہیں............نماز جو دُعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم ہے مقدم رکھا ہے۔ ایسا ہی انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔ اسم اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔۔۔۔ دُعا کا طریق یہی ہے کہ دونوں اسم اعظم جمع ہوں اور یہ خدا کی طرف جاوے کسی غیر کی طرف رجوع نہ کرے خواہ وہ اس کی ہوا و ہوس ہی کا بت کیوں نہ ہو؟ جب یہ حالت ہو جائے تو اس وقت اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا مزا آجاتا ہے۔‘‘

(حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدۃ الوجود پر ایک خط صفحہ ۱۱ و ۱۲۔ ۱۲)

حضور انور نے خطبے کے آخر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا کو حقیقی رنگ میں سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

☆☆☆

بقیه صفحه نمبر2- اداریه

قارئین! غلام نبی کشافی صاحب نے اپنے زعم میں احمدیت کو ختم کرنے کے اصول بیان کئے ہیں اور وہ سوچتے ہیں کہ شاید ان راستوں پر چل کر خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ مگر ہم اُنہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ احمدیت کسی انسان کے مٹائے نہیں مٹ سکتی کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ جماعت ہے۔ اس کا ثبوت جماعت احمدیہ کی 122 سالہ تاریخ ہے وہ آواز جو قادیان کی گمنام بستی سے بلند ہوئی آج دنیا کے 200 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ کشافی صاحب کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا سلوک فرماتا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ خدا تعالیٰ خود کھڑا ہے۔ اور قرآن مجید آپ کی تائید میں سینہ سپر ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

’’میرا انکار میرا انکار نہیں بلکہ یہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے.... میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ الحمد سے لیکر والناس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ میں از خود نہیں کہتا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر عمل سے اُس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ:14 بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے صفحہ:51)

اسی طرح قرآن مجید کے حقائق و معارف کے اظہار کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

’’مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی مولوی میرے مقابل پر آتا ہے کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار باران کو بلایا تو خدا اس کو ذلیل و شرمندہ کرتا۔ سو فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جلہ شانہٗ کا ایک نشان ہے۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ عنقریب دنیا دیکھے گی کہ میں اس بیان میں سچا ہوں۔‘‘ (سراج منیر صفحہ:41)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے اور آپ کی بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (شیخ مجاہد احمد شاستری)

☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 60 Thursday 8th September 2011 Issue No. 36

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ بیعت میں آنے والوں کو نصائح فرمائیں کہ

اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور خدا سے تعلق پیدا کرو

نومبائعین کے ایمان افروز قبولیت دُعا اور پاک تبدیلیوں کے واقعات کا ذکر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2 ستمبر 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے سلسلہ بیعت میں آنے والوں کو جو نصائح فرمائیں ان میں بنیادی اور اہم نصیحت یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور خدا سے تعلق پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ وہ نیک چلن اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ مدارج پر پہنچیں اور کوئی فساد ان کے نزدیک نہ آئے وہ پنج وقتہ نمازوں کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ اور فتنہ فساد کا خیال دل میں نہ لائیں اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر بندے ہو جائیں۔

حضور انور نے فرمایا آج اللہ کے فضل سے جن لوگوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ یہ پاک تبدیلی اُن میں قائم ہو۔ یہ انقلاب ہے جو ان کے اندر پیدا ہو رہا ہے میں اس وقت ان لوگوں کے چند واقعات پیش کروں گا جنہوں نے بیعت کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ مختلف قوموں اور نسلوں کے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نیکیوں کو بڑھانے کی کوشش کی ہے اور اللہ کا خوف اور محبت دنیا کی محبت پر حاوی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ واقعات میں نے جلسہ سالانہ کی دوسرے دن کی رپورٹ میں سے لئے ہیں۔ جو وقت کی کمی کی وجہ سے اس وقت بیان نہ ہو سکے۔ اس کا عنوان ہے ''احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلیاں۔''

یہ بڑا اہم عنوان ہے جو پرانے احمدیوں کو بھی ایمان میں بڑھانے اور اصلاح کا باعث بنتا ہے۔ اور نئے آنے والے بھی ان ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں۔

حضور انور نے نومبائعین کے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی لکھتے ہیں کہ عثمان صاحب جلسہ سالانہ (قادیان) 2010ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ بیعت سے قبل میں کبھی کبھار نماز پڑھتا تھا مگر اب اللہ کے فضل سے پنج وقتہ نماز اور تہجد کی نماز کی ادائیگی کی کوشش کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا خدا کرے یہ پاک تبدیلیاں ہر ایک میں پیدا ہو جائیں۔ ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے ایک مبلغ طارق محمود صاحب گھانا سے لکھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں ایک نومبائعین کی کانفرنس تھی جس میں ایک نومبائع امام نے بتایا کہ ہم لوگ مسلمان تھے مگر اسلام کی حقیقی تعلیم سے بے خبر تھے۔ احمدیت نے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کروایا۔ میں پہلے لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیتا تھا۔ مگر اب احمدیت کی برکت سے اسے چھوڑ دیا ہے۔ امیر صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کے صدر بیان کرتے ہیں کہ مجھے پہلے بہت جلد غصہ آتا تھا اور میں اس حالت میں اپنے بیوی بچوں کو مارتا تھا اور گالی گلوچ میرا شیوہ تھا۔ جب سے میں نے بیعت کی ہے تو میرے اندر صبر پیدا ہو گیا ہے اور میں نمازوں کو ادا کر رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا گزشتہ دنوں جرمنی میں بھی ایک نومبائع نے کہا تھا کہ احمدی ہونے کے بعد مجھ میں تبدلی آ گئی ہے۔ اور احمدیت نے مجھے صبر تحمل اور برداشت سکھایا ہے۔

ایک نومبائع نے بتایا ہم شراب پیتے تھے، سگریٹ نوشی کرتے تھے احمدیت قبول کرنے سے ہم نے یہ دونوں چیزیں چھوڑ دی ہیں۔ بلکہ اب میں باقاعدہ نمازیں پڑھتا ہوں اور اگر نمازیں باقاعدہ ہوں تو ان فضول چیزوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھر ایک نومبائع تبلیغ کے شوق کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ ایک ٹیچر نے بیعت کی۔ ان کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے ساتھ اجتماع میں 20 مزید اساتذہ کو لے کر شامل ہوئے۔ اور وہ تمام احمدیت میں شامل ہو چکے تھے۔ بورکینا فاسو میں تین احمدی بھائی مخلص احمدی ہیں مگر ان کے والد جماعت کے سخت مخالف ہیں۔ ہمارا وہاں ریڈیو اسٹیشن چل رہا ہے۔ ایک روز ان کے والد نے ریڈیو چلایا اس وقت اسلام کی حسین تعلیم پر خوبصورت درس چل رہا تھا۔ وہ بہت متاثر ہوئے اور بچوں کو بلا کر کہا کہ تم کافروں یعنی احمدیوں سے دور رہو اور ان ریڈیو والوں کے پیغام کو سنو۔ یہ اللہ والوں کے پیغام ہیں۔ سنو! یہ ہے اسلام، والد صاحب یہ نہ جانتے تھے کہ یہ احمدیوں کا درس ہے جب ریڈیو سے احمدیت زندہ باد کی نظم آئی۔ اس پر والد صاحب نے فوراً ریڈیو بند کر دیا۔

مبلغ سلسلہ بینن نے لکھا کہ ایک گاؤں میں جلسہ نومبائع رکھا گیا۔ اور اس میں مسلمانوں کی ذمہ داری پر تقریر رکھی گئی۔ جلسے کے بعد ایک مولوی نے آکر لوگوں کو بہکایا کہ اگر ان لوگوں کو مانا تو تم لوگ آگ میں جاؤ گے فوراً توبہ کرو۔ ان لوگوں کو تمام آئمہ نے جہنمی قرار دیا ہے۔ اس پر ہمارے معلم صاحب نے کہا کہ یہ مولوی ہمارے مہمان ہیں یہ جو کہہ رہے ہیں کیا خدا کا پاک کلام ان کا ساتھ دیتا ہے۔ ہاں اگر قرآن ہمارے ساتھ ہو تو پھر یہ کس کے ساتھ ہوں گے۔ جب یہ بات ہو رہی تھی تو مولوی صاحب نے کہا کہ جب آئمہ نے آپ کو کافر قرار دے دیا ہے تو ہمیں قرآن کی کوئی دلیل نہیں چاہیئے اس پر لوگوں کو جوش آیا کہ اگر قرآن کو نہیں مانتے تو پھر ہم بھی تمہارے ساتھ نہیں ہیں۔

امیر صاحب دہلی لکھتے ہیں کہ محمد مرسلین صاحب 2008ء میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ بیعت کرنے کے تین دن بعد خواب میں دیکھا کہ ایک پرانی عمارت میں گئے ہیں وہاں انہوں نے آنحضورؐ کو دیکھا۔ حضورؐ نے اپنی انگلی مبارک آسمان کی طرف کی اور انہوں نے ایک خوبصورت نظارہ دیکھا۔ محمد مرسلین صاحب نے خواب میں آنحضورؐ سے عرض کی کہ میں ممبئی جانا چاہتا ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا پنجاب کیوں نہیں جاتے۔ اس پر آپ خواب سے بیدار ہو گئے۔ اس کے بعد آپؐ قائد صاحب دہلی کے ساتھ قادیان آئے اور جب بیت الریاضت کے کمرہ کو دیکھا تو وہ ہو بہو خواب والا کمرہ تھا۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں فرمایا یہ چند واقعات جو میں نے بیان کئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح لوگ بیعت کر کے ایمان میں پختگی حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان و ایقان میں ترقی اور مضبوطی عطا کرے۔ ہمارا خالص تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بڑھتا چلا جائے۔ آمین

☆☆☆

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان